شاهد زبیر

قالات جیلانیؒ

Marfat.com

DATA EN…

مقالات جیلانی رح

[illegible]
سیشن 1969-1967ء
پنجاب یونیورسٹی لائبریری کے لیے

شاہد زبیر

Marfat.com

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں)

مقالات جیلانیؒ

شاہد زبیر

0323-8636111

زیر اہتمام۔ یوشع بکس

۶۹۔ نشیمن کالونی، ملتان

061-6512747

ٹائٹل گرافکس

جواد جوجی

کمپوزنگ: صلاح الدین، آکاش کمپوزنگ سنٹر، ملتان

0300-6393072

پرنٹرز: شاہکار سعیدی پرنٹنگ پریس۔ ملتان

اشاعت فروری 2013ء

قیمت 200 روپے

پبلیشرز دستک پبلی کیشنز گول باغ۔ گلگشت ملتان

Cell: 0302-7766622(dastakpublication@yahoo.com)

Marfat.com

محمد یوشع علی کے نام

Marfat.com

Marfat.com

سیّدنا کے مقالات

آپ نجیب الطرفین سیّد تھے۔ والدہ ماجدہ ام الخیر فاطمہ اور والد محترم سیّد ابو صالحؒ۔ آپ کا اسم گرامی سیّد محی الدین اور خاندانی نام محمد عبدالقادر تھا اور تاریخ پیدائش یکم رمضان ۴۷۰ھ ہے۔ آپ ۹۱ سال کی عمر پا کر بغداد شریف میں دفن ہیں۔ آپؒ کو غوث الاعظم کہا جاتا ہے۔ آپؒ کا شجرہ مبارک بارہویں پشت میں سیّدنا امام حسنؓ سے مل جاتا ہے، تاریخ میں لکھا ہے کہ آپؒ نے پیدائش کے اوّل روز سے تیسویں روزے تک ماں کا دودھ نہیں پیا اور روزے سے ہے۔ آپ کے والد، آپؒ کی اوائل عمری میں رخصت ہوئے۔ بعد میں آپ کے نانا نے آپؒ کی پرورش کا ذمہ اٹھایا۔ آپؒ کی زندگی پاکبازی اور عبادات کے ذکر سے بھری پڑی ہے۔ تصوف اور کشف کے میدان میں آپؒ ولیوں اور ابدالوں کے سردار ہیں۔ آپؒ کی زبان میں اللہ پاک نے اسقدر تاثیر پیدا کر دی تھی کہ جب آپؒ واعظ فرماتے لوگ اپنی جگہ سے ہل نہیں پاتے تھے، آپؒ انہیں دین، شریعت اور تصوف کے احوال بتاتے، سینکڑوں واقعات ہیں جو عقل کو دنگ کر دیتے ہیں، اور بعض تو معجزوں کی صورت میں، آپؒ کا بیان ہے کہ میں نے چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی اور پندرہ سال تک ایک ہی رات میں قرآن شریف ختم کیا۔

سیّدنا عبدالقادر جیلانیؒ نے وقت اور زمانہ کے بے شمار علوم پر دسترس حاصل کی۔ حضرت قاضی ابو سعیدؒ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ آپؒ جسمانی اعتبار سے کمزور نظر آتے تھے، قد درمیانہ تھا، رنگ گندمی، سینہ کشادہ اور داڑھی گنجان اور لمبی تھی۔ دونوں بھنویں آپس میں ملی ہوئی تھیں، جونہی کسی مجلس میں آپؒ کی آواز گونجتی تو حاضرین یکسو ہو کر آپؒ کی طرف متوجہ رہتے۔

معتبر مورخین نے لکھا کہ آپؒ کی مجالس واعظ میں دس ہزار سے لیکر ستر ہزار تک حاضرین موجود رہتے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ بڑے سے بڑے مجمع میں سے کبھی کسی نے یہ نہیں کہا کہ اُس تک آپ کی آواز نہیں پہنچی۔ ان کے واعظ کے درمیان محسوس ہوتا کہ حاضرین کی روحیں پرواز کر چکی ہیں اور ہر طرف ایک ہی باجبروت آواز گونج رہی ہے جو دماغوں کو زیر و زبر اور تسخیر کرتی چلی جاتی ہے۔

Marfat.com

مقالات جیلانیؒ ......

تصوف کی باتوں میں معنوی ادراک ہونا ضروری ہے ورنہ سادہ بیان میں اگر تھوڑی احتیاط نہ برتی جائے تو قاری تک اس عبادت کے معنیٰ تہوں میں چھپے رہ جاتے ہیں۔ کشف کی باتوں کا علم لوگوں تک پہنچانا ایک انتہائی مشکل فریضہ ہے۔ اس لیئے جب تصوف کے بارے میں تصنیفات کا ترجمہ کیا جاتا ہے تو وہ تصوف کی روح سے عاری تحریروں میں بدل جاتی ہیں اور اُن کے معنیٰ جو عالم نے بیان کیئے ہیں، مترجم کی کوتاہی سے بدل جاتے ہیں۔ اوّل تو یہ ہوتا ہے کہ مترجم عموماً خود کو اپنے فن میں ماہر جانتے ہیں اور لفظوں کو انکے لغوی معنوں میں تبدیل کر کے زبان کو بدل دیتے ہیں لیکن مترجم کا کام تحریر کی روح کو ضائع کرنا نہیں بلکہ الفاظ کے کم ذخیرہ کے باوجود اسکی روح کو بیان کرنا ہے۔ تصوف کی جتنی بھی کتابیں ترجمہ کی گئی ہیں ان کا مطالعہ کیا جائے تو وہ ان تحریروں سے کافی پرے دکھائی دیتی ہیں۔

یہ کتاب تصوف کی مشہور کتاب، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی فتوح الغیب کے ان مضامین کے ترجے پر مشتمل ہے جو وعظ کی صورت میں آپ نے گاہے بگاہے ارشاد فرمائے جن میں زیادہ بغداد کی مرکزی مسجد میں جاری گئے گئے۔ مجھے ادراک ہے کہ میں شائد اس کام کو اپنی بہترین صلاحیتوں پر استوار نہیں کر سکا، البتہ مجھے اس عاجزی اور محبت پر فخر ہے جس کے تحت میں نے یہ کام کیا۔ اگرچہ کئی اور جید مترجم ان کا ترجمہ کر چکے ہیں لیکن یہ کتاب ان لوگوں کے لیئے ہے جن تک ابھی یہ مقالات نہیں پہنچے، ان کے تراجم و تدوین میں کہیں غلطی سہواً رہ گئی ہو تو حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانیؒ کے طفیل معذرت قبول کر لیں۔

فقیر

شاھد زبیر

Marfat.com

ترتیب مقالات

نمبر شمار	مقالات	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مقالات	صفحہ نمبر
1	مومن کی خوبیاں	1	21	خیر وشر اور ابلیس	42
2	تعلیمات قرآن کی روشنی میں نصیحتیں	2	22	ابتلا باندازۂ ایمان	43
3	تسلیم ورضا	3	23	احکام ومشیت الٰہی سے موافقت کر	45
4	مالک کی لازوال نعمتیں	5	24	ماسوا اللہ فساد ہے	47
5	دنیاوی فتنوں سے گریز	6	25	سب سے بڑی نعمت۔ایمان	49
6	نفس امارہ کی مخالفت میں توحید کی تکمیل	7	26	صبر ورضا کے ذریعہ قرب الٰہی	51
7	اطمینان قلب کا راز	10	27	شر سے اجتناب اور راہِ خیر	54
8	قرب خداوندی کے مراحل	13	28	موحد کی بشارتیں	57
9	اللہ تعالیٰ کی جلالی و جمالی صفات	15	29	توکل علی اللہ کا فقدان	59
10	قرآن وسنت کا اتباع	17	30	صبر وتحمل کا پھل	61
11	صبر وتوکل کے بیان میں	21	31	محبت اور بغض اللہ کے لئے	63
12	اطاعت حق سے گریز	22	32	غیر اللہ کی محبت شرک ہے	65
13	شفائے روحانی	23	33	اللہ والوں کی محبت	67
14	پرستارانِ دنیا اور پرستاران آخرت	27	34	عبادت میں اخلاص	68
15	خوف ورجا	29	35	تزکیہ باطن کی اصل	71
16	توکل علی اللہ	30	36	دنیاداری پر دین کی اولیت	73
17	واصل باللہ	32	37	حسد کی مذمت	77
18	مشیت الٰہی کے خلاف شکوہ	35	38	اہل اللہ کے لیے صبر	79
19	ایمان کے درجات	38	39	ردِ نعمت۔کفران نعمت	79
20	مشتبہ چیزوں کا چھوڑنا	40	40	درجہ ولایت	80

Marfat.com

نمبر شمار	مقالات	صفحہ نمبر
41	ابتلا کے بعد اللہ کا اکرام	81
42	نفس انسانی کی دو حالتیں	82
43	غیر اللہ سے سوال	82
44	مومن کی غیر مقبول دعائیں	83
45	اصحاب عُسر اور اصحاب یُسر	84
46	اللہ کا ذکر اور سوال	85
47	قرب الٰہی	86
48	عبادت کے درجے	86
49	نیند اور اکل حرام	87
50	حصول قرب الٰہی	88
51	غیر اللہ سے دور رہنے کا اجر	89
52	اولیاء کی ابتلا کے اسباب	90
53	رجائے الٰہی کیوں	91
54	زہد و تقویٰ	92
55	تکمیل ولایت	93
56	باقی اللہ	95
57	قبض و بسط۔ احوال اولیا میں	96
58	ہستی باری تعالیٰ پر مرتکز نگاہ	97
59	تاکید صبر و شکر	98
60	کتاب و سنت کی پیروی	99
61	استعمال اشیاء میں احتیاط	100
62	محبت اور محبوب	101
63	نکتہ	102
64	دائمی موت۔ دائمی حیات	102
65	ظلم اللہ کی طرف سے	103
66	دعا جاری رکھ	104
67	مجاہدہ نفس	105
68	اللہ کی ہر دن نئی شان	106
69	کونسی چیز	107
70	نیکیوں پر تکبر	108
71	مرید اور مراد	109
72	بازار میں آنے والوں کی قسمیں	110
73	حالت فساق کا کشف	112
74	کائنات میں توحید کے آثار	113
75	تصوف کی صفات اور تقاضے	114
76	مسلمانوں کے لیے چند وصیتیں	115
77	خالق اور مخلوق کے ساتھ	116
78	اہل مجاہدہ کی دس خصلتیں	117
79	آپؒ کی وصیتیں اور وصال	119
80	باقی کلام	120

Marfat.com

1۔ مومن کی تین خوبیاں

قطب ربانی نے فرمایا

ہر مومن کے لئے ہر حال میں تین صفات کی ضرورت ہے

پہلی احکام خداوندی کی تعمیل بجالانا یعنی ''اوامر''

دوسری ممنوعات اور محرمات سے بچنا یعنی 'نواہی'

تیسری یہ کہ اللہ کے حکم اور اپنی تقدیر پر راضی ہو

مومن کا ادنیٰ مقام ہے کہ کس لمحے بھی ان تینوں پر عمل سے غفلت نہ کرے۔ اسکا دل تینوں کے ارادے اور نیت کو لازم سمجھے۔ نفس کو ان پر مائل رکھے اور ہر حال میں اعضائے بدن کو ان کا پابند رکھے۔

Marfat.com

2۔ تعلیمات قرآن کی روشنی میں نصیحتیں

آپؒ نے فرمایا

اے مسلمانو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی پر کاربند رہو اور بدعت سے بچو۔ اللہ اور اسے رسول کی فرمانبرداری اور پیروی کرو۔ اللہ واحد و یکتا ہے کسی کو اسکا شریک نہ بناؤ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ تمام عیبوں سے پاک ہیں ان پر عیب نہ لگاؤ۔ اسلام کو ایک سچا اور نجات دلانے والا مذہب سمجھو اور اسمیں شک وشبہ سے باز رہو۔ آفتوں اور مصیبتوں میں گھبراؤ نہیں بلکہ صبر و تحمل سے کام لو۔ مشکلات کا ثابت قدمی سے سامنا کرو اور راہ فرار اختیار نہ کرو۔ اللہ کے فضل وکرم کے طلبگار رہو اور اس سے مانگنے میں ہرگز دیر نہ کرو۔

خدا کی رحمت کا انتظار کرو۔ امید پر قائم رہو اور مایوسی اور نا اُمیدی کو پاس نہ آنے دو۔ آپس کے تعلقات کو دوستی، خدا ترسی اور محبت و رواداریوں پر استوار رکھو۔ عداوت اور فساد سے دور رہو۔ خود کو گناہوں سے آلودہ نہ کرو اور بے احتیاطی اور غفلت کے باوجود اس آلودگی میں شامل نہ ہو۔

اپنی زیب وزینت کے لیئے اپنے مالک کی عبادت اور ذکر کو اپناؤ، اس کی بارگاہ میں حاضر رہو۔ اپنی توجہ کسی اور طرف نہ پھیرو۔ اپنی کوتاہیوں پر توبہ میں عجلت کرو۔ توبہ طلبی میں دن یا رات یا شرم جھجک کو درمیان میں نہ لاؤ کیونکہ توبہ کی طرف اسکا دروازہ ہر دم کھلا ہے۔

جب تم میری نصیحتوں پر عمل پیرا ہو جاؤ گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ سے امید واثق ہے کہ تم پر رحم کیا جائیگا اور تمہیں نیک بخت قرار دیا جائیگا۔ عذاب دوزخ سے بچا کر جنت میں خوشی خوشی داخل کئے جاؤ گے۔ اللہ کرے کہ تم اس کا قرب پاؤ۔ اسکا وصل تمہیں نصیب ہو اور سلامتی کے گھر میں تم پر تمام نعمتیں نچھاور کی جائیں اس میں ہمیشگی شامل ہو۔ تم طرح طرح کی خوشبویات اور خوش الحان لونڈیوں سے خوش اور مطمئن کئے جاؤ اور سب پر زائد مبارک میں ایسا ہو کہ تم پر انبیاء، صدیقین اور صالحین کے ساتھ مقام علیین میں عزت و برتری کی بخشش ہو۔

Marfat.com

3۔ تسلیم ورضا

حضرت جیلانیؒ فرماتے ہیں

بندہ جب مصیبتوں اور آفتوں میں مبتلا کیا جاتا ہے تو شروع میں اپنی کوشش سے ان سے نجات پانے کی کوشش کرتا ہے۔ جب اس میں ناکام ہوجاتا ہے ان مصیبتوں اور بیماریوں میں دوسروں کی مدد کا طالب ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر: بادشاہوں، اعلیٰ منصب والوں، مال و دولت والوں اور اطباء سے رجوع کرتا ہے لیکن جب ان سب کی مدد کے باوجود مصیبتوں سے چھٹکارا نہیں پاتا تو بالآخر اپنے پروردگار کی طرف آہ وزاری، حمد وثناء اور دعا سے رجوع کرتا ہے۔ جب تک بندہ اپنے نفس میں طاقت محسوس کرتا ہے ان سے مقابلہ کی کوششوں میں مصروف رہتا ہے۔ پھر دوسری مخلوقات کی مدد کی طرف رجوع کرتا ہے۔ جب تک اس کی حاجت روائی مخلوق کے ذریعہ جاری رہتی ہے، اسکا رجوع پروردگار کی طرف ہرگز نہیں ہوتا۔ پھر جب مخلوقات بھی اسکی مشکل کشائی اور حاجت روائی میں ناکام ہو جاتی ہیں تو پھر عجز، دعا اور زاری کے ساتھ بے اختیار ہوکر اپنے رب کے حضور گر پڑتا ہے۔ اس پر خوف اور رجا کی حالت طاری ہوتی ہے۔ جب اللہ کے ہاں بھی اسکی دعا قبول نہیں ہوتی اور وہاں سے بھی مراد نہیں پاتا تو وہ تمام ظاہری اسباب سے ناامید ہوجاتا ہے۔ اس حالت میں بندہ پر قضا وقدر، افعال الٰہی اور توحید کے بھید کھلتے ہیں اور وہ دنیاوی تعلقات واسباب سے تعلق قطع کر کے صرف افعال الٰہیہ پر متوجہ ہوتا ہے۔ اب وہ مکمل تسلیم ورضا اختیار کر کے اپنی ضرورت کے پیش نظر صاحب یقین موحد ہوجاتا ہے۔

یہ یقین کا وہ درجہ ہے جہاں اسکا ایمان اس بات پر پختہ ہوجاتا ہے کہ مالک حقیقی کے سوا کوئی فاعل حقیقی نہیں۔ وہ واحد ذات ہے جو سکون، حرکت، بھلائی برائی، نفع ونقصان، عزت وذلت، آسائش و محتاجی، بیماری وصحت حتیٰ کہ ہر چیز دینے کی مختیار ومجاز ہستی ہے۔ یہ وہ حالت ہے جیسے ایک شیر خوار بچہ اپنی دایہ کے ہاتھ میں، یا ایک میت کی طرح غسال کے ہاتھ میں اور ایک گیند کی مانند چوگان سوار کے سامنے بے بس ہوتا ہے۔ اب وہ اپنی زندگی کی تمام ضروریات اور معاملات کا مالک اس مالک حقیقی کو سمجھتا ہے۔

Marfat.com

ایسے میں وہ ایک حالت سے دوسری، ایک فعل سے دوسرے فعل کی طرف پھیرایا جاتا ہے۔ اسمیں اپنے یا کسی غیر کے حکم کے مطابق کسی حرکت کی توفیق باقی نہیں رہی۔ اب وہ اپنے پروردگار کے حکم کے سامنے نابود ہو جاتا ہے۔ اسکا دیکھنا اور بولنا سننا، سب مشیت الٰہی کے ساتھ ہو جاتا ہے۔

ایسی حالت میں اُس کا علم، اللہ کے علم سے ہوتا ہے۔ کلام اللہ کے کلام سے، اسکی نعمت سے، انعام یافتہ، اُسکی قربت سے نیک بخت اور اسکے جمال سے بزرگ ہوتا ہے۔ اسکے ذکر سے سکون پاتا ہے۔ اسکی فہم سے ذکاوت پاتا ہے اور تمام دنیاوی اور اخروی امور پر اسکے وعدوں پر خوش رہتا ہے۔ مقام تسلیم رضا وہ جگہ ہے جہاں وہ صرف مالک حقیقی سے مانوس ہوتا ہے اور اللہ کے غیر سے گھبراتا ہے۔ اسکے قرب اور وصل کی آرزو میں گرفتار رہتا ہے اور اسی کی پناہ میں قرار پکڑتا ہے۔ اس کے عشق ومحبت پر استوار یہ رشتہ صرف حق تعالیٰ کے ساتھ مضبوط ہوتا ہے۔ ہر معاملہ میں یہی اس کا توکل ہے اور اسی نورِ معرفت سے وہ ہدایت پاتا ہے اور اپنی ظاہر وباطن بھی اسی کی صفات سے آراستہ کرتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے عطا کردہ علم لدنی سے اس پر قدرت کے آثار منکشف ہوتے ہیں اور اِسی توفیق سے قدرت کے نادر بھیدوں کو اپنے سینے میں محفوظ کرتا ہے۔ ایسی حالت میں کچھ خاص اوقات میں وہ اپنے منعم کی ساری نعمتوں پر شکر ادا کرتا ہے اور اسکی حمد وثنا میں مشغول رہتا ہے۔

Marfat.com

4۔ مالک کی لازوال نعمتیں

حضرت قطب ربانی کا ارشاد ہے

جب تو مخلوق پر انحصار چھوڑ دے گا تو تجھ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو جائیگی۔ جب تو اپنی خواہشات سے بری ہو جائیگا اور مالک کی رضا کے ساتھ جینا شروع کر دے گا تو اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت فرمائے گا اور تجھ پر اپنی لازوال نعمتوں کا دروازہ کھول دے گا اور پھر جب تو اللہ کی مشیت کے احترام میں اپنے ارادہ اپنا زور سے دست بردار ہو جائے گا تو تجھ پر اللہ تعالیٰ رحم و کرم فرمائے گا اور تیری تقدیر میں اس کی طرف سے خیر و برکت کی ہوگی۔

ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی تجھے حقیقی زندگی عطا کریگا اور تجھے دائمی حیات عطا کی جائے گی جس کے بعد موت نہیں۔ وہ دولت عطا کی جائے گی جس کے بعد کبھی محتاجی نہ ہوگی اور وہ بخشش عنائت کی جائے گی جس کے بعد کبھی تنگی اور کاوٹ نہ آئے گی۔ تجھے ایسا اطمینان عطا کیا جائیگا جس کے بعد کبھی بد بختی نہ ہوگی اور ایسی عزت سے نوازا جائیگا جس کے بعد ذلت نہ ہوگی۔ تجھے اسطرح مقرب بارگاہِ الٰہی کیا جائیگا کہ جس کے بعد کوئی تیز لی نہ ہوگی اور پھر ایسی معصومیت انعام کی جائے گی جس کے بعد گناہوں سے آلودگی نہ ہوگی۔

اس مرتبے کو پا کر تو اللہ کا محبوب بن جائیگا اور لوگ تیری مدح و ثنا کریں گے۔ تو خود روحانی امراض کے لیئے اکسیر اعلیٰ بن جائے گا۔ لوگوں کے لیئے تیرے رتبے اور شان کو پہچاننا مشکل ہوگا۔ پھر تو بے مثل بزرگ ہوگا۔ مرد نادر و یکتا ہوگا اور تیرا کوئی ہم پلہ نہ ہوگا۔

ایسے وقت میں تو بے مثل اور طاق ہوگا۔ غیب اور سر کے اسرار جانے گا۔ ہر نبی صدیق اور رسول کا روحانی وارث ہوگا۔ تجھ پر ولائت کی انتہا کی جائے گی اور تیرے پاس اکتساب علم کے لیئے ابدال حاضر ہوں گے۔ مخلوق کی مشکلات تیرے ذریعے حل ہوں گی۔ تیری دعا سے باران رحمت ہوگی، کھیتیاں تیری برکت سے سبز و شاداب ہوں گی۔ تیری دعائیں، عام و خاص، رعایا، حاکم محکوم اور افراد کے حق میں سب مصیبتوں کی رفع کا باعث ہوں گی۔

ایسے وقت میں تو شہروں اور اسکی آبادیوں پر ایک مختیار حاکم ہو جائیگا اور وہ تیرے تابع فرمان

Marfat.com

ہوں گے۔لوگ سفر طے کر کے تیری خدمت میں نذرانے لیئے حاضر ہوں گے۔تیری صفات واخلاق کا جگہ جگہ چرچا کریں گے۔ان کی زبانیں تیری تعریف کرتے نہیں تھکیں اور تیرے مرتبے کے بارے میں کہیں بھی کوئی اختلاف نہیں ہوگا۔

اے صفات سے آراستہ نیک بخت۔اے بارگاہ خداوندی کے مقبول،اے قابل رشک انسان۔سب آبادیوں اور جنگلات میں پھرنے والوں میں سے تجھ پر یہ اللہ تبارک تعالیٰ کا خاص فضل ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

5۔دنیاوی فتنوں سے گریز

حضرت جیلانیؒ نے فرمایا

جب تو دنیا کی حسین زیبائش اور آرائش اور اسکے دلربا اور توجہ جذب کرنے والے مکروفریب،اسکی گمراہ وہلاک کن لذات رستہ بھٹکانے والی ترغیبات اور اسکے بظاہر خوش کن مگر حقیقتاً گناہ پرور مناظر،دنیا کی دھوکا دہی اور عہد شکنی،دنیا کے پرستاروں کو دیکھے تو ایسا جان کہ کوئی برہنہ،جائے ضرورت پر بیٹھا ہے اس کی غلاظت کی بدبو ہر طرف پھیلی ہے۔ایسا دیکھ کر یقیناً اپنا ناک اور آنکھیں بند کرے گا تا کہ تیرے حواس اس سے الگ رہیں۔تو اسکا اثر قبول نہ کرے۔بالکل اسی طرح تو دنیا کے معصیت آلود ماحول سے اپنے حواس کو دور رکھ۔اسکی شہوات کے تعفن سے دور رہ تا کہ تیری روح کی پاکیزگی اور طہارت ضائع نہ ہو جائے۔جسقدر مقسوم ہے اسقدر دنیا تجھے ضرور ملے گی اور تو یقیناً اسکا نفع پائے گا۔اس لیئے تیرا دنیاوی معاملات میں تشویش رکھنا بالکل فضول ہے۔اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ نبی کریم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا

> ”دنیا کے ظاہری مال واسباب جو ہم نے کفار کو دے رکھے ہیں۔اس کو گھور کر مت دیکھیئے کیونکہ ان اشیاء کا مقصد کفار کو فتنہ وامتحان میں ڈالنا ہے اور آپؐ کے پروردگار کا عطا کردہ رزق آپؐ کے حق میں بہتر اور باقی رہنے والا ہے“

Marfat.com

6۔ نفس امادہ کی مخالفت میں توحید کی تکمیل

قطب ربانی ارشاد فرماتے ہیں

تو اپنی خواہشات اور لذات کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے احکام میں فناہ کر دے کیونکہ تیرے اس عمل سے تیرے دل میں علم الٰہی کا ظرف پیدا ہوگا اللہ کے ساتھ اپنا تعلق قائم کرنے کے لیئے فاسق اور غفلت کی شکار مخلوق سے اپنے تعلق کا قطع کرنا ضروری ہے۔ خواہشات کے خاتمہ کی صورت یہ ہے کہ نفع نقصان، ضرر شر اور اسباب دنیاوی ہیں۔ اپنی ذات سے ہٹ کر سارے معاملات اللہ کے سپرد کر دیئے جائیں۔ اسی کو ساری حاجتوں کا کفیل مانا جائے اپنے نفس پر اعتماد شرک کی ایک صورت ہے پچھلے سارے زمانوں میں اللہ ہی بندوں کے کل امور کا ذمہ دار رہا ہے اور آج بھی وہی کفیل ہے اور آنے والے کل میں بھی اُس کی کفالت درکار ہوگی۔ وہ تمام معاملات کا اُس وقت بھی ذمہ دار تھا جب تو بطن مادر میں تھا، پھر آغوش مادر میں تھا۔ خدا کی منشا پر راضی ہونے کی علامت یہ ہے کہ تو کسی چیز کی خواہش اور کسی ارادے کا قصد نہ کرے کیونکہ اللہ کے ارادے میں سراسر خیر اور بہتری ہے۔ تیرا مقصد اس میں شرک کے مترادف ہو گا۔ نفسانی خواہش کی نفی پر تجھ پر اللہ کا فضل جاری ہوگا۔ اس صورتحال میں تیرے اعضا ساکن اور غیر متحرک ہوں گے۔ قلب مطمئن، سینہ فراخ، چہرہ پُر نور ہوگا اور تو تعلق باللہ کی روحانی توانائی کے سبب کائنات کی ساری چیزوں سے بے نیا ہو جائیگا۔

زندگی کے سفر میں۔ دست قدرت کا ساتھ ہوگا۔ زبان قدرت تجھے پکارے گی اور ہدایات فراہم کرے گی۔ تجھے چیزوں کی ماہیت نظر آئے گی ایک نورانی لباس، تجھے لباس معرفت میں ملبوس کرے گا۔ خود پروردگار تجھے علم سکھائے گا اور اس علم کی برکت تجھے صالحین اور برگزیدہ عارفین کے مقام میں لے جائے گی۔ تو مخلوق سے برگشتہ رہے گا۔ تیرا کوئی ارادہ اور تیری کوئی خواہش باقی نہ رہے گی اور تو تمام بشری رزائل سے پاک ہو جائیگا اور تیرا دل توحید سے آشنا ہو کر ارادہ الٰہی کے سوا ہر چیز سے بے نیاز ہو جائیگا۔

اس مرتبہ پر پہنچ کر تجھ سے کرامات اور تصرفات منسوب کیئے جائیں گے۔ بظاہر یہ تصرفات

Marfat.com

فعل وعلم میں تجھ سے ظاہر ہوں گے لیکن حقیقتاً وہ افعال واحکام اللہ تبارک تعالیٰ کے ہوں گے۔ پھر تجھے ان شکستہ دل اولیا میں شامل کیا جائیگا جن کا ارادہ بشری اور خواہشات نفسانی سے پاک ہوگئے اور ان کے قلوب میں دوبارہ ارادہ ربانی اور مشیت ایزدی کی مکمل اطاعت کا جذبہ صادر کیا گیا جیسا کہ خود اللہ تبارک نے فرمایا

''میرے بندے خود کچھ بھی نہیں چاہتے مگر وہی چاہتے ہیں جو اللہ چاہے''

فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ میں ان لوگوں کے قریب تر ہوں جن کے دل میری وجہ سے شکستہ ہیں پس اللہ تعالیٰ جب تک تیرے ارادے اور تیری خواہشات اسکی رضا کے لیئے فناہ نہ ہو جائیں تیرے پاس کچھ نہ رہے گا۔ جب تو اپنے ارادوں کو اللہ کے ارادوں میں فناہ کر دے گا اور باری تعالیٰ سے ہٹ کر کسی اور طرف متوجہ نہ ہوگا تو پھر اللہ تعالیٰ تجھے نئے سرے سے پیدا کرے گا اور تجھ میں نئی باطنی صفات پیدا کی جائیں گی۔ تیرے نفس میں سارے ترک کے محرکات محو ہو جائیں گے توحید تیرے دل ودماغ میں راسخ ہو جائے گی پھر تجھے دیدار الٰہی ہوگا۔

حدیث قدسی ہے کہ

''مرا بندہ مومن ذکر عبادت کی کثرت سے میرا قرب چاہتا ہے۔ حتی کہ وہ مجھے بہت محبوب ہو جاتا ہے اور ربط کامل سے میں اس کے کان ہو جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے میں اسکی آنکھیں ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے میں اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے میں اسکے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور میں اسکے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے''

پس فناہ کی ایک ہی حالت ہے کہ تو اپنے آپ سے اور مخلوق سے فانی ہو جائے کیونکہ مخلوق یا تو نیک ہے یا بد اور تو بھی نیک ہے یا بد۔ جب تو اپنی فطری اور ازلی پر قابو پا کر مخلوق کے خلاف شریعتی

Marfat.com

معاملات کا اثر قبول نہیں کرے گا اور نہ ہی ان سے کوئی توقع رکھے گا اور نہ ہی ان کے شر پر خوفزدہ ہوگا تو پھر تیرے نفس میں صرف اللہ ہی باقی رہ جائے گا۔ بالکل اسی طرح جس طرح تیری پیدائش سے پہلے تھا۔ جان لے کہ خیر وشر اللہ ہی کے اختیار میں ہے جب تو اللہ تبارک تعالیٰ پر مکمل یقین رکھے گا تو وہ تجھے قضا و قدر کے خوف سے بے نیاز کر دے گا۔ تجھ پر خیر کی برکتیں وسیع ہو جائیں گی پھر تو ہر خیر، ہر نعمت، ہر نور وضا اور ہر امن و آرام کا منبع ہوگا۔

پس تمام عاشقان حق کا مطلوب ومنشا، فناہ ہی ہے اور اسی میں اولیائے کرام سیر وسلوک کے بعد اپنی منزل اور مراد کو پہنچتے ہیں۔ اسی ارادہ میں فناہ ہو کر خدا کے ارادے میں ضم ہو جانے ہی کو اولیا اور ابدالوں نے طلب کیا ہے۔ وہ ہر ارادہ ہی ارادہ حق کے ساتھ کرتے ہیں اسی لیئے ان کو ابدال کہا گیا۔ ان کے نزدیک اپنے ارادے کو اللہ کے ارادے میں شامل کرنا گناہ کی صورت ہے۔ نسیان، جذب اور غلبہ مال میں کوئی کوتاہی ہو بھی جائے تو اللہ تعالیٰ انہیں متنبہ کر دیتے ہیں۔ وہ اس سے باز آ جاتے ہیں توبہ کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ کیونکہ خواہش اور ارادے سے صرف فرشتے پاک ہیں۔

فرشتوں کو ارادے اور انبیائے کرام کو خواہش نفس سے آزاد اور محفوظ رکھا گیا ہے لیکن باقی سب مخلوق مثلاً جن اور انسان سب ارادہ اور خواہش نفس سے پاک نہیں۔ خدا کے مقربین اولیا اور ابدال ارادے اور خواہش سے محفوظ تو ضرور ہیں لیکن ان کا کسی وقت خواہش کی طرف مائل ہو جانا عین ممکن ہے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی کمال رحمت کے سبب ان کی لغزش انہیں جتلا دیتا ہے جس پر وہ بروقت تلافی آفات کا تدارک کر لیتے ہیں۔ بہر طور نفس امارہ کی خواہشات سے انحراف ہی توحید کی مکمل صورت ہے۔

Marfat.com

7۔اطمینان قلب کا راز

حضرت جیلانیؒ نے فرمایا

اپنے نفس کی پابندیوں سے آزادی پا کر اسکی اطاعت میں اپنی ہستی کے اسرار سے بیگانہ اور نا آشنا نہ ہو جائے۔ اپنے کل معاملات کو اپنے پروردگار کے سپرد کر دے اور خود دل کے دروازے پر دربان کی صورت بیٹھ جا تا کہ شیطانی وسوسے اسمیں داخل نہ ہوں۔ جس چیز کا حکم اللہ کی طرف سے ہوا نہیں دل میں داخل ہونے دے اور جس سے اس نے منع کیا ہے ان کو روک دے۔ ارادہ حق پر قائم ہو جا اور اسکے علاوہ کسی ارادے پر قائل نہ ہو کیونکہ ارادہ حق شریعت اسلامیہ کا مکمل اتباع ہے۔ لمبی امیدیں اور خواہشات کی کثرت بندے کے لیئے پریشانی کا موجب اور بربادی کا ایک ہلاک کرنے والا جنگل ہے۔ ذات حق میں جذب ہوئے بغیر لمبی امیدوں سے چھٹکارا پانا ناممکن ہے۔ صرف اسکے احکامات کی تعمیل کر اور اسکی مینہات سے باز رہ۔ خدا کے اختیارات کو اسی کے ساتھ رہنے دے اور مخلوقات میں سے کسی کو اسکا شریک نہ ٹھہرا۔ تیرے ارادے اور تیری آرزوئیں سب اسکی مخلوق میں۔ پس اگر تو خود کوئی ارادہ کریگا تو اسکا شریک بنائے گا۔ اسطرح تو شرک ہو جائیگا۔ حکم باری تعالیٰ ہے کہ

"جو شخص اللہ تعالیٰ کے دیدار کا متمنی ہے اُسے چاہیئے کہ نیک کام کرے اور مخلوقات میں سے کسی کو بھی خدا کی عبادت کا شریک نہ ٹھہرائے"

جان لو کہ صرف بت پرستی ہی شرک نہیں بلکہ خواہشات اور نفس کی اندھا دھند پیروی کرنا اور دنیائے فانی کی کسی بھی شے یا ہستی سے اپنے دل و دماغ کو بہ رتبہ عشق وابستہ کر لینا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریمؐ سے فرمایا۔

"اے نبی! کیا آپ نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے اپنی ہوائے نفسانی کو اپنی معبود بنا رکھا ہے"

Marfat.com

پس اللہ کے سوا ہر چیز غیر اللہ ہے اور جب تو غیر اللہ میں مشغول ہو تو بلاشبہ تُو نے اسے اللہ کا شریک ٹھہرایا جس سے خود مشرک ہو گیا۔ پس ذکر میں جدوجہد کر، آرام کو موقوف کر، اللہ سے خوف رکھ، اس سے بے خوف نہ ہو۔ حق کی تلاش میں صادق رہ، غفلت اختیار نہ کر اور راہ سلوک میں جو مقامات تجھے عطا ہوئے ہیں انہیں خود سے وابستہ نہ کر بلکہ انہیں اللہ کی توفیق کا سبب جان۔ اس پر تجھے کوئی اور مقام ہو تو اسے نا اہلوں سے چھپا اور مخفی رکھ اسکا ذکر نہ کرنے سے تجھے اور بھی روحانی مقامات عطا کئے جائیں گے کیونکہ تیرا تعلق اب براہ راست حق تعالیٰ سے ہے اور تو

"ہر دن اللہ تعالیٰ کی نئی شان سے آشنا ہے"

اس راستے میں آنے والے احوال کا تعلق سے ذکر تیرے لئے محنت کا سبب ہوگا۔ تیرا حال برقرار ہے تو اسے خدا کی عطا اور توفیق جان۔ شکر اور نعمت میں زیادتی کا سوال اپنے رب سے کر۔ تیرا یہ حال برقرار رہا تو تیرے لیئے علم میں ترقی معرفت اور ادب میں اضافہ ہوگا۔ ربّ حکیم کا فرمان ہے

"ہم جب کسی آیت کو منسوخ کرتے ہیں یا بھلاتے ہیں تو پھر اس سے بہتر یا اسکی مثل اور آیت مہیا کرتے ہیں" نیز فرمایا

"اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے"

پس مالک حقیقی کو اسکے دائرہ قدرت و اختیار میں عاجز نہ جان اور تقدیر و تدبیر سے اُسے علیحدہ نہ سمجھ۔ اسکے وعدوں پر شک نہ کر اور اسکی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہو۔ اسکے رسولؐ کے اسوۂ حسنہ کو اختیار کر کے سمجھ لے کہ آپؐ پر نازل کی گئی بعض آیات بعد میں منسوخ کر دی گئیں اور ان کی جگہ دوسری آیات لائی گئیں۔ ان نئی آیات پر آنحضرتؐ سے عمل کرایا گیا۔

یہ حال تو ظاہری شریعت میں ہے مگر باطنی علم اور احوال میں تبدیلی ان کے اور اللہ کے درمیان ایک راز ہے۔ ان کے متعلق حضور انورؐ کا فرمان ہے

"میرے دل پر بعض اوقات ایک حجاب وارد ہوتا تھا اور میں اسکے ازالہ کے لیئے ہر دن میں ستر بار خدا سے مغفرت طلب کرتا تھا"

Marfat.com

پس آنحضرتؐ ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل کیا جاتا تھا اس طرح آپؐ منازل صرف اور عرصہ غیب کو عبور کرتے۔ نورانی اور ربانی خلعتوں کو بدلا اور آپؐ کے مقام کو سرفراز کیا جاتا۔ کشف و معرفت کی ہر نئی منزل پہلی منزل سے زیادہ اعلیٰ وارفع ہوتی۔ البتہ جب حجاب وارد ہوتا تو جیسا احادیث میں درج ہے کہ آپ کثرت سے استغفار فرماتے کیونکہ استغفار، روح کا تزکیہ اور دل کی جلا کے لئے ہر مومن کو مفید ہے۔ توبہ اور استغفار ہر حال میں بندے کی دو لازمی صفات ہیں اور یہ حضرت آدم ابو البشر کی میراث ہیں جب ان کے باطنی احوال پر پردے اور عہد کی خلاف ورزی نے تاریکی ڈالی وہ اپنے ارادہ و خواہش کی پیروی میں مبتلا ہو گئے۔ یہی وہ وقت تھا جب ارادہ آدم، ارادہ الٰہی کے ساتھ شریک ٹھہرا۔ اسی وجہ سے یہ ارادہ توڑ دیا گیا۔ پہلی باطنی حالت زائل ہوئی اور انہیں ولائت کے مقام سے معزول کر دیا گیا اور ان کا وہ مقام جاتا رہا۔ قرب خداوندی ختم ہو گیا اور نور کی تجلی جاتی رہی۔ یہاں ان کو اس لغزش پر تنبیہ کی گئی اور حکم ہوا کہ نسیان اور حکم عدولی کا اعتراف کریں اور اسکا ازالہ اعتراف گناہ اور پھر استغفار گناہ سے کریں۔ چنانچہ آدمؑ نے گڑگڑا کر بارگاہِ الٰہی میں اقرار گناہ اور توبہ کرتے ہوئے کہا

"اے پروردگار ہم نے تیری حکم عدولی سے اپنے نفسوں پر بڑا ظلم کیا
اور اگر تو ہمیں معاف نہیں فرمائے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم
خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے"

اس توبہ واستغفار کی برکت سے ان پر اللہ تعالیٰ کے وہ علوم اور اسرار پھر منکشف کر دیئے گئے۔ ایسی تجلیات نازل کی گئیں جن سے وہ پہلے سے آشنا تھے۔ اسکے بعد ان کا ہر ارادہ اپنے اللہ کے ارادے کے ماتحت و مطیع رہا جس سے ان کی ہر دوسری حالت پہلی کے بہتر اور اعلیٰ ہوتی چلی گئی۔ یہاں آن کر انہیں دنیا و عقبیٰ میں سرفرازی، قبولیت حق اور ولائت کبریٰ عطا کی گئی۔ ان کی اولاد روئے زمین پر خوب پھیلی پھولی۔ جس میں سے بے شمار جلیل القدر اور عظیم الشان پیغمبر اور برگزیدہ اولیائے اللہ پیدا کئے گئے۔ ان پر دنیا کے بعد عقبیٰ ان کی جائے پناہ ہوئی۔ بشارت اور حیات ابدی عطا ہوئی۔

پس تجھے بھی لازم ہے کہ توبہ اور استغفار اور عرض دنیاز مندی کے لئے نبی کریمؐ کا اسوۂ احسنہ اختیار کرے اور نوع انسانی کے باپ حضرت آدم کے فضائل کو اختیار کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سچے عاشقوں اور دوستوں کی یہی سنت ہے جو نجات کی ضامن ہے۔

Marfat.com

8۔قرب خداوندی کے مراحل

حضرت جیلانیؒ نے فرمایا

تیری جو باطنی اور روحانی حالت اللہ کی طرف سے ہے اسمیں کسی بلندی یا پستی کی آرزو مت کر۔تو اگر عالم جبروت کے دروازہ پر ٹھہرا ہو تو اسمیں اپنے طور پر داخل ہونے کی خواہش نہ کر جبتک کہ تجھے حکم خدوندی سے اسمیں جبراً داخل نہ کر دیا جائے۔''جبر''اس حکم کو کہتے ہیں جو ازل سے ہو چکا۔جس کی تاکید بار بار کی جائے۔داخلے کے سلسلہ میں محض نفس کی خواہش کے احترام پر قانع ہونا مناسب نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ کی جانب سے امتحان کی صورت ہو۔اس وقت تک صبر و تحمل کا دامن تھامے رکھ جبتک تجھے داخلہ پر مجبور نہ کیا جائے اور یہ داخلہ پورے طور پر شاہی فرمان کے تحت ہو جب تجھے جبراً قرب خداوندی سے نوازا جائیگا تو پھر مالک اپنے ارادہ و فعل کی وجہ سے تجھ پر کوئی عذاب نہ کریگا۔کیونکہ اُسکا قہر تو ہمیشہ بندے کی بے صبری، ہوس کی پیروی، بے ادبی اور تسلیم و رضا کو چھوڑنے پر ہوا کرتا ہے۔

پس جب تجھے جبراً قصر شاہی (قرب خداوندی) میں داخل کیا جائے تو اسے اپنی خوش بختی جان۔سر جھکائے خاموش رہے۔مودب اور حکم حاکم کے تحت اسکی بارگاہ میں کھڑا ہو جا۔پھر جو خدمت حکم یا تعمیل تیرے لیئے جاری ہو اسکی دل و جان سے پیروی کر اور کسی بہانے کو بیچ میں نہ آنے دے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے نبی کریمؐ سے ارشاد فرمایا

''دنیا کے ظاہری مال و اسباب کی جو چیزیں ہم نے کفار کو دے رکھی ہیں انہیں گھور گھور کر مت دیکھیئے کیونکہ ان اشیاء کا مقصد تو ان کفار کو فتنہ و امتحان میں مبتلا کرنا ہے اور آپ کے پروردگار کا عطا کردہ رزق آپ کے لیئے بہتر اور باقی رہنے والا ہے''

پس اللہ کے قول پ رِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى میں حضور نبی کریمؐ کو اپنے باطنی احوال، صبر و شکر اور اللہ کی عطا کردہ نعمتوں پر مطمئن رہنے کی ہدائت دی گئی ہے یعنی ہمارے عطا کردہ عطیات عظمٰی بہ

Marfat.com

شکل منصب نبوت، علم راسخ، حکمت وفہم دین اسلام، معرفت وتوحید، جہاد فی سبیل اللہ اور فتوح غیب آپکو سونپے گئے ہیں سب دنیاوی مال وجائیداد اور عیش وعشرت کے سامان سے کہیں بہتر ہیں اور ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں پر شکر کرنا اور راضی رہنا اور اسکے بعد دنیا کی تمام عارضی اور فانی چیزوں سے ترک ہی نیکیوں کی جڑ ہے۔ تمام اشیائے دنیاوی کو بندوں پر آزمائش بنایا گیا ہے۔ ان میں سے میں کوئی چیز تو تیرا مقدر ہے یا دوسرے کے لیئے یا پھر کسی کے لیئے بھی نہیں ہے بلکہ اللہ نے تو ان چیزوں کو تیری آزمائش کے لیئے پیدا کیا۔ اگر وہ اللہ کی مشیت میں تیرا حصہ بنائی گئی ہیں تو پھر تیرا ان کو چاہنا یا نہ چاہنا کوئی حیثیت نہیں رکھتا کیونکہ وہ تجھے ملے گی ضرور۔ ایسی چیز کے لیئے تیری تگ ودو میں غفلت، گستاخی بے ادبی کا سبب نہیں اور اگر وہ چیز تیرے لئے مقدر نہیں تو پھر اسکے حصول کو تُو آزماتا کیوں ہے۔ اگر ایسی چیز سلامتی اور خیر کیساتھ کسی بندے کی قسمت نہیں اور محض فتنہ اور امتحان ہے تو پھر کوئی بھی عقل مند فتنے اور پریشانی میں کیوں مبتلا ہوگا۔

پس ساری باتوں کا حاصل یہ ہے کہ تیرے لیئے خیر اور اطمینان قلب صرف باطن کے احوال اور تسلیم ورضا میں ہے۔ شاہی محل (قرب الٰہی) میں داخل ہونے کے بعد جب تجھے پر مزید اوپر (اوج روحانی) اور پھر وہاں سے محبت (مقام علیین) پر چڑھایا جائے تو جیسے ہم نے پہلے کہا، سر جھکائے، مودب اور خاموش رہ بلکہ ایسی حالت میں گہرائی پیدا کر کہ تُو اب بادشاہ سے قریب تر پہنچ گیا ہے اور تیرے لیئے خطرہ (بوجہ ادب) بڑھ گیا ہے یہاں پہنچ کر تو کسی بھی مال یا مقام کے لیئے خواہش کی آرزو نہ کر کیونکہ جو نعمت تجھے میسر آئی ہے، ایسی آرزو اسکی ناشکری ہوگی اور ناشکرا دنیا و آخرت میں ذلیل وخوار ہوتا ہے۔

جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے کہ تو فقط ذکر وفکر اور صالح عمل کی تگ ودو میں لگا رہ تاکہ تجھے ایسے بلند مقام پر پہنچا جائے جو دائمی اور ابدی ہو۔ یاد رہے کہ یہ مقام خدا کی ظاہری و باہر آیات وکرامات ہیں جن کا ظہور بندے کے قول فعل میں ہوتا ہے۔ اس مقام پر غفلت اور بے اعتنائی کا اظہار ہرگز نہ ہو، اسکی حفاظت کر اور اپنی ہمت اور استقلال سے اس پر قائم ہو جا کیونکہ احوال اولیا کے لیئے ہوتے ہیں اور مقامات ابدال کے لیئے۔

Marfat.com

9۔اللہ تعالیٰ کی جلالی و جمالی صفات

حضرت جیلانیؒ نے فرمایا

اللہ جل شانہ کے اسماء حسنہ میں اس کی جمالی اور جلالی صفات کا واضح ذکر موجود ہے اور وہ اپنے بندوں کی طبع میں ان صفات کا ظہور فرماتا رہتا ہے۔ افعال' کشف اور مشاہدے کے دوران، اولیا کرام اور عالموں میں انہی صفاتِ خداوندی کے تحت ایسے امور ظہور پذیر ہوتے ہیں جو عقل وفہم سے ماورا ہوتے ہیں۔ عادات اور رسوم کو فناہ کردیتے ہیں جن سے انسانی حواس میں صفت ودہشت یا لطف ومحبت کے تاثرات پیدا کرتے ہیں۔

ان افعال الٰہیہ کی دو اقسام ہیں۔ جلالی اور جمالی۔ پس اللہ کی عظمت اور ظہور جلال اس طرح ہے کہ ان سے دل پر خوف وہیبت کا عظیم غلبہ ہوتا ہے اعضائے جسمانی پر دہشت کے آثار پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ نبی کریمؐ کے متعلق احادیث میں روائت کی گئی کہ آپ کے سینہ مبارک ومقدس سے نماز کے وقت جوش کھائی دیگ جیسی آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ اس لیئے کہ وَاعْبُدْ رَبَّكَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ کی مثل آپ اللہ جل شانہ کے جلال وجروت کا مشاہدہ فرماتے تھے اور آپ پر اسکی عظمت، ہیبت منکشف ہوتی تھی۔

اسی طرح حضرت موسیٰؑ کا جلال بھی مشہور ہے کہ آپؑ نے توحید کے تقاضے اور دینی غیرت کے جذبے سے بھائی ہارونؑ کو داڑھی سے پکڑ اکر مارا یہ بات ان کے معمول اور مزاج میں شامل تھی جس پر قرآن کی شہادت ہے۔ ایسا ہی جلال حضرت خلیل اللہؑ اور حضرت فاروقؓ کے حالات میں لکھا ملتا ہے۔ یہ لوگ بھی خالصاً غیرت حق اور توحید کے حفظ کے تحت ایسا کرتے اور ان کی اپنی ذات کا کوئی تعلق نہ تھا مشاہدہ جمال یہ ہے کہ دلوں اور مزاجوں میں اللہ کی صفات رحمت، کرم ورحم، عطا وبخشش، عفوودرگذر، لطف ومحبت اور بذل دہی کا ظہور ہے جو بندے پر قرب خداوندی اور بشارتوں کے ساتھ تجلی کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی جمالی صفات کا عظیم ترین مظہر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس تھی کہ وہ ہر برائی کرنے والے سے بھی بھلائی کیساتھ پیش آتے اور ہر تکلیف پہنچانے والے کو بھی راحت پہنچاتے۔

Marfat.com

ہر بدخواہ اور زبان دراز سے محبت ومودت کا سلوک روا رکھتے اور حد یہ کہ فتح مکہ کے دن آپؐ اپنے بدترین دشمنوں کو بھی "لا تشرب علیکم الیوم" کہہ کر فراخ دلی سے معاف فرمادیا۔

آنحضرتؐ کی اس صفت جمالی اور خلق عظیم کا ان کی اُمت کے کئی اولیائے کرام اور ابدالوں میں بھی یہ حسنِ ظہور پذیر ہوتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مشاہدہ جمال کی یہ نعمت اُمت کے کئی خاص افراد پر وسیع کررکھی ہے اور انہیں اس سے تمام عمر استفادہ کرنے کا موقع عطا فرمایا کہ فرطِ شوق اور محبت کے باوجود ان کے جذب ومستی میں کمی نہ آئے اور ان کی روحانی قوتیں ست وکمزور نہ پڑجائیں اور وہ ہجر کی افسردگی میں عبدیت کے حقوق کی تعمیل میں قاصر نہ رہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ حکیم ودانا ہے، رحیم وکریم ہے اور جمال کے طالبوں کی پیاس اور اضطراب کو خوب اچھی طرح جانتا ہے۔ روائت ہے کہ آپؐ حضرت بلالؓ موذن سے فرمایا کرتے تھے۔ اے بلالؓ ازان دے کہ ہم نماز اور ذکر سے راحت پائیں۔ ان لوگوں پر نماز دلوں اور روح کی راحت تھی جس میں انہیں مکمل محویت واستغراق میں نماز کے دوران مشاہدہ جمال الٰہی ہوتا تھا۔ اس لیئے حضور نے فرمایا

''میرے دل کا آرام اور آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے''

Marfat.com

10۔قرآن وسنت کا اتباع

یہ بات شک سے بالاتر ہے کہ تیرا نفس اللہ کی ملک اور مخلوق ہے۔لیکن دنیاوی شہوتیں،لذتیں اور اسباب۔غرور وکبر اسے صحیح راستے سے بھٹکاتے ہوئے ہیں کیونکہ ان چیزوں کو انسان کے مزاج سے خاص نسبت ہے پس اگر تو نفس کی مخالفت کریگا تو اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری کے تحت یہ تیری جانب سے جہاد کی صورت اور فلاح وبہبود کا سبب۔جہاد نفس کے بعد ہی تیری دوستی اور عبودیت،معیار ثبوت کو پہنچے گی اور تجھ پر پاک اور خوشگوار نعمتیں نازل کی جائیں گی۔دنیا کی ساری چیزیں تیری تابع ہوں گی اور تیری خدمت اور تقدیم پر مامور ہوں گی۔یہ طے شدہ اصول ہے کہ جو خدا کا مطیع ہو جائے،دنیا اسکی تابع ہو جاتی ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے کہ کائنات میں کوئی شے ایسی نہیں جو مالک کی تسبیح نہیں کرتی لیکن تو اس کی بات کو سمجھنے سے قاصر ہے۔مزید فرمایا کہ تم سب میری اطاعت وفرمانبرداری کرو خواہ خوشی سے کرو یا بیزاری سے یہ سن کروہ کہنے لگے اے کائنات کے خالق ہم تیری اطاعت آمادگی اور خوشی سے قبول کرتے ہیں۔پس عبودیت کی تکمیل نفس کی بد اور سفلی خواہشات کی مخالفت سے میسر آتی ہے۔قرآن حکیم میں کئی جگہ آیا ہے کہ نفس امارہ کی پیروی انسان کو سیدھے راستے سے بھٹکا دیتی ہے۔حدیث قدسی میں آیا ہے کہ حضرت داؤدؑ کو حکم دیا گیا کہ نفس کی خواہشات کی پیروی نہ کر کیونکہ میری زمین پر نفس کی پیروی سے زیادہ شرانگیز کوئی اور چیز نہیں۔ایک حکائت میں بیان ہوا ہے حضرت بایزید بطامیؒ نے خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا تو عرض کی کے اے ربّ العزت تیرے تک پہنچے کا راستہ کیا ہے۔جواب ملا۔اپنے نفس کی پیروی ترک کر دے اور میرے پاس آجا۔حضرت بایزیدؒ نے فرمایا اسکے بعد میں نے سانپ کی کینچلی کی طرف اپنے نفس کو چھوڑ دیا۔

الغرض نفس کی سفلی خواہشات سے بچنا ہی نجات کا باعث ہے۔اگر تو متقی اور پرہیزگار ہے تو حال حرام سے بچ۔اور مخلوق سے کسی خدشے اور خوف کا شکار نہ ہو۔اپنی تمام توقعات مخلوق کی بجائے خالق سے وابستہ رکھ اور مخلوقات کی زکواۃ وصدقہ قسم کے عطیات سے بھی دور رہ۔اس بات کو اچھی طرح جان

Marfat.com

لے کہ روزی ورزق کے تمام امور فاعل کے فعل اور تدبیر سے ظاہر ہوتے ہیں اور یہ فاعل ومدبر خود باری تعالیٰ ہے تاہم مخلوق کی جانب سے کوشش، محنت اور جدو جہد کے ضابطہ کو ہرگز بھولنا نہیں چاہیئے تا کہ تو ''جبریہ'' کے مذہب سے دور رہے۔ تجھے یہ کہنا بھی منع ہے کہ مخلوق کے افعال میں قدرت کو کوئی دخل نہیں اور بندہ خود ہر فعل کا مجاز ہے کیونکہ اس عقیدے سے تو کافر ہو جائے گا اور ''قدریہ'' میں شامل ہو جائیگا۔ بلکہ تجھے درست عقیدے کا تعین کرتے ہوئے یہ کہنا چاہئے کہ مخلوق کے افعال اور اعمال مشیت خداوندی سے وابستہ ہیں جن کی تکمیل کے لیئے۔

اللہ کے ارشاد

''لیس اللہ نسان الا ماسعیٰ''

کے مطابق مخلوق کی جانب سے کوشش اور محنت لازم ہے جیسا کہ مثالیں دیگر قرآن میں ثواب، عذاب، جزا، اور سزا کے بارے میں بیان کیا گیا۔

پس احکام خداوندی سے باہر نہ جا کیونکہ اسکے احکامات تمام مخلوق پر چاہیں یا نہ چاہیں جاری ہیں۔ بڑے حاکم کے ہوتے ہوئے تجھے کسی امر میں حاکم بننے کی ضرورت نہیں۔ تیرے حاکم تو اللہ کی کتاب اور اسکے رسول کی سنت ہیں۔ تیرے دل میں اگر کوئی خیال یا وہم آئے بھی تو اسکی تصدیق قرآن و حدیث کو معیار بنا کر جانچ لے۔ اگر قرآن و حدیث میں اس سے منع کر دیا گیا ہو مثلاً زنا، سود، چوری، غصہ، ظلم، کذب اور ایسے ہی دیگر فسق و فجور معاملات تو ان کو اپنے دماغ سے ہٹا دے اور ان کی ہرگز پیروی نہ کر کیونکہ بلاشبہ ایسے وسوسے شیطان کی جانب سے آتے ہیں۔ یہ وسوسے بہت خوبصورت شکلوں میں انسانوں کے روبرو آتے ہیں۔ اگر یہ قرآن اور سنت کی رو سے جائز ہوں اور ان میں کسی پابندی کا شبہ نہ پایا جائے تو پھر بغیر کسی حجت کے ان پر عمل کر لے کیونکہ ان میں گناہ کا شک نہیں۔ مثلاً حلال چیزوں کا کھانا، نکاح کرنا، اچھا لباس پہننا، کسی صالح کی صحبت اختیار کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا، بیوگان، یتیموں کی امداد، رفاہ عامہ کے کام، ایسے کاموں پر دل کو ایک اطمینان نصیب ہوتا ہے اور فطرت کی جانب سے انکی تصدیق

Marfat.com

ہوتی ہے۔ایسے افعال الٰہیہ اور اوامر کے لیئے اللہ تعالیٰ خود ہی بندے میں فاعل ہو جاتا ہے اور اپنی مدد اور نصرت شامل کرتا ہے۔جب خالص فعل حق بچ گیا تو تجھ پر تائید حق کا مقام عطا کر دیا گیا۔ایسی حالت میں کوئی شر بھی پیش آئے تو تیری خود ہی حفاظت بھی ہو جائے گی اور تجھ پر ایسے شر کا کوئی بہتان بھی نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ اپنی مشیت اور فعل کے لیئے تجھ پر کوئی گرفت نہیں کریگا، بندے پر عذاب اللہ کے امور میں دخل اندازی پر کیا جاتا ہے۔اگر تجھے ولائت کی حالت کی خواہش ہے تو نفس کی مخالفت کر اور حق کے امر کا پوری طرح تابع ہو جا۔امر الٰہی کی پیروی دو طرح ہے۔

پہلی قسم یہ ہے کہ اسراف سے بچا جائے۔نفسانی لذات سے دور رہے۔فرائض ادا کئے جائیں اور اپنے ظاہر و باطن کو گناہوں سے پاک رکھا جائے۔دوسری قسم وہ ہے کہ باری تعالیٰ کے جو احکام دل پر وارد یا الہام ہوتے ہیں ان کی پیروی پورے احترام سے کی جائے۔خدا کے گاہے بگاہے موصول ہونے والے مشوروں سے غفلت نہ کی جائے۔ایسا امر باطن میں بھی ظہور پذیر ہوتا ہے جس کے متعلق شریعت خاموش ہے کیونکہ نہ تو وہ منع ہے اور نہ ہی اسکی پیروی کا حکم ہے یہ خلصاً بندے کے اختیار میں رکھا گیا ہے۔

پس ہر متقی پر لازم ہے کہ وہ ہر معاملے میں استخارہ سے مدد لے اور حکم کا انتظار کرے۔جب بھی موصول ہو اس پر عمل کرے۔یہ وہ حالت ہے جس میں تمام حرکت و سکنات اللہ کی طرف سے ہوں گی۔ ایسے اُمور جن کے بارے میں شریعت میں واضح احکامات موجود ہیں۔انہیں شریعت کی رو سے اور جن میں شریعت خاموش ہے،انہیں استخارہ کے تحت حاصل ہونے والے امر باطن کے مطابق بجالائے۔یہ وہ مقام ہے جہاں بندہ اہل طریقت میں شمار ہوگا اور اسکا شمار اولیا اللہ میں ہوگا۔اگر تو خداوند کریم کی ذات میں محو و فناہ ہونے کی حالت میں ہے جسے حق الحق کہتے ہیں، تو اسے اللہ کی جانب سے بڑا عطیہ سمجھ کیونکہ یہ ان ابدال کی حالت ہے جن کے دل عشق و محبت کی وجہ سے شکستہ ہیں۔وہ صاحب علم و عقل ہیں، موحد ہیں، عارفین ہیں، وہ امر کے آقا، اللہ کی مخلوق کے نگہبان اور رہنما ہیں۔وہ اللہ کے نائبین اور محبان الٰہی ہیں۔

Marfat.com

پس یہ وہ مقام ہے جہاں امر کی پیروی یہی ہے کہ تو نفس امارہ کا مخالف ہو، اور تیری توجہ اور چاہت دنیا یا آخرت کی کسی بھی چیز کی طرف نہ رہے۔ اس حالت میں تو ملک کا بندہ نہیں بلکہ مالک الملک کا بندہ ہو جائیگا۔ اس وقت تو خواہش کا نہیں بلکہ امر حق کا غلام ہوگا۔ تیرا ظاہر اور باطن پوری طرح اللہ کے ہاتھ میں ہوگا بالکل اسی طرح جیسے بچہ دایہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے یا بے ہوش بیمار طبیب کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ پس یہ وہ حالت ہے جب تو امر و نہی کی شناخت سے ہٹ کر دیگر تمام معاملات سے بیہوش اور بے خبر ہوگا۔

Marfat.com

11۔صبر و توکل کے بیان میں

حضرت قطب ربانی نے فرمایا

جب تجھ میں غربت و ناداری کے حالات میں نکاح کی خواہش پیدا ہو اور تو خود کو ایسی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی طاقت نہ پاتا ہو تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں کشادگی رزق اور خوشحالی کی توقع رکھتے ہوئے تحصیل رزق کی دعا میں مصروف ہو جا۔ وہ باری تعالیٰ جس نے نکاح کی ضرورت کو انسان پر لازم کر رکھا ہے اور جس کی خواہش اس نے بنی نوع انسان کے ہر فرد میں رکھ چھوڑی ہے، وہ ہی اس کے اسباب اور ذرائع پیدا کرے گا۔ وہ ہی حاجتوں کا پورا کرنے والا مشکل کشا ہے جو کسی رنج و پریشانی کے بغیر تیرے لیے نکاح کا سامان پیدا کرے گا جو تیرے لیئے اطمینان اور برکت کا سبب ہو گا۔ پھر تیرا صبر اور انتظار حمد و شکر میں تبدیل ہو جائیگا۔ باری تعالیٰ نے اپنی کتاب میں شاکروں کو زیادہ نعمت عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

''اگر تم ہمارا شکر بجالاؤ گے تو یقیناً ہم تمہیں زیادہ دیں گے۔ اور اگر ناشکری کرو گے تو یاد رکھو کہ ہمارا عذاب بہت شدید ہے''

اگر زیادہ دیر تک تیرے لیئے نکاح کے اسباب اور ضروریات عطا نہ ہوں تب بھی تو صبر کا دامن تھامے رکھ اور یاد رکھ

''لا تقنطو من رحمته الله''

خدا کی مدد سے ہرگز مایوس نہ ہو

اللہ پاک کی مشیت اور ترتیب عمل میں ہرگز مخل نہ ہو۔ خواہش نفسانی پر قابو رکھتے ہوئے صبر و تحمل کیساتھ ذکر الٰہی پر قائم رہ۔ قضا و قدر پر اور مربی پر پختہ یقین رکھ۔ یقیناً اللہ پاک باخبر تجھ پر اپنا فضل و کرم کھول دے گا، رزق میں کشادگی عطا کر دے گا اور تجھ کو گناہوں سے بچنے اور صراط مستقیم پر قائم رہنے کی توفیق عطا کرے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

''بلاشبہ صبر کرنے والوں کو بے اندازہ۔ بے حساب اجر و ثواب عطا کیا جائیگا''

Marfat.com

12۔اطاعت حق سے گریز

حضرت نے ارشاد فرمایا

جب باری تعالیٰ تجھے مال و جائیداد کی فراوانی عطا کرے اور اس پر تو اسکی عبادت و اطاعت سے منہ موڑ لے تو اللہ پاک تجھے دنیا وآخرت میں اپنے قرب سے محروم کر کے حجاب طاری کر دے گا اور عین ممکن ہے کہ اس غفلت اور گناہ کے سبب وہ تجھ سے مال و دولت چھین کر تجھے محتاج اور پریشان حال کر دے۔ منعم کو بھول کر نعمت میں مشغول ہو جانا ہی شرک ہے اور شرک اللہ کے نزدیک ناقابل معافی جرم ہے۔ اگر تو مال و دولت کو معبود بنائے بغیر منعم کی ذکر و عبادت اور حمد و ثنا میں معروف مشغول رہیگا تو اللہ پاک اس مال کو تیرے لیئے راحت اور برکت کا سبب بنا دے گا۔ روز بروز اس میں اضافہ فرمائے گا۔ تو اپنے رازق کا خادم ہوگا اور رزق تیرا خادم۔ اس سے بڑھ کر پھر تو دنیا کی رنگا رنگ نعمتوں کے فیض یاب ہو کر بھی محفوظ رہیگا۔ اس سے بڑھ کر تو آخرت میں عزت افضل سے نوازا جائیگا اور تیرا مقام شہدا، صالحین اور صدیقین کے درمیان ہوگا۔

11٧٥٥٥

Marfat.com

13۔شفائے روحانی

حضرت قطب ربانی نے ارشاد فرمایا

اگر تیرے مقدر میں کوئی نعمت ہے تو وہ تجھ تک پہنچے گی ضرور۔اسی طرح اگر تیرے لیئے کوئی مصیبت لکھ دی گئی ہے جس کا حکم ہو چکا تو وہ بھی تیری ناپسندیدگی کے باوجود تجھ پر ضرور وارد ہوگی خواہ اس کو روکنے کے لیئے تو کوئی مدد یا طریقہ اختیار کرلے۔پس تجھ پر لازم ہے کہ تو اپنے معاملات اللہ پاک کے حضور سر تسلیم خم کردے تا کہ اس مالک حقیقی کا حکم تیرے لیئے جاری ہو۔تجھے چاہیئے کہ تو نعمت کی دستیابی پر حمد اور شکر کو اختیار کر اور مصیبت کی صورت میں صبر وتحمل کو اختیار کر۔تو اس عطا اور بخشش کو اس طرح اختیار کر جس طرح کہ راہ حق کی منزلیں طے کررہا ہو۔تیرے اس ہر حال میں رضا اختیار کرنے کے سبب تجھے شہدا، صالحین اور صدیقین کے مقام پر ناز اور قرب خداوندی سے سرفراز کیا جائیگا۔پھر تو ان لوگوں میں شامل ہو جائیگا جنہوں نے ذکر اور فکر کی برکت سے کرامتوں، نعمتوں، عزت مسرت اور نفس مطمئنہ پایا۔مصیبتوں اور آفتوں پر صبر واستقامت کو اختیار کرنا مومن کی سب سے اعلیٰ صفت ہے۔حضور نبی کریم رحمۃ اللعالمین نے ارشاد فرمایا

"دوزخ کی آگ مومن سے کہے گی، اے مومن میرے علاقے سے
جلدی سے گزر جا کہ تیرا نور مجھے بجھائے دیتا ہے"

یہ نور جو دوزخ کی آگ کو بھی بجھائے دیتا ہے وہی نور ہے جو مومن کے ساتھ یقین محکم اور ایمان کامل کی صورت، دنیا میں اس کے ساتھ تھا۔یہی نور مومن اور کافر، تابع شریعت وغیر تابع شریعت کا امتیاز ہے۔یہی نور دنیا وآخرت کی بلا اور آگ کو مٹا دے گا۔پس ضروری ہے کہ تیرے صبر وایمان کی طاقت تجھ سے ہر مصیبت وبلا کو مٹا دے۔جان لے کہ کوئی بھی بلا یا مصیبت تیری ہلاکت کے لیے نہیں آتی لیکن یہ تیری آزمائش، تیری ایمانی قوت کو ثابت کرتی ہے اور تیرے ایمان ویقین کو مضبوط بنانے اور تجھے مالک کی رضا اور تیرے عروج وفلاح کی بشارت دینے کو آتی ہے۔

Marfat.com

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

"اے مسلمانو! ہم تمہیں آزمائیں گے تا کہ تم میں سے فی سبیل اللہ جہاد کرنے والے اور صابر لوگوں کو معلوم کر لیں"

پھر جب تیرا ایمان اللہ کی ذات وصفات اور اور امداد و نصرت پر پختہ ہو جائیگا اور تو اسکے افعال کے ساتھ موافقت اختیار کر لے گا تو وہ ہر مصیبت و آفت میں تیری مشکل کشائی فرمائے گا اور اسکی نصرت و تائید تیرے شاملِ حال ہوگی۔

پس تیرا کوئی فعل و عمل ایسا نہ ہو جو اللہ کی حکم سے باہر ہو۔ جب تو کسی امرِ ربی کو جان لے تو اسے جلد تکمیل تک پہنچانے کے لیئے اپنی پوری قوت صرف کر۔ بلکہ ضروری ہے کہ محض تسلیم رضا کو اختیار کر کے نہ رہ جا بلکہ اپنی کوشش فکر اور تدبیر کو اختیار کر تا کہ امرِ الٰہی تجھ پر عملی صورت ظہور پذیر ہو اگر تو اپنے ارادوں کی تکمیل میں عاجز و بے بس ہو جائے تو اپنے رب کی پناہ کو اختیار کر، اس کے حضور گریہ زاری کر، معافی کا طلبگار ہو، دعا اور التجا کو اختیار کر اور اپنی غفلت و رکاوٹ کے پیش آجانے پر اسکے اسباب کی تحقیق و تفتیش کر، عین ممکن ہے کہ ایسی پریشان کن صورت حال کا سبب تیرا غرور و تکبر، اطاعت و عبادت میں گریز، اپنی قوت اور صلاحیت پر بھروسہ کا سبب ہو یا اپنے کسی اچھے عمل کرنے پر کوئی فخر کرنے یا مخلوقات کو خالق کے ساتھ شریک کرنے کی وجہ پر قائم ہو یا پھر یہ بھی ممکن ہے کہ باری تعالیٰ نے تیری کسی لغزش کی وجہ سے اپنے قرب سے محروم کر دیا ہو تجھ سے ناراض ہو کر تجھے ہوا اور ہوس میں مشغول کر دیا ہو۔ کیا تو اس بات سے آگاہ نہیں کہ اسبابِ شرک و غفلت دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں جو مومن کو مالکِ حقیقی اور اپنے محبوب و مطلوب سے جدا اور بے تعلق رکھتے ہیں۔

پس تو ان اسبابِ شرک سے گریز کر تا کہ وہ تجھے مولائے حقیقی سے دور کر کے غیر اللہ کی طرف راغب و راجع نہ کر دیں۔ ہر وہ چیز جو اللہ کے سوا ہے غیر اللہ کے زمرے میں ہے پس تو غیر اللہ کی طرف راجع نہ ہو اور اپنے نفس پر اس طرح مائل نہ ہو کہ اس غیر اللہ کی وجہ سے اللہ کے اوامر سے غافل ہو جائے۔

Marfat.com

اور وہ تجھے

''ایسی آگ میں جھونک دے گا جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جو کفار کے لیئے تیار کی گئی ہے''

پھر کوئی بھی عذر یا فریاد نہ سنی جائیگی اور تیری رضا، خوشنودی کی طلب کے باوجود وہ تجھ سے راضی نہ ہوگا اور نہ ہی ایمان وعمل کو درست کرنے کی دوبارہ دنیا میں آن کر تلافی کرنا چاہے گا لیکن یہ واپسی عطا نہ ہوگی۔ پس اپنے نفس پر حکم کر اور جو نعمتیں تجھے عقل، ایمان اور علم کی صورت عطا کی گئی ہیں انہی سے اپنے پروردگار کی خوشنودی حاصل کرے۔ اطاعت اختیار کرے اور عبادت میں مصروف ہونے میں صرف کر انہی کے انوار سے جہالت وشرک کی تاریکیوں کو اپنے دل ودماغ سے محو کر۔ اللہ کے امرونہی کی بنا پر صراط مستقیم پر قدم بڑھا اور اپنے تمام معاملات اسی قاضی الحاجات کے سپرد کر دے جس نے تجھے پیدا کیا، تیری پرورش فرمائی کہ تو ایک نطفہ حقیر تھا جس سے اس نے تجھے انسان شکل وصورت بخشی اور پھر اس زمین میں تجھے اپنی خلافت کے مرتبے پر فائز کیا۔ لازم ہے کہ تیری ہر خواہش اور مراد اُسی کے حکم کے مطابق اور تیری ہر پسند وناپسند اسکی پسند اور ناپسند کے مطابق ہو۔ جب تو اسکے حکم کا مطیع ہوگا تو یہ کائنات تیری مطیع ہو گی۔ جب تو اللہ کے نواہی سے بچے گا تو دنیا ہر جگہ تمام مصائب وآلام تجھ سے دور رہیں گے۔ اللہ پاک نے اپنی آسمانی کتابوں میں فرمایا

''اے بنی آدم! میں اللہ ہوں، خالق کائنات ہوں، میرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے۔ میں کائنات میں جس چیز کو حکم دوں کہ ہوجا! وہ فوراً ہوجاتی ہے اور عدم سے عالم وجود میں آجاتی ہے''

پس تو خالص میری عبادت کرتا کہ میں توحید کی برکت سے تجھ کو وہ قوت عطا کروں کہ تو جس چیز کو بھی کہے کہ ہوجا وہ ہوجائے اور ظہور میں آجائے۔

اللہ پاک نے یہ بھی ارشاد کیا

''اے دنیا! جو شخص میری خدمت واطاعت اختیار کرے تو اسکی

Marfat.com

خدمت اور اطاعت کر اور جو شخص محض تیری خدمت و پرستش کرے
اسے مصائب، و آلام میں مبتلا رکھ"

پس جب مینہات تیرے سامنے پیش آئیں تو ان سے پوری احتیاط کے ساتھ اجتناب کر عجز وانکساری اور تسلیم رضا کو مکمل اختیار کر۔ تیرے حواس خمسہ اور تیرے تمام اعضا جسم ہر وقت اپنے رب کے احکام کے مطابق ہونے چاہئیں اور مالک کے حکم کی بجا آوری میں کبھی تساہل اور تاخیر کو اختیار نہ کر۔ قضا وقدر کے معاملات میں خفگی، تعجیل، مخالفت، شکائت کو ہرگز اختیار نہ کر، یہی رضائے الٰہی اور نسخہ ربانی ہے جو تجھے گناہوں اور خواہشات نفسانی کے فتنوں سے محفوظ رکھ کر قرب خداوندی عطا کرے گا۔

Marfat.com

14۔ پرستارانِ دنیا اور پرستاران آخرت

حضرت قطب ربانی نے ارشاد فرمایا

اے نفس کے بندے، تو عاشقان حق

اور پرستان معبود واحد سے اپنی یگانگت اور ہم پایہ ہونے کا دعویٰ نہ کر کیونکہ تو اپنی ہوا اور ہوس کا غلام ہے اور وہ اپنے حق تعالیٰ کے غلام ہیں۔ تُو تو دنیا کی رغبت میں مبتلا ہے اور وہ ہر وقت اللہ کی رغبت میں مصروف عمل ہیں۔ ان کی نگاہیں زمین و آسمان کے پروردگار پر لگی ہیں اور تیری محبت، انس، شوق کا مرکز مخلوقات ہیں۔ ان کے قلب اپنے رب واحد سے وابستہ ہیں جبکہ تیرا قلب دنیا کے اصنام سے بت کدہ بن رہا ہے۔ وہ ان چیزوں کو نہیں دیکھتے جن پر تیری نظر ہے۔ وہ کائنات کی اشیاء کو نہیں دیکھتے بلکہ وہ ان اشیاء کے خالق و صانع پر نظریں جماتے ہیں جو ظاہری آنکھوں سے نہیں بلکہ قلب کی آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے۔ انہوں نے حق کے عشق کی نعمت پا کر غیر اللہ سے نجات حاصل کر لی ہے اور تجھ پر ابھی تک نفس کی خواہشات کا نشہ طاری ہے۔ انہوں نے اپنے پرورش کرنے والے کے ارادوں کے احترام میں اپنے ارادوں اور آرزوؤں کو چھوڑ کر قرب الٰہی حاصل کر لیا ہے۔ اسکے برعکس تو اپنے ارادوں اور خواہشوں کا تابع ہو کر اپنے خالق سے کوسوں دور جا پڑا ہے۔ ان لوگوں کو باری تعالیٰ نے تخلیق آدم اور تخلیق کائنات کے حقیقی مقصد سے آگاہ کیا ہے یعنی وہ حمد و ثنا اور عبادت میں مشغول ہیں لیکن تو تو دنیاوی لذتوں اور لغویات میں مصروف ہے۔ یہ صرف اللہ کا خاص فضل و کرم ہے کہ وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

وہ عاشقانِ حق، اللہ کی تائید سے اطاعت و عبادت میں کسی رنج و پریشانی کے بغیر مشغول و منہمک رہتے ہیں اور کوئی دشواری مصیبت محسوس نہیں کرتے۔

پس ذکر و عبادت کرنا ان کی روح کی غذا اور طاقت و شادمانی بن گئی ہے۔ ان کی عبادت ہی ان کے لیئے دنیا میں جنت بن گئی ہے کیونکہ وہ اس کائنات کی کسی بھی چیز کو دیکھنے اور چکھنے سے پہلے صانع و خالق اور اس کے فعل کو دیکھتے ہیں۔ بے شک ایسے ہی برگزیدہ لوگوں کی وجہ سے زمین و آسمان کو قیام و

Marfat.com

استحکام ہے۔اور بحروبر کی مخلوقات کو اطمینان حاصل ہے کیونکہ اللہ پاک نے ان کی باطنی صفات کے سبب ان کو اپنی زمین میں میخ بنادیا ہے جس سے وہ قائم و محکم ہے۔ وہ اپنی روحانی قوت کے سبب پہاڑوں کی مانند خوددار، اٹل اور ناقابل تسخیر ہیں۔

تو جو محض ایک نفس کا غلام ہے، ان کے راستے سے الگ ہو جا اور ان صاحبان عزم وایمان کی راہ میں رکاوٹ نہ بن جن کو ان کے باپ بیٹے راہِ حق سے دور نہیں رکھ سکے۔ وہ تو بہترین مخلوق اور اس کائنات کا حاصل ہیں جن کو اللہ پاک نے بیدار کیا اور اپنی زمین میں پھیلائے گئے انسانوں کی امامت اور قیادت سے فیض یاب فرمایا۔ جب تک یہ زمین وآسمان قائم ہیں، ان کی روحوں پر حق تعالیٰ کے لاکھوں سلام ہوں۔

Marfat.com

15۔خوف ورجا

حضرت قطب ربانی نے ارشاد فرمایا

میں نے دیکھا کہ میں ایک ایسی عمارت میں ہوں جس کی شکل و صورت مسجد نما ہے اور اس میں تارک الدنیا لوگوں کا ایک گروہ موجود ہے۔ میں نے دل میں سوچا کہ اگر فلاں ولی اللہ یہاں موجود ہوتا تو ان کو شریعت کے آداب سکھاتا، تبلیغ کرتا، دریں اثنا لوگ میرے گرد جمع ہو گئے۔ اور ان میں سے ایک نے کہا کہ آپ کیوں نہیں کلام ارشاد فرماتے۔ میں نے کہا کہ جب تم نے مخلوق سے منہ موڑ کر خالق کی طرف رجوع کر لیا ہے تو پھر سوالات نہ کرو جب تم نے زبان سے سوال ترک کر دیا ہے تو اپنے قلوب سے بھی سوالات بند کرو کیونکہ دل کا سوال بھی اِسی مانند ہے۔ اس بات کو پوری طرح سمجھ لو کہ مخلوقات کو بلند یا پشت کرنے، سنوارنے، بگاڑنے میں ہر لحہ اللہ کی نئی شان ہے پس وہ کسی بھی قوم کو اسفل السافلین میں دھکیل دیتا ہے اور کسی قسم کو اعلیٰ علیین کے مقام تک برگزیدہ اور بلند کر دیتا ہے۔ ان سے اپنی حفاظت اور فتح کا وعدہ فرماتا ہے اسکے ساتھ ہی انہیں غفلت اور مصیبت اختیار کرنے پر اسفل السافلین میں دھکیل دینے کی وعید کرتا ہے۔ جن لوگوں کو اس نے اسفل السافلین میں دھکیل رکھا ہے ان سے توبہ واستغفار کرنے اور اللہ کی طرف رجوع کرنے کی صورت میں ہدایت عطا کرنے اور ان کو بھی علیین میں شامل کرنے کا عہد فرماتا ہے ارشاد ہوا پھر میں خواب سے جاگ گیا۔

Marfat.com

16۔توکل علی اللہ

حضرت قطب ربانی نے ارشاد فرمایا

تو اللہ کی نعمتوں اور فضل سے اس لیئے غافل ہے کہ تو نے محض مخلوقات اور ظاہری اسباب پر بھروسہ کرلیا ہے اور اللہ کی ذات پر تیرا توکل کمزور ہے۔ پس اسی وجہ سے کل مخلوقات کے وسائل اور رزق حلال میں تیرے سامنے ایک حجاب ہے۔ باایں ہمہ تو جب تک مخلوقات سے بخشش اور کرم کی توقعات کی آرزو میں تیری سائلانہ آمدورفت قائم ہے، تو مخلوق کو خالق کے ساتھ شریک ٹھہرانے والا مشرک ہے۔ اسی شرک کی وجہ سے باری تعالیٰ تجھے عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔ اس عذاب کی ادنیٰ صورت یہ ہے کہ تو رزق حلال سے محروم رہیگا کیونکہ رزق حلال صرف جسمانی و دماغی قوتوں کو بروئے کار لاکر ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ ایسی صورت میں اگر تو نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے سے توبہ کر کے کوشش اور محنت کو بنیاد بنا کر بھی خالصتاً اپنی صلاحیت اور محنت پر انحصار کیا تب بھی تو مشرک ہی رہیگا۔ شرک کی یہ قسم زیادہ مخفی ہے۔ اس قسم کے شرک پر اللہ پاک تجھے بلاواسطہ روزی عطا کرنے کو مخفی رکھے گا اور تجھ پر تحصیل رزق کے باطنی ذرائع نہیں کھلیں گے اور اس طرح تجھ پر عتاب جاری رہیگا۔

پھر جب تو اس شرک خفی سے بھی توبہ کرلے گا، اپنی محنت وسعی و صلاحیت پر تیرا بھروسہ نہ رہیگا اور جب تو اپنے یقین کے ساتھ یہ جان لے گا کہ اللہ پاک ہی حقیقی رازق اور اسباب مہیا کرنے والا ہے، وہی آسانیاں پیدا کرتا ہے، اسی کی جانب سے محنت اور توفیق عطا کی جاتی ہے وہی مشکلات اور دفعات کو روکنے والا ہے اور بالکل اسی طرح جب تو ذرائع اور اسباب سے روگردانی اختیار کرتے ہوئے رزق کے منبع اور مخزن کی طرف راجع ہو جائیگا۔ اپنی تمام ضرورتوں اور حاجتوں کو اسی کے سپرد کردے گا تو وہ اپنے اور تیرے درمیان سے حجاب اٹھالے گا۔ بیگانگی اور بے اتفاقی کو دور کردے گا پھر اپنی تیری ہر حاجت اور ضرورت کے لیئے تیری چاہت اور توقع سے بڑھ کر ایسے انداز اور ایسے ذرائع سے تجھے رزق عطا فرمائیگا جن کا تجھے وہم وگمان بھی نہ ہوگا۔ یہی تیرے لیئے خاص اللہ پاک کی نصرت وحمائت ہے جس سے وہ تجھے غیر اللہ کی جانب مائل ہونے اور اسکے ساتھ کسی کو شریک کرنے سے محفوظ کرتا ہے۔ جب تیرے دل و دماغ سے ذاتی خواہش اور ارادے قطع ہو جائیں گے اور تو پوری طرح متوکل علی اللہ ہو کر اپنے ارادوں کو اللہ کے ارادوں میں فناہ کردے گا تو اللہ پاک تیرا مقسوم رزق تجھ تک پہنچائے گا۔

Marfat.com

یہ خالصا تیرا رزق ہوگا جس میں کسی اور کا حصہ نہ ہوگا۔ تیری ہر اشد ضرورت کی صورت میں وہ تیری دستگیری فرما کر تجھے شکرادا کرنے کی توفیق سے سرفراز کرے گا۔ تو اس بات کا بھی ادراک پائے گا کہ ایسے حالات میں مشکل کشائی اور رزق کی فراہمی صرف اللہ کی مدد اور نصرت کی رو سے ہے اس طرح تو اسکی رحمت کی خاصیت کو پہچان کر مسبب الاسباب کا شکر بجالائے گا۔ یہ تیرے مخلوق سے خارج ہونے اور غیر اللہ سے دور ہو جانے کے بعد ہی ہوگا۔ پھر جب اللہ پاک پر تیرا یقین اور علم محکم ہو جائیگا تو اسکی جانب سے تجھ پر شرح صدر ہوگا۔ تیرے دل و دماغ انوار معرفت سے روشن اور تیری روح اسرا خداوندی سے سیراب اور توانا ہو جائیگی۔ کشف باطن اور کرامت کا نور ہمیشہ تجھے مطلع کریگا اللہ پاک کی طرف سے تجھ پر مشکل کشائی اور حاجت روائی ہونے والی ہے۔ اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل میں ایسے آئمہ دین اور رہبران قوم بنائے جو ہمارے اوامر کی لوگوں میں تبلیغ کریں۔ یہ مرتبہ و صلاحیت انہیں تب جا کر عطا ہوئی جب انہوں نے صبر کیا اور ہماری آیات پر یقین کامل کیا۔ ایک جگہ مزید ارشاد فرمایا ''جو لوگ ہماری راہ میں ریاضت و مجاہدہ کرتے ہیں ہم یقیناً انہیں صراط مستقیم دکھاتے ہیں۔ ان کی رہنمائی کرتے ہیں''۔

مزید فرمایا، تم اللہ سے ڈرتے رہو۔ وہ اپنے اسرار قدرت میں سے تمہیں بہت کچھ سکھلا دے گا اور تمہیں معرفت کا نور عطا کرے گا۔ پھر تجھے ایسے بلند مقام روحانیت اشیاء کی تخلیق کا اختیار سونپا جائیگا۔ اور تو کائنات میں اسطرح تصرف کرے گا جس کی اجازت میں کسی کو شک وشبہ کو دخل ہیں۔ ایسی دلیل کیساتھ جو آفتاب سے زیادہ روشن ہے۔ ایسے کلام کے ساتھ جس سے مخلوقات انکار نہ کرسکیں۔ ایسے صادق الہام کیساتھ جس میں کذب تلبیس نہیں۔ جو شیطانی ونفسانی وساوس سے بالکل محفوظ اور پاک ہے۔

اللہ پاک نے اپنی بعض کتابوں میں ارشاد فرمایا

''اے ابن آدمؑ! میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں جس
چیز کو حکم دیتا ہوں ''ہو جا''، وہ یقیناً ہو جاتی ہے۔ پس تو میری اطاعت
اختیار کر، پھر میں تجھے ایسا ہی بنادوں گا کہ تو جس چیز کو حکم دے گا کہ
''ہو جا'' وہ ہو جائے گی''

اور اذن الٰہی سے عالم وجود میں آجائے گی اور بلاشبہ اللہ پاک اپنے انبیاء، صدیقین، اولیا اور خواص بنی آدم کو ایسی ہی روحانی قوتوں کا حامل بنایا ہے۔

Marfat.com

17۔ واصل باللہ

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا

جب تجھ کو وصول الی اللہ ہو جائے تو جان لے کہ قرب خداوندی کا یہ وقت تجھے توفیق الٰہی سے نصیب ہوا ہے اور وصول الی اللہ کا مطلب یہ ہے کہ تو اپنی ذاتی خواہشات و ارادوں اور مخلوقات کے علائق سے نجات پا کر اللہ پاک کے فضل اور ارادوں کے تحت آ گیا اور تیرا ہر قول و فعل اللہ کا تابع ہوا۔ پس یہ فنا فی اللہ اور اسکی ذات میں محو ہو جانے کی حالت ہے جسے "وصولِ الی اللہ" کہا جاتا ہے۔ اللہ تک یہ رسائی کسی مخلوق تک رسائی کی مانند نہیں ہے بلکہ اس کی طرز اور نوعیت بالکل الگ صورت کی ہے کیونکہ

لیس کمثلہ شیءٌ

یعنی اس کائنات میں اللہ کی مثل کوئی چیز نہیں بلکہ وہ دوسری طرح سمیع و بصیر و صانع اور عالم غیرب و حاضر ہے، اس طرح کہ اُسے کسی مخلوق سے تشبیہ نہیں دی جا سکتی۔ وصول الی اللہ کی حالت سے صرف اہل وصول یعنی اولیا اللہ ہی باخبر اور آشنا ہیں۔ ایسے تمام لوگ جن کو یہ مرتبہ وعشق حاصل نہیں ہوا وہ اس قرب اور اسکی روحانی اور باطنی کیفیت کا ہرگز اندازہ نہیں کر سکتے۔ یوں بھی ہر واصل باللہ اپنے رتبہ قرب میں دوسرے سے الگ اور جداگانہ ہے۔ اللہ پاک کے تمام اسرار اپنے انبیاء اور اولیا کے مابین یوں جدا ہیں کہ ایک کے رازوں سے اللہ کے سوا کوئی آشنا نہیں حتیٰ کہ عالم روحانیت میں بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک مرید جو ذاتِ حق کے بھید جانتا ہے اسکا شیخ (پیر) بھی بے خبر ہوتا ہے۔ اسی طرح مرید بھی اپنے شیخ کے راز سے واقف نہیں ہوتا جو اس نے روحانی و باطنی فروغ اور ارتقا کے سبب پائے ہیں باوجود اس کے کہ منازل طے کرتے ہوئے وہ اپنے شیخ کے مقام کی چوکھٹ کو جا پہنچا ہو۔ جب مرید اپنے شیخ کی حالت و کیفیت تک پہنچ جاتا ہے تو اسے شیخ سے جدا کر کے خود اللہ پاک اسکا ولی و نگہبان ہو جاتا ہے۔ پھر باری تعالیٰ اُسے تمام مخلوق سے بھی جدا کر لیتا ہے اسے بالکل اسی طرح جیسے ایک شیر خوار بچے کو ایک خاص

Marfat.com

معیاد کے بعد دایہ سے الگ کرلیا جاتا ہے۔ اسی طرح اس کے دیگر مخلوقات سے تمام تعلقات بھی قطع ہو جاتے ہیں۔ پس مرید اس وقت تک مرید کہلاتا ہے۔ جب تک اس میں خواہش وارادہ ہو اور اسے نفسیانی عیب کو فناہ کرنے کے لیئے شیخ کی ضرورت ہے۔ اس خواہش وارادہ کے نیست و نابود ہو جانے کے بعد شیخ کی ضرورت باقی نہیں رہتی کیونکہ اب مرید تمام نفسانی اور سفلی کدورتوں سے آزاد ہو چکا۔ جن سے نجات کے لئے حق نے شیخ کو مامور کر رکھا تھا۔ اب اسکا رہنما، حامی و ناصر اور ہادی اللہ باری تعالیٰ ہے جس کی تجلیات اور انوار سے نکل کر وہ جہالت کی ظلمت کی طرف جا ہی نہیں سکتا۔ پس جب تو واصل باللہ ہو جائے تو غیر اللہ سے بے غرض اور ہر خوف سے آزاد ہو جا۔ اور ہر نفع نقصان اور خوف ورجا میں اسکے سوا کسی اور کو موجود نہ مان، اسی سے ڈر اور اپنی تمام حاجات اُسی سے طلب کر، اُسی سے اُمید کرم و مغفرت رکھ، ہر لمحہ اسی کی ذات پر بھروسہ کر، ایسا ہو جانے پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے اللہ پاک کے امر و فعل پر نظر جمائے رکھ۔ دنیا عقبیٰ میں مخلوق سے قطع تعلق کر لے تیرے دل و دماغ اور ذوق و شوق کا محور و مرکز محض اسی کی ذات ہو۔

تمام مخلوق کو خالق کے سامنے اس طرح عاجز و بے جان سمجھ جیسے ایک غلام ایک وسیع و عریض سلطنت و عظمت و سطوت کے مالک شدید قاہر سلطان کی حراست میں آگیا ہو۔ یہ جان لینے کے بعد خالق کے اختیارات کو مخلوق کے سپرد مت کر اور نہ اس سے وہ توقعات وابستہ کر جو محض خالق سے وابستہ کی جاسکتی ہیں۔ پناہ مانگ اللہ کی توحید کو قبول کرنے کے بعد مشرک ہونے سے، قرب پانے کے بعد اس سے دوری سے اور ہدائت پالینے کے بعد ضلالت سے اور ایمان کے بعد کفر سے۔ یہ دنیا تو اس بڑی نہر کی طرح ہے جس میں ہر گذرتے دن کے ساتھ اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ یہ بہتا پانی اولادِ آدم کے لیے لذات و شہوات ہیں جو اُن کے طبائع پر مسلط ہیں لیکن یہ لذات و شہوات آفتوں کی بھنڈار ہیں۔ جب بھی کوئی ذی عقل اور صاحب بصیرت آخرت کی نعمتوں کو سامنے رکھ کر ان دنیاوی لذات کو دیکھے گا تو عبرت پائے گا۔ اگر اس میں ایمان کا نور ہے تو جان لے گا کہ حقیقت میں مستقل قابل بھروسہ زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے جیسے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

Marfat.com

"اگر کوئی عیش ہے تو صرف آخرت کا عیش ہے"

اور یہ عیش متقی مومنین کے لیے ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا

"دنیا مومن کے لیئے قید خانہ اور کافر کے لیے بہشت"

نیز فرمایا کہ متقی اور پرہیزگار شخص پر اللہ کی جانب سے ایک لگام چڑھائی گئی ہوتی ہے یعنی وہ شریعت کی پابندی کے لیئے سختی سے مکلف ہے۔ ان دلائل اور شواہد کے بعد دنیاوی لذات سے کیونکر وابستگی اختیار کی جاسکتی ہے۔

پس بندے کے لئے ساری آسانیوں، راحتوں سے بہتر یہ ہے کہ وہ مخلوقات سے قطع تعلق ہوکر اللہ پاک کی طرف راجع ہو، اسی سے تعلق قائم رکھے اور اسکے ارادوں کے ساتھ عاجزی اختیار کرے۔ ایسا کرنے پر تو دنیا کے تمام شرکیہ بندھنوں سے آزاد ہو جائیگا اور اسی وقت تیری ہستی میں مالک حقیقی کے فضل وکرم اور عظمت جلال کے باد صرف ایسا وقار واثر آجائے گا جس کی مثال نفس کے بندگان میں ممکن نہیں۔

Marfat.com

18۔ مشیت الٰہی کے خلاف شکوہ

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا

ہم تجھے اس بات کی تاکید کرتے ہیں کہ جو امور تیرے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے ظہور میں آئیں، ان کے خلاف ہرگز کسی کے سامنے شکایت نہ کر اور جو بھی سلوک اللہ پاک نے تیرے ساتھ اختیار کیا ہو اس فعل کے سبب مخلوق میں اسے قصور وار نہ ٹھہرا۔ اگر کسی بھی زمانے میں تو مصائب، تکالیف میں مبتلا رہا ہو تو تجھے یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ ہر مصیبت کے بعد راحت وآرام اور ہر غم والم کے بعد مسرت وشادمانی بھی اللہ پاک کی جانب سے بھیجی جاتی ہے۔ جس طرح اس نے اپنے پاک کلام میں ارشاد کیا۔

"بلاشبہ مصیبت کے بعد راحت ہے"

اللہ پاک کی نعمتیں بے حد وسیع و بسیط ہیں۔ اس قدر زیادہ کہ انسان ان کا شمار نہیں کر سکتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اگر تم حق تعالیٰ کی نعمتیں شمار کرنا بھی چاہو تو ہرگز نہ کر سکو گے۔ پس جب اللہ پاک کی اسقدر نعمتیں مقدر کی گئی ہیں تو تیرے لیئے ان کا احاطہ ممکن نہیں۔ تجھے اس کی رحمت وبخشش سے ہرگز مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ تجھے خالق سے ہٹ کر مخلوق سے کسی قسم کا باطنی رابطہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ تیری محبت اس تک محدود ہو اور ہر حاجت کے لیئے اسی کے حضور عرض کر۔ کوئی گلہ شکوہ بھی ہو تو صرف اسی کو پیش کر کیونکہ دنیا میں پیش آنے والے تمام واقعات وعوامل صرف اور صرف اسی کے اذن اور حکم سے ظہور پاتے ہیں۔ جس چیز کو اللہ پاک نے مقدم کر دیا ہو اسکو موخر کرنے ولا کوئی نہیں اور جس چیز کو اس نے موخر کر دیا ہو اسکو مقدم کرنا کسی کے بس میں نہیں۔ اس نے اپنے کلام میں ارشاد فرمایا

"اگر تجھے اللہ کی جانب سے کوئی نقصان پہنچے تو اس کی ذات کے سوا اسکا ازالہ کرنے والا کوئی نہیں اگر وہ تیرے ساتھ کسی بھلائی کا ارادہ کرلے تو کوئی نہیں جو تجھے اس کے فضل وکرم سے محروم کر دے")

Marfat.com

اگر تو اللہ پاک کی عطا کردہ نعمتیں پا کر بھی ناشکری کرے اور اللہ کا شکوہ کرتا ہے تو ظاہر ہے تو کفران نعمت کا مرتکب ہوا اور اگر تو نے اس کی سابقہ نعمتوں کو معمولی اور ذلیل تصور کیا تو ایسی صورت میں اللہ پاک تجھ پر غضبناک ہوگا اور تو سزا کا حقدار ہوگا۔

پس تو تقدیر کے معاملات اور حالات پر شکوہ شکائت نہ کر اور مشیت ایزدی کے خلاف واویلا نہ کر کیونکہ بے شمار مصائب اللہ پاک کی جانب سے اپنے پروردگار سے شکائت پر نازل ہوتے ہیں۔ میرے لیئے یہ بات حیرت کا سبب ہے کہ تو ایسے پروردگار کی شکائت کرتا ہے جو ارحم الراحمین، خیرالحاکمین، فیاض و مہربان اور بندوں پر حد درجہ رحمت و بخشش فرمانے والا ہے۔ وہ والدین سے زیادہ شفقت فرمانے والا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"وہ اپنے بندوں پر والدین سے بھی زیادہ مہربان ہے"

پس انہی وجوہ کی بنا پر تیری زندگی میں جو بھی مصائب پیش آئیں، اللہ پاک کے ادب و احترام کو ملحوظ خاطر رکھ کر صبر و تحمل اختیار کر اور اپنے گناہوں پر معافی کا طلبگار و خواستگار ہو کیونکہ توبہ کرنا اور اپنے گناہوں پر معافی طلب کرنا اور مشکل کشائی فرمانا اس کے دستور میں ہے۔ اپنی رضا کو اللہ کی رضا میں فنا کر دے اور ایسے تمام واقعات وعوامل جو تجھے بظاہر ناپسند اور مکروہ نظر آئیں، ان کے بارے میں اپنی زبان کو بند رکھ، کیا یہ اللہ کا فرمان نہیں ہے کہ

"اے مسلمانو! تم پر جہاد فرض کیا گیا، اگرچہ تمہیں وہ ناگوار ہی کیوں نہ محسوس ہو"

عین ممکن ہے جو بظاہر تمہیں ناگوار اور ناپسند ہے حقیقت میں وہ تمہارے لیئے بے حد فائدہ مند ہو اور عین ممکن ہے جس چیز کو تم بہت پسند کرتے ہو، حقیقت میں تمہارے لئے انتہائی نقصان دہ ہو۔ پس اللہ پاک حقیقتوں کو بہت خوب جانتا ہے مگر تم نہیں جانتے۔ اللہ پاک اس شکوہ وشکائت کے سبب تجھے اسرار کے علم اور ثمرات سے دور کر دے گا۔ لہٰذا تو کسی بات کی نہ تو شکائت کر اور نہ ہی کسی چیز کو برا بھلا کہہ بلکہ تو شرع کی پیروری اختیار کر۔ سلوک کے راستے کا پہلا قدم تقوی اور دوسرا قدم حالات ولائت ہے۔ جب

Marfat.com

تک مکمل تقوی اختیار نہ کیا جائے، ولائت کی تحصیل ممکن نہیں۔ پس تو ہمیشہ افعال الٰہیہ کے ساتھ رضامندی اختیار کر اور تسلیم و رضا کو اختیار کر کے، ابدالیت، غوثیت اور صدیقیت میں فنا ہو جا۔ کیونکہ طریقت و حقیقت میں یہی سب سے اعلیٰ مقام ہے جب تو یہ مذہب اختیار کرے گا تو اللہ پاک تیری تقدیر کو پھیر کر تیری زندگی کو پر سکون اور بارآور کر دے گا۔ پھر اگر کوئی شر تیرے لیے مقدر بھی تھا تو یہ تیری حفاظت فرمائے گا اور اس کو تجھ پر اثر انداز نہ ہونے دے گا۔ جس طرح ایک تاریک شب کے بعد ایک روشن دن نمودار ہوتا ہے اور دنیا کا ہر کونا روشن و جگمگا اٹھتا ہے، تیرے پاس یہ کتنی عمدہ مثال ہے جس سے تو سبق سیکھ۔ انسانی نفس تو طرح طرح کے گناہوں سے لتھڑا پڑا ہے اور وہ اللہ پاک کا قرب حاصل کرنے کی صلاحیت سے اس وقت تک محروم ہے جب تک وہ فسق و فجور اور شرکت کی غلاظت سے بالکل آزاد اور پاک نہ ہو جائے۔ شریعت کی رو سے بھی مصائب انسان کے گناہوں کا کفارا ہیں۔ جن کے سبب اس میں روحانی و باطنی الائشوں سے پاکیزگی میسر آتی ہے اور وہ دل و دماغ میں توحید و معرفت کی تجلیات پیدا کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''ایک دن کا بخار مومن کے سال بھر کے گناہوں کا کفارا ہے''

Marfat.com

19۔ایمان کے درجات

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا

اگر تو اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے لگے تو جان لے کہ تیرا ایمان بہت کمزور ہے ورنہ اللہ پاک اپنے ان وعدوں کی ہرگز خلاف ورزی نہیں کرتا جو اس نے مومن سے اپنی اطاعت کی شرط سے مشروط کر رکھے ہیں۔ جونہی یہ ایمان اور یقین تیرے دل میں بیٹھ گیا اللہ پاک تجھ سے اس طرح مخاطب ہوگا۔

"تو آج کے دن سے ہمارا محبوب و مقرب ہے اور ہماری رحمتیں ہمیشہ تیرے استقبال میں ہوں گی"

۔یہ ارشاد بار بار ہوگا اور تجھے خدا کے برگزیدہ بندوں میں شامل کرلیا جائیگا۔ پھر ایمان کی حالت میں تیرا کوئی ذاتی مطلب اور ارادہ باقی نہیں رہیگا اور تو ارادہ الٰہی کی موافقت میں روحانی سرور پائے گا۔ اب تو شرک کی تمام آلائشوں سے محفوظ ہو کر دوسری تمام اشیاء سے بے رغبت اور بے نیاز ہوگا۔ اب مالک کی جانب سے تجھے تسلیم و رضا کا رتبہ عطا کیا جائیگا اور اسکی خوشنودی اور حمائت کا تجھ سے وعدہ کیا جائیگا۔ اللہ پاک کی تمام ظاہری و باطنی نعمتیں تجھ پر بیکراں کر دی جائیں گی۔ پھر تجھ پر اللہ کے کلام کے علوم و رموز تیری چشم بصیرت پر کھول دیئے جائیں گے۔ جن کی روشنی میں تو ذات اور صفات کا مشاہدہ کرے گا۔ پھر تجھ پر اللہ پاک کے ایک وعدے سے دوسرے وعدے کی جانب انتقال کے مدارج تجھ پر کھولے جائیں گے۔ تیرے باطن کی روشنی بڑھادی جائے گی اور تجھے اللہ پاک کی جانب سے شرح صدر عطا کیا جائے گا۔ تیرے کلام میں حکمت عطا کی جائے گی اور پھر تجھے دین و دنیا میں تمام مخلوقات اور جن و انس سے محترم مقام عطا کیا جائیگا کیونکہ تو نے اپنی اطاعت سے ساری مخلوق کو تابع کرلیا ہے۔ اللہ کی محبت مخلوق کی محبت کا سبب ہے اور اس کے قہر سے مخلوق بغض اختیار کرتی ہے۔ پھر وہ تمام ایسی اشیاء جو دنیا میں تیری آرزو و خواہش پر تجھے میسر نہیں آئیں۔ ان کا بہتر معاوضہ تجھے آخرت میں ادا کیا جائیگا۔ تو اللہ پاک کا قرب

Marfat.com

پائے گا اور جنت کی ساری اعلیٰ نعمتیں تجھے عطا کی جائیں گی۔

اگر تو نے فانی دنیا میں رہتے ہوئے نفس کی لذتوں وشہوتوں سے کنارا کیا اور صرف اپنے معبود برحق کو اپنا مقصود بنایا تو، توحید کے جذبہ کی برکت کے سبب اللہ پاک تجھے دنیا میں بھی اپنی جائز اور حلال نعمتوں سے مالا مال فرمائے گا اور آخرت میں تجھے موحدین اور صالحین میں شامل کر کے تیرے درجات کو بلند فرمائے گا۔ جیسے پہلے بیان ہوا۔

Marfat.com

20۔ مشتبہ چیزوں کا چھوڑنا

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے کہ

''جو چیز تجھے حلال یا حرام ہونے کا اعتبار سے مشکوک و مشتبہ معلوم ہو، اسے چھوڑ دے''

پس یہ ضابطہ یقیناً حلال رزق کو اختیار کرنے اور حرام سے بچنے کے لیئے انتہائی اہم اور قابلِ تقلید ہے۔ ضروری یہ ہے کہ ہر وہ شے جس کی حرمت کے بارے میں تیرا دل تذبذب اور بے اطمینانی کا شکار ہو اسے تیرے نزدیک ایسا ہی ہونا چاہئے جیسے وہ سرے سے موجود ہی نہیں ہے۔ ان حالات میں تو اپنے پروردگار کی جانب رجوع کر اور اپنے لئے حلال رزق کی طلب کر۔ اس آیت مبارکہ میں تنگی کے بعد کشادگی عطا کرنے میں اللہ پاک کا وعدہ سچا ہے اور اسے اس بات کی ضرورت نہیں کہ اُسے یہ وعدہ یاد دلایا جائے۔ وہ تیرے حال سے بھی باخبر ہے، وہ تو ایسا پروردگار ہے جو فاسقین، منافقین اور کفار کو بھی رزق بہم پہنچاتا ہے تو پھر مالک کو ایک ماننے والے مومن سے وہ کس طرح بے خبر رہ سکتا ہے۔ بیان کی گئی حدیث شریف میں

دَعْ مَا یرِیبُك

کے معنی یہ ہیں کہ مخلوق کے صدقات و عطیات کی خواہش نہ رکھی جائے اور نہ ہی ان سے خوفزدہ ہوا جائے کیونکہ یہ بھی شرک میں شامل ہے اور شرک سے زیادہ مکروہ اور مشتبہ شئے اور کوئی نہیں۔

تو مالک نے فضل و کرم پر بھروسہ قائم رکھ کیونکہ اسکا عطا کردہ رزق تجھ تک ہر حال میں پہنچے گا پس تیری توجہ اور طلب اسی کی جانب رہے کیونکہ تجھے عطا کرنے والا اکیلا وہی ہے اور وہی تیرا پروردگار اور خالق ہے۔ اسی کے ہاتھ میں بادشاہوں کی پیشانیاں ہیں اور اُسی کے قبضہ میں مخلوق کے اجسام اور قلوب ہیں۔ مخلوق کے پاس جو کچھ بھی ہے، صرف اسی کا عطا کردہ ہے اور تجھے فراہم کئے جانے والے رزق میں

Marfat.com

لوگوں کے عملیات بھی اسی کے حکم اور تحریک سے ہیں۔

اللہ پاک نے اپنے پاک کلام میں ارشاد فرمایا

"اللہ سے اس کے فضل و کرم کو طلب کیا کرو"

مزید ارشاد فرمایا

"اللہ کے سوا جنہیں تم پکارتے ہو، وہ تمہارے رزق کے مالک اور مختیار نہیں ہیں"

پس اپنا رزق اسی ایک رب سے مانگو، اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر بجالاؤ۔ ارشاد فرمایا

"اے نبی! جب میرے بندے آپؐ سے میرے متعلق دریافت کریں تو کہہ دیں کہ میں ان کی دعا قبول کرتا ہوں"

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا

"مجھ سے دعا کرو، میں تمہاری دعا قبول کرونگا"

مزید ارشاد فرمایا

"اللہ تعالیٰ تمہارا حقیقی رازق ہے، وہ صاحب قوت و توانا ہے"

ایک اور آیت میں ارشاد فرمایا

"اللہ جسے چاہتا ہے، رزق بے حد و حساب عطا فرماتا ہے"

Marfat.com

21۔خیروشراورابلیس

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا

ایک دفعہ میں نے خواب میں راندہ درگاہ خداوندی، ملعون ابلیس کو دیکھا اور اسے مارنے کا ارادہ کیا۔ لیکن وہ کہنے لگا آپ مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہیں، میرا قصور کیا ہے۔ اگر میری تقدیر میں مشیت الٰہی کے سبب شر تھا تو مجھ میں اسے خیر میں بدلنے اور منقلب کرنے کی قوت و توفیق نہیں تھی۔ اگر میری تقدیر میں خیر تھی تو میں اُسے بھی شر میں بدلنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔

پس جب مشیت الٰہی کے سبب میں بے بس اور عاجز ہوا تو مجھ پر کسی قسم کا تشدد یا لعنت و ملامت کس طرح جائز ہوسکتا ہے۔ میں نے دیکھ کہ اسکی شکل مخوق جیسی تھی اور وہ سست و نرم کلام تھا۔ اسکا چہرہ لمبوترا، ناک لمبی، اور ٹھوڑی کے نیچے بال] اسکی صورت نادم اور حقیر سی تھی، ایک خادم و حقیر شخص میرے روبرو مسکرا رہا تھا۔ میں نے یہ خواب بارہ ذی الحجہ ۴۹۱ھ میں دیکھا تھا۔

Marfat.com

22۔ ابتلا باندازۂ ایمان

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا

اللہ پاک کا یہ رویہ رہا ہے کہ وہ اپنے مومن بندے پر اسکے ایمان کے مطابق مصیبت و آفت میں مبتلا کرتا ہے۔ بندہ مومن کا جسقدر ایمان قوی ہوگا، اسی قدر بڑی بلا اس پر نازل ہوگی۔ چنانچہ اگر ایمان کے درجات کے اعتبار سے غور کیا جائے تو ایک رسول پر نبی کی نسبت بڑی بلا نازل کی جاتی ہے کیونکہ ایمان کے اعتبار سے رسول کا درجہ نبی سے بڑا ہے۔ اسی طرح ایک ابدال کی نسبت نبی پر بڑی بلا ہے کیونکہ ابدال کی نسبت نبی کا ایمان زیادہ پختہ اور طاقتور ہوتا ہے اسی طرح ابدال کی بلا ایک ولی کی بلا سے بڑی ہوتی ہے اسی طرح نیچے کے درجات میں بلا میں کمی واقع ہوتی جاتی ہے۔ ایک عام بندہ مومن اپنی پختگی ایمان و یقین کے مطابق گرفتارِ بلا کیا جاتا ہے۔ ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ

"انبیاء کے گروہ پر سب سے زیادہ مصیبت و بلا نازل ہوتی ہے۔
انبیاء کے بعد درجہ بہ درجہ مخلوق گرفتار بلا کی جاتی ہے"

یہی وجہ ہے کہ اللہ پاک سادات کرام کو ہمیشہ گرفتار مصیبت رکھتا ہے تاکہ وہ ہر وقت اللہ پاک کے قرب اور حضوری میں رہیں۔ مشاہدہ حق سے گریز نہ کریں اور نہ دور ہوں کیونکہ وہ اللہ پاک کو زیادہ محبوب ہیں اور محبت اپنے محبوب سے دوری ہرگز برداشت نہیں کر سکتا۔ پس بلا ان کو اللہ پاک سے غافل اور دور نہیں ہونے دیتی اور ان کے قلوب کو اہل حق میں شامل رکھتی ہے۔ ایسی حالت میں ان سے نفسانی خواہشات محو رہتی ہیں۔ اور ان کی توجہ غیر اللہ کی جانب نہیں رہتی۔ وہ حق و باطل کی واضح تمیز کر لیتے ہیں۔ اور کبھی آفات نفس میں مبتلا نہیں ہوتے۔ وہ حق کے وعدے پر مطمئن اور پرسکون رہتے ہیں اور ہر حال و وقت میں صبر و شکر سے اللہ کی رضا پر راضی رہتے ہیں۔ اسطرح وہ خلق خدا کے شر سے دور اور محفوظ رہتے ہیں۔ اس تعلق باللہ سے ان کے قلوب محکم و توانا رہتے ہیں ان قلوب کو دوسرے جسمانی اعضا پر حکومت اور تسلط حاصل ہوتا ہے۔ پس اسی راضی بہ رضا رہنے ان کی توفیق عمل مزید بڑھا دی جاتی ہے اور ان کے

Marfat.com

درجات بلند ہوتے چلے جاتے ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

"اگر تم میرا شکر بجالاؤ گے تو میں تمہیں مزید دوں گا"

جب نفس صرف ہوس کا اتباع کرے گا اور لذات میں رغبت کرے گا تو مومن اتباع اوامر الٰہی سے کوسوں دور ہو جائے گا اور اس پر غفلت اور مصیبت طاری ہو جائے گی۔ کچھ ایسی ہی حالت میں اللہ پاک اسے صراط مستقیم پر لانے اور اپنی جانب رجوع وراغب کرنے کے لیئے اس پر آفات اور بلائیں بھیجتا ہے جن سے اس کے قلب وباطن کی فی الفور اصلاح ہو جاتی ہے۔بعض اوقات یہ رہنمائی اللہ پاک الہام اور القاء کے ذریعہ بھی بہم پہنچاتا ہے اور اللہ پاک اس کے قلب کو اپنے انوار اور تجلیات سے روشن اور بابرکت فرما کر اس کے نفس کو تمام فتنوں سے محفوظ کر دیتا ہے۔پھر اس بندۂ مومن کو اپنے قرب اور معرفت سے سرفراز و فیضیاب فرماتا ہے۔پس تیرے لیئے میری تلقین یہ ہے کہ اپنے نفس کے اتباع میں اپنے لیئے مصائب وبلیات کا سامان مہیا نہ کر بلکہ اوامر الٰہی کی پیروی کرتے ہوئے ذکر وتسبیح سے اللہ پاک کی تائید ونصرت حاصل کرتا کہ دنیا میں فلاح اور بہبود کا سبب ہو۔

Marfat.com

23۔احکام ومشیت الٰہی سے موافقت کر

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا

جو کچھ بھی تجھے اللہ پاک کی جانب سے

عطا کیا جائے اس پر صبر وشکر اور قناعت اختیار کر۔کفران نعمت نہ کر کہ یہ اللہ کے غضب کا سبب ہے۔نعمت کا شکر ادا کرنے کا ادنیٰ ترین فائدہ یہ ہے کہ اس کی وجہ سے تیرے رزق میں اضافہ اور صحت و عافیت حاصل ہوتی ہے۔اس کی وجہ سے دنیا وآخرت پر سختیاں دور کردی جاتی ہیں۔پس یاد رکھ تو کل اللہ اختیار کر کے طلب اور جستجو ترک کرنے کے باوجود رزاق تجھے تیری ضروریات اور رزق ضرور بہم پہنچائے گا پس صبر وشکر کے اختیار سے اپنے ذاتی اطمینان کو ہرگز کسی بنا پر برباد نہ ہونے دے۔تیرا ہر عمل ہر حرکت اور ٹھہراؤ صرف حکم ربی کے تحت ہو ورنہ تجھے فاسقوں اور نفس کے گرفتاروں میں شامل کردیا جائیگا۔جو اپنی ذات اور دوسری مخلوق پر ستم کرتے رہتے ہیں۔باری تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

"اسطرح ہم کفر کے سبب بعض ظالموں کو دوسرے ظالموں کے سپرد کر دیتے ہیں"

تیرے لیئے اطاعت وعبادت اس لیئے ضروری ہے کہ تو ایک ایسے شہنشاہ کے محل میں حاضر رہتا ہے جس کا حکم عظیم تر ہے۔جس کی شان و ہیبت شدید ہے۔جس کا لشکر جمال کیش اور سطوت جاری و ساری ہے۔جس کا فیصلہ اٹل و غالب ہے جس کا ملک غیر فانی اور ہمیشہ باقی ہے۔جس کا فرمان لازم اور علم وسیع و مکمل ہے جس کی حکمت بے کراں اور جس کا بدل ناممکن ہے جس کی تدبیر سے زمین وآسمان کی چھوٹی سے چھوٹی یا بڑی سے بڑی شے بھی انحراف وخلاف ورزی کی سکت نہیں رکھتی۔جب تو شرک کا ارتکاب کرے تو جان لے کہ وہ ظالموں سے بڑھ کر ظالم ہے کیونکہ کلام ربی میں فرمان ہے۔

"شرک سب سے بڑا ظلم ہے"

اسی لیئے اس نے شرک کو نا قابل معافی جرم قرار دے کر صاف صاف ارشاد فرمایا کہ

Marfat.com

''اللہ پاک اپنے ساتھ شرک کرنے کا گناہ ہرگز معاف نہیں فرمائے
البتہ شرک کے علاوہ وہ جن گناہوں کو چاہے گا معاف فرما دے گا''

پس تجھے چاہیئے کہ اپنی تمام تر کوشش اور احتیاط کیساتھ شرک خفی اور شرک جلی سے دور رہ۔ سوتے جاگتے، ہر جگہ ہر حالت میں اپنے قول و فعل میں شرک سے پناہ اختیار کر۔ ظاہری و باطنی گناہوں سے گریز کر اور اپنے مالک پروردگار کی طرف نہایت عجز و انکسار سے رجوع کر۔ اس سے فرار اختیار نہ کر اور نہ ہی اسکے احکام میں کسی قسم کی بحث و مباحثہ اور تصرف کر۔ دو نہ وہ تجھے عقوبت میں ڈال دے گا۔ اس سے غفلت کرے گا تو وہ بھی تجھے فراموش کر دے گا۔ مزید یہ کہ اس کے دین میں شرک نہ پیدا کر ورنہ وہ تجھ پر کڑا عذاب نازل کرے گا۔ تیرے دل کو تاریک اور تیرے ایمان کو سلب کر لے گا۔ یہ اس لیئے کہ نفس کا اتباع بذات خود بھی شرک ہے جس کا پھل دنیا و آخرت دونوں جہاں میں ذلت و رسوائی کے سوا کچھ نہیں۔ باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

''اے پیغمبر! کیا تو نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے''

Marfat.com

24۔ ماسوا اللہ، فساد ہے

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا

اللہ پاک کی نافرمانی سے گریز کر۔ انتہائی صدق اور اخلاص کے ساتھ اس کی اطاعت کا اہتمام کر، اپنے مالک کے حضور خشوع وخضوع اختیار کر۔ اسکی عبادت میں دونوں جہانوں میں سے کسی بھی چیز کی آرزو اور غرض شامل نہ کر ورنہ ایسی عبادت اللہ پاک کے حضور خالص نہیں رہے گی۔ اس بات میں کامل یقین اختیار کر کہ تو ظاہر و باطن ہر دونوں صورتوں میں محض اللہ کا بندہ ہے اور بندہ ہر طرف سے اپنے پروردگار کی ملکیت ہے پس تجھ پر لازم ہے کہ تو ہر لحہ اپنے معبود کے حضور مودب اور مطیع ہو۔ اللہ پاک نے دنیا میں اپنی مخلوقات کے لئے جو انداز سے مقرر کر رکھے ہیں ان میں کسی قسم کا ردوبدل یا کمی بیشی ممکن نہیں۔ پس اللہ پاک جس چیز کو تیرے لئے مقدر کر دیا، تجھے پسند ہو یا ناپسند ہر حال میں اپنے معین وقت پر تجھ کو پہنچ کر رہے گی۔ جو چیز تجھ سے جاتی رہے اس پر رنج وملال نہ کر اور جو چیز تجھے مہیا یا تیرے لیئے موجود ہو وہ تجھے ذکر الٰہی سے غافل نہ کر دے۔ وہ تمام اشیاء جو علم الٰہی میں تیرے لیئے مقدر کر دی گئی ہیں وہ کسی اور کو نہیں مل سکتیں۔ اس لیئے رزق کے معاملات میں تیرا کڑھنا اور پریشان ہونا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

پس اس گزرتے لمحے میں پوری محویت ویکسوئی کے ساتھ عبادت اور ذکر میں مصروف رہ اور غیر اللہ کی طرف اس قدر متوجہ یا رغبت نہ کر کہ شرک کا گمان ہو اللہ پاک نے اپنے کلام مقدسہ میں ارشاد کیا

> "اے پیغمبر! آپ ان چیزوں کو محویت اور رغبت سے نہ دیکھیں جو ہم نے کفار کو دے رکھی ہیں۔ وہ تو انہیں فتنوں میں مبتلا کرنے کو دی ہیں۔ آپؐ کے پروردگار کا عطا کردہ رزق بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے"

Marfat.com

پس اللہ پاک روحانیت اور شریعت کی جو ظاہری و باطنی نعمتیں تجھے عطا کر رکھی ہیں۔ان کے علاوہ سب اسباب شرک ہیں جن سے منع فرمادیا ہے اور اس ممانعت کے ساتھ ہی تجھ پر یہ بات کھول دی ہے کہ غیر اللہ کے ساتھ الجھنے سے تیرے اندر فتنے جنم لیں گے۔اسی لیئے اللہ پاک نے منافقین اور کفار کو طرح طرح کے فتنوں میں مبتلا کر رکھا ہے۔اللہ پاک کی عطا کردہ نعمتوں پر راضی اور شکر گزار رہنا ہی تیرے لیئے برکت اور سعادت کا سبب ہے۔لہٰذا تو صرف اپنے واحد معبود کی فرمانبرداری اور اطاعت سے ہی اپنے مقصود کو حاصل کرے گا جس سے دنیا و آخرت میں عزت و آبرو حاصل ہو گی۔تیرے درجات بلند کیئے جائیں گے۔اللہ پاک نے ارشاد فرمایا کہ کوئی نہیں جانتا کہ اس کے نیک اعمال کی جزا میں اسکی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والی کیا چیزیں محفوظ اور چھپا کر رکھی گئی ہیں۔پس تجھ پر لازم ہے کہ تو اپنے دنیاوی فرائض یعنی نماز، روزہ، حج اور زکواۃ اور کلمہ طیبہ کو پورے شعور کیساتھ جان لے۔پورے خلوص کیساتھ ان کی تعمیل کرے اور اللہ پاک کے منع کردہ گناہوں سے بچ کر رہے۔اللہ پاک کے نزدیک اس سے بڑھ کر محبوب اور برگزیدہ کوئی چیز نہیں۔اللہ پاک ہمیں اور تمہیں اپنی تائید اور نصرت کے سبب ان اعمال کی توفیق عطا فرمائے جو اس کو محبوب اور پسند ہیں اور جو دنیا و آخرت میں نجات اور فلاح کا سبب ہیں۔

Marfat.com

25۔ سب سے بڑی نعمت۔ ایمان

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا

زندگی کے کسی دور میں اگر حالات تیرے ساتھ مطابقت نہ کریں اور تو مصائب کا شکار ہو کر بے سکونی اور اضطراب کا شکار ہو تو اس بے صبری کی حالت میں شکوہ و شکائت نہ کر۔ اللہ نے تجھے نادار اور محتاج بنایا ہے۔ تجھے مصائب میں گرفتار کر دیا ہے اور غیروں کو عیش و آرام کے اسباب مہیا کر دیئے ہیں جبکہ ایک آدم اور حوا کی اولاد ہونے کے ناطے ہمارے ہم اللہ سے مساوی حقوق کے حقدار ہیں۔ ممکن ہے تیرے مصائب و آرام اللہ کی جانب سے تیرے درجات کی بلندی خوشحالی اور فارغ البالی سکون اور اطمینان کے لیئے ہو اور باری تعالیٰ تجھے ان مصائب کی وجہ سے ظاہری و باطنی ترقی عطا کرنا چاہتا ہو۔ تجھے ان میں مبتلا کرنے کی وجہ ممکن ہے یہ ہو کہ تیری خواہش ہے اور اللہ پاک کی برکت تجھے صبر و رضا کے ذریعے تیری پریشانیوں سے تجھکو نجات عطا کرنا چاہتا ہو۔ تیرے اندر محکم ایمان کا ہونا ایسے درخت کی مانند ہے جس کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں اور اسکی شاخیں پھل اور پھول لانے والی ہوتی ہیں۔ یہ شاخیں بلند ہو کر اپنے سائے کو دراز کرنے والی ہوتی ہیں۔ ایمان یہ درخت روز افزوں پھلنے پھولنے اور بڑھنے والا ہے۔ تیرے اس حال کی وجہ سے اللہ پاک نے تجھے دنیا و آخرت اور فلاح کا سبب بنایا تجھے ان نعمتوں سے سرفراز کیا جو کسی نے نہ دیکھیں نہ سنیں۔ اللہ پاک نے فرمایا۔

"کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کے نیک اعمال کی جزا کے طور پر اسکی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والی کیا کیا چیزیں محفوظ اور پوشیدہ رکھی گئی ہیں"

اس لئے ایسے تمام لوگ جو اللہ پاک کے احکام بجالاتے ہیں۔ مصیبت سے بچ جاتے ہیں وہ لوگ جو تمام معاملات میں اللہ کی بارگاہ میں تسلیم و رضا کو اختیار کرتے ہیں ان پر دنیا و آخرت کی سعادتیں مقدر کی جاتی ہیں اور ان کے دل سے اطمینان کبھی فنا نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس وہ لوگ جو اپنے مالک

Marfat.com

ومعبود سے غفلت اور روگردانی اختیار کر کے نفس دنیا کو اپنا معبود ومسجود بنا لیتے ہیں۔ ایسی شوریلی زمین کی مانند ہیں جس کو آبیاری کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی۔ جس سے کوئی درخت نہیں اگتا۔ کوئی پھل نہیں لگتا کوئی کھیت نہیں لہلہاتا۔ یہ انسان کی اپنی غفلت اور معصیت کا پھل ہے ورنہ اللہ پاک تو ہمیشہ اپنے بندے پر مشفق ومہربان ہے اور اسے مطمئن خوشحال اور شاداب دیکھنا چاہتا ہے۔

اس موضوع پر قرآن میں کئی آیات موجود ہیں جس میں ایمان محکم کو بندے کے لیے تمام تر دینی ودنیاوی سعادتوں کا منبع بنایا گیا ہے۔ پس اے حق پر قائم رہنے والے بندے، دنیاوی اسباب پر خوش رہنے والوں میں وہ تازگی اور توانائی نہیں جو تغیر جس سے اللہ پاک نے تیرے ایمان کو قائم کیا یہ تو ایک لازوال اور ہمیشہ قائم رہنے والی قوت ہے جو تغیر زمانہ سے نہیں بدل سکتے۔ اگر انسان کی زندگی کے درخت سے ایمان کا عنصر مٹ جائے وہ بالکل بنجر و برباد ہو جائیگا جس سے اسکی اپنی ذات یا بنی نوع انسان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ دنیا کی تمام انفرادی واجتماعی ترقیاں اور برکتیں بلاشک نعمت ایمان کا پھل ہیں۔ جو لوگ ایمان سے عاری ہیں، قرآن کے الفاظ میں وہ مرتد، منافق اور مغضوب ہیں اور دنیا وآخرت میں ذلیل وخوار ہونے والے ہیں۔

البتہ اللہ پاک اپنی ربانیت اور اعاعت اور نصرت کی بنا پر دنیا کے دوستوں اور غیروں کو بھی ایمان محکم اور صبر ورضا کی نعمتوں سے مالا مال فرما سکتا ہے انہیں اپنی بارگاہ کے مقرب بنا کر اولیا اللہ میں شامل کر سکتا ہے۔ جیسا کہ تاریخ بتاتی ہے کہ ایسے بھی لوگ تھے جو ہر وقت غیر اللہ میں محو مصروف رہے تھے، توحید کا عرفان ہونے پر یوں فنا فی اللہ ہوئے کہ پھر کبھی ایک ساعت کو بھی غیر اللہ کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔

اللہ پاک اپنی تائید ونصرت سے ہمارے ایمان کو محکم اور توانا بنائے اور ہمیں صراط مستقیم پر چلائے۔

Marfat.com

26۔صبر و رضا کے ذریعہ قرب الٰہی

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا

اپنے مالک حقیقی سے کامل رابطے اور عشق کے لیئے تُو مخلوقات سے مکمل قطع تعلق اختیار کر کے اپنے ضروریات و حاجات کے لیئے اپنے مالک حقیقی سے رجوع کر اور جان لے کہ ان سب کا بھیجنے والا وہی مالک ہے۔ضروری ہے کہ تمام شرک کے تمام اسباب سے بچ کر تیرا کام محض اسکی اطاعت اور اسکے ارادے کی تکمیل ہو۔اس سے تیرا دل نور سے روشن ہو جایگا اور پھر اسمیں غیر اللہ کے لئے کوئی گنجائش باقی نہ رہے گی۔ایسی حالت میں تو خود اپنے عقیدہ توحید کا نگہبان ہو جایگا اور پھر اس کائنات کی کوکوئی بھی چیز تیرے عقیدۂ توحید میں مخل ہونا چاہیئے تو خود اسے برباد اور نابود کر دے گا۔ایسی صورت میں تیری خواہشات نفس بھی تیرے خلاف نبرد آزمانہ ہوں گی اور تو مکمل سکون اور آرام سے اپنی زندگی بسر کر سکے گا۔ایسی حالت میں تیرے لیے اللہ کے کلام کے سوا کوئی چیز قابل سماعت نہ ہوگی اور ذات حق کے مشاہدہ کے علاوہ کوئی شے مشاہدے کے قابل نہ ہوگی۔پھر صرف احکام الٰہی کی پیروی ہی تیری اطاعت و پیروی ہوگی۔تیرا ہر قدم اور فعل اسی کی رضا کے تابع ہوگا اور تو اسکی تعمیل کے لیئے صرف صبر و استقامت سے کام لے گا۔

اس مرتبہ کے حاصل ہو جانے کے بعد خود اللہ پاک تیرے قلب کے یقین و ایمان کا محافظ ہو گا اور تجھ پر توحید اور حقیقت کی معرفت کے تمام رموز کھول دیئے جائیں گے۔تیرے ایمان اور عقیدے پر کوئی شیطان، نفس امارہ یا اوہام متاثر نہ ہوں گے۔اگر تیرا پروردگار یہ چاہے کہ خلق خدا تیرے علمی، باطنی اور روحانی فیضان اور برکتوں سے فیضیاب ہونے کے لیئے تیرے پاس جمع ہو اور تیری تعظیم بجالائے تو تیری خلق خدا میں مقبولیت کے باوجود وہ تجھے فخر و تکبر کے رزائل سے محفوظ رکھے گا۔ان حالات میں ایک حسین بیوی کا تیری جانب آنا اللہ کی طرف سے تیرا مقصود ہوگی۔جو اپنی ساری مالی ضروریات میں خود کفیل ہوگی۔تجھے اس کے اقربا کی طرف کوئی رنج نہیں پہنچے گا۔وہ تیری طبع کے مطابق مطیع و فرمانبردار ہوگی۔اللہ

Marfat.com

کی تائید سے وہ مکروفریب، بغض و کینہ غیظ و غضب خیانت واہانت سے تیرے حق میں بالکل پاک ہوگی۔ وہ خود اور اسکے تمام عزیز و اقارب تیرے فرمانبردار ہوں گے۔ اس زوجہ سے کوئی فرزند پیدا ہوگا تو وہ نیک ، راستبار، اطاعت گذار، اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگا کیونکہ اولاد کا متقی اور پارسا ہونا اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے۔

اللہ پاک نے حضرت زکریاؑ کی نسبت ارشاد فرمایا کہ

''ہم نے زکریاؑ کی بیوی کو اس کے لیئے نیک بنایا''

اور اللہ کے پاک کلام میں صالحین کی دعا کو اسطرح بیان فرمایا

''اے اللہ! ہماری بیویوں اور اولادوں کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا
اور ہمیں متقیوں کا پیشوا بنا دے''

حضرت زکریاؑ کی دعا اسطرح ہے

''اے پروردگار! مرے اس فرزند کو اپنا محبوب اور پسندیدہ بنا''

پس انہی آیات سے کی گئی دعائیں مقبول و مستجاب ہو جائیں گی کیونکہ ان دعاؤں کی افادیت اور برکات ایسے لوگوں کے اہل خانہ تک پہنچ کر رہتی ہیں۔ نیک بیوی اور متقی اولاد کی نعمت کے مستحق انبیاء کرام کے بعد صرف وہ لوگ ہیں جو اللہ کے علم کے مطابق اس مرتبہ کے اہل ہیں۔

ان کے علاوہ جو چیزیں تیرے لیئے دنیا میں متعین اور اس مقدر کر دی گئی ہیں۔ وہ تجھ کو ضرور مل کر رہیں گی ان کی نسبت تیری چاہت اور پریشانی بے معنیٰ ہے۔ ان کا حاصل ہونا تو مشیت الٰہی پر قائم ہے۔ ان حالات میں تیرا کام محض احکامات الٰہی کی بجا آوری ہے اس طریقہ کو اختیاد کرنے پر تجھے عظیم ثواب حاصل ہوگا اور تو اپنے دینی و دنیاوی معاملات میں بالکل روشن اور پاک ہوگا۔

پس ان نعمتوں کے حصول کے لیئے تجھے صبر و رضا، اور عجز و انکساری کو اپنی شعار بنانا چاہیے۔ اس کے اوامر کی پیروی کرنے اور اسکی کی منہیات سے اجتناب کر جس کی بدولت و برکت سے تجھے تمام مصائب اور مصائب سے محفوظ کر دیا جائیگا۔ اللہ پاک کی رحمت کاملہ تجھے ڈھانپ لے گی اور جہالت اور

Marfat.com

باطل کی تاریکیاں تجھ سے رفع کر دی جائیں گی۔ تجھ پر اسرار الٰہی کھول دیئے جائیں گے اور تیرا سینہ علم لدنی سے معمور و پرنور کر دیا جائیگا۔ تجھ سے غائبانہ کلام کیا جائیگا اور الہام کی زبان تجھ سے گفتگو کرے گی۔ تجھے تمام امورِ حق میں دلیر او قوی بنا دیا جائیگا اور تجھ کو مخاطب کر کے فرمایا جائیگا۔ کہ آج کے دن تجھے ہمارے دربار میں خاص قدر و منزلت سے نوازا گیا ہے اور تو ہماری ظاہری و باطنی نعمتوں کا امین ہے پس اسی حالت میں تو یوسف صدیق کے حال پر غور کر جبکہ اسے شاہِ مصر کی زبان میں مخاطب کیا گیا تھا۔ اگرچہ گفتگو کی زبان شاہ مصر کی لیکن حقیقتاً اس صاحب صدق و معرفت کی زبان میں خطاب کرنے والا باری تعالیٰ تھا۔ پس حضرت یوسفؑ کو ان کی صداقت، دیانت اور تقویٰ کے سبب بظاہر مصر کی سلطنت اور باطنی سبب سے علم و معرفت کی اقلیم کی سیادت و قیادت عطا کی گئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوا

> ''ہم نے اسی طرح یوسفؑ کو اپنی زمین میں قدرت و حکومت عطا کی
> کہ جہاں وہ چاہتے تھے، قیام اختیار کرتے تھے''

اور ان کی باطنی صفات کی نسبت ارشاد ہوا

> ''ہم نے یوسفؑ کو صراطِ مستقیم پر ثابت قدم رکھا تا کہ ان سے خواہش
> و معاصی کو قریب نہ آنے دیں۔ بے شک یوسفؑ ہمارے مخلص
> بندوں میں سے تھے''

پاس اے صدق و ایمان کے بندے جب تجھ سے اس انداز میں خطاب کیا جائے تو تجھے اعلیٰ ترین علم یعنی علم توحید اور علم ذات و صفات عطا کیا جائے گا اور اس نعمت عظمیٰ پر تمام ملائکہ و انسان تجھے مبارکباد دیں گے اور پھر تجھے اذن الٰہی سے کئی امور کو عدم سے وجود میں لانے کی توفیق اور صلاحیت عطا کی جائے گی۔ اس حضورِ خداوندی کے سبب تجھے دنیا میں عزت اور قیادت حاصل ہوگی اور آخرت میں دیدار الٰہی سے مشرف ہوگا۔ جس کی کوئی غائت اور انتہا نہیں ہے۔

Marfat.com

27۔شر سے اجتناب اور راہِ خیر

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا

اگر دنیا میں خیر اور شر دونوں موجود ہیں اور انسان کے کردار و عمل میں ان کا ظہور ہوتا رہتا ہے۔لیکن کلام باری تعالیٰ کی متعدد آیات کے مطابق خیر کے تمام عوامل اللہ پاک جانب سے اور شر کے تمام عوامل شیطان اور نفس انسانی سے پیدا ہوتے ہیں۔پس ایسے تمام عوامل جو خیر سے متعلق ہیں مکمل طرح سے اللہ سے منسوب ہیں۔اس کی ذات میں نہ تو شر موجود ہے اور نہ ہی اس کی جانب سے بھیجا جاتا ہے۔یہ تو محض نفس امارہ کا پیدا کردہ ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

"تمہیں جو بھی نیکی پہنچتی ہے، وہ اللہ پاک کی جانب سے ہے اور جو بھی بدی تمہیں پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے نفس کی جانب سے ہے"

پس میری تم سے تاکید ہے کہ خیر یعنی توحید اور تقویٰ کا راستہ اختیار کرو اور شر گویا شرک اور فسق کا راستہ اور اصول ترک کر دو۔فرمایا اللہ پاک نے

"مرے بندو! تم جنت میں اعمال صالح کے عوض داخل ہو جاؤ"

سبحان اللہ۔یہ اس کی کسقدر رعائت ہے کہ اس کے بندے اپنے نیک اعمال کی وجہ سے جنت کے مستحق قرار پاتے ہیں حالانکہ تمام نیک اعمال اللہ پاک کی تائید اور نصرت کی وجہ سے انجام پاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"کوئی شخص بھی محض اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل نہ ہوگا"

جب آپؐ سے سوال کیا گیا کہ یارسول اللہ کیا آپؐ بھی نہیں تو ارشاد فرمایا

"نہیں میں بھی نہیں سوائے اس کے کہ اللہ کی رحمت مجھے ڈھانپ لے"

Marfat.com

حضرت بی بی عائشہؓ اس حدیث کی راوی ہیں۔ پس میری ہدائت ہے کہ سیدھا راستہ اختیار کرو۔ جب تم دستور شریعت اور احکام الٰہی کی تعمیل کرو گے تو اللہ پاک تمہیں شر اور اسکے تمام ذرائع سے محفوظ کردے گا اور تجھ پر سیدھی راہ کھول کر تجھ پر شریعت آسان کردی جائے گی۔ اس طرح تمام گناہوں سے بچالیا جائیگا۔ ارشاد ہے جو لوگ ہماری جستجو اور ہمیں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، ہم ان کے سیدھا راستہ آسان اور روشن کر دیتے ہیں۔ ان کی راہنمائی کرتے ہیں۔ اسی سبب حضرت یوسفؑ کے بارے میں ارشاد فرمایا

"ہم نے یوسف کو ہر قسم کی بدی اور فحش سے محفوظ رکھا کیونکہ وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے تھا"

اسی طرح ایک اور جگہ ارشاد فرمایا

"اگر تم ایمان لاؤ اور شکر ادا کرو تو اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کریگا"

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مومن اور شاکر بندے، دنیا میں مصیبتوں اور آفتوں سے محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ پس اللہ پاک کی شکر گذاری نعمت میں بڑھوتری کا سبب ہے۔ ارشاد فرمایا

"اگر تم شکر بجالاؤ گے تو ہم تمہیں زیادہ عطا کریں گے"

اے بندۂ مومن اگر تیرا نور دوزخ کی آگ کو بجھا دے گا تو پھر وہ دنیا میں مصائب و آلام کو کیوں دور نہیں کریگا۔ ہاں دنیا میں اللہ کے بعض محبوب اور برگزیدہ بندوں کو جو مصائب پیش آتے ہیں، ان میں اللہ پاک کا مقصود بندے کے یقین اور ایمان کو محکم کرنا ہوتا ہے تا کہ فاسد خیالات و اعمال سے ان کے ذہن کی تطہیر کی جائے اور اسکے ساتھ ہی اس ابتلا کیساتھ ان پر توحید الٰہی، اسرار حق اور باطنی اسرار کو کھول دیا جائے کیونکہ مومن کا قلب ہی اسکا مستقل گھر ہے۔ اس میں دو ہستیاں ہو ہی نہیں سکتیں۔ اگر اس قلب میں کسی دوسری ہستی کو جگہ دی جائے تو یہی شرک ہے جو تمام اعتقادی اور عملی خباشتوں کی جڑ ہے۔

دوسری جانب توحید ہی انسانی قلب اور تمام انسانی اعضاء جوارح کو اللہ پاک کے لیئے مخصوص کرکے اس کے سینے کو ساری کدورتوں سے پاک کرکے کامل اطمینان عطا کرتی ہے۔ جس شخص کی

Marfat.com

توحید جس قدر زیادہ قوی اور توانا ہوگی۔ اس قدر اسے اللہ پاک کی قربت حاصل ہوگی۔ اور وہ اسی قدر ذات وصفات الٰہی کے اسرار کے باخبر ہوگا۔ اس وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''میں اللہ تعالیٰ کو تم سب سے زیادہ پہچاننے والا ہوں اور تم سب زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں''

پس جو شخص پروردگار سے جتنا قریب ہوگا اس قدر اس سے خوف وخشیت رکھنے والا زیادہ مطیع وتابعدار ہوگا۔ قرب حق کے سبب بندے پر یہ اثر ہے کہ وہ اللہ پاک کی نعمتوں کا زیادہ احترام کرے اور زیادہ شکر بجالائے۔ اسکا التفات غیر اللہ کی جانب نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ طاعت حق کے سراسر خلاف اور کوتاہی ہے۔

یہی حکمت تھی جس کے سبب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج اور آنحضرتؐ کے اصحاب کو فسق وفحش سے بالکل محفوظ رکھا گیا کیونکہ وہ ایک ایسی مقدس ہستی کے قرب میں تھے۔ جس کے زیر اثر ہوتے ہوئے کسی فسق وفجور کا پیدا ہونا ہی ناممکن تھا اس صورتحال کے مطابق اس شخص کے روحانی وباطنی عروج وتقویٰ کا اندازہ کیا جاسکتا ہے جسے اللہ پاک کا قرب نصیب ہو۔ یہاں یہ واضح کردینا ضروری ہے کہ اللہ پاک کسی مخلوق کیساتھ تشبیہ سے بلند وبالاتر ہے۔

اسکا ارشاد ہے

''اللہ تعالیٰ کے لیے مثالیں ہرگز نہ دیا کرو اللہ کی مثل ومانند کوئی شے نہیں''

پس توحید کا واضح تقاضا ہے کہ اللہ پاک کو ذات وصفات میں یکتا اور بے مثل سمجھا جائے اور کسی حالت میں بھی اسے مخلوق کیساتھ شریک نہ کیا جائے۔

Marfat.com

28۔ موحد کی بشارتیں

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا

تجھے چاہیئے کہ اپنے نفس کی پیروی اور ہوس کے اتباع کے باوجود تو اللہ تعالیٰ کی بخشش، مدد، اور فتح کا طالب رہے۔ حالانکہ اسکی حمایت ونصرت کے لیئے توحید ہی بنیاد ہے۔ اللہ پاک ارشاد ہے

"کیا تو نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے اپنے نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے"

پس یہ روز روشن کی طرح واضح ہے کہ اللہ پاک کی نعمتوں اور نصرت وامانت کے لیئے تیرا موحد ہونا لازم ہے۔ جب تک تو شرک کے تمام ممکنہ دروازوں کو بند کر کے ظاہری اور باطنی طور پر اپنے واحد معبود کا تابع فرمان نہ ہو جائے دنیا اور آخرت میں فلاح نہیں پا سکتا۔ دنیا محض تیری خواہشات اور طول امل کا دوسرا نام ہے نفس کے اتباع سے اجتناب کرتے ہوئے مشیت الٰہی میں فنا ہو جانا ہی توحید ہے۔ اور توحید کے اثرات یہ ہیں کہ وہ تجھے عمل وعقیدے کی تمام کثافتوں سے پاک کر کے محبوب بارگاہ الٰہی کے طور پر مقام مقدسہ میں سرفرازی سے لا کھڑا کرتی ہے۔ جہاں تجھے یہ بشارت دی جاتی ہے کہ آج کے دن سے تو ہمارا خاص محبوب ومعتبر ہے جو صاحب قدرت وتمکین ہے۔

اس مقام پر سرفراز ہوتے ہی تجھ پر اللہ پاک کی رحمتیں اور نعمتیں وسیع وبے کنار کر دی جائیں گی۔ قرب الٰہی عطا کیا جائیگا اور اللہ پاک کی خوشنودی تیری شان اور اطمینان کا سبب ہوگا۔ اس دنیا میں یہ دستور ہے کہ یہاں کے تمام جمادات اپنی اصلی صورت میں آنے سے بہت ناقص اور مکدر ہوتے ہیں کیمیاوی عمل سے ان سے مٹی اور ریت کے ذرات جدا کیئے جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں یہ جمادات ایک عملی اور خالص صورت پاتے ہیں۔ پھر ان سے بڑے مفید کام لیئے جا سکتے ہیں۔ پس انسان کی بین ہی یہی صورت ہے کہ جب وہ بدعت اور شرک سے پاک ہو کر توہمات اور اتباع ہوس سے چھٹکارا پا لیتا ہے تو

Marfat.com

کامل ہو جاتا ہے جس سے اسکی اپنی ذات ہی نہیں بلکہ بنی نوع انسان بے اندازہ فوائد پاتے ہیں اس لیئے میں تجھے تاکید کرتا ہوں کہ تو بھی عمل وعقیدہ کی کدورتوں سے پاک ہو جا اور شرک وفسق کے ذرائع سے دور رہ جس پر تو ضرور بارگاہِ الٰہی کا مقرب ہو جائیگا۔ تجھے حکمت ومعرفت عطا کی جائے گی اور آخرت میں تجھے انبیاء اور صدیقین کے ساتھ احترام اور عزت کا مقام عطا کیا جائیگا۔

پس اللہ پاک کی اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کرتا کہ اسکی برکت کے سبب تجھے علم اور معرفت عطا کیئے جائیں جس سے تجھ پر اللہ کی عفو وبخشش وسیع ہوگی۔ اور اس حقیقت کو اچھی طرح جان لے کے تجھ پر جس قدر دنیاوی ظاہری وباطنی نعمتیں عطا کی جائیں گی اور آخرت میں جو بھی مقام تجھے عطا کیا جائیگا وہ سب تیرے توحید میں راسخ عقیدے کا ثمر ہوگا۔

Marfat.com

29۔توکل علی اللہ کا فقدان

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا

نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے کہ

"ہر فقر انسان کے لیئے کفر کا سبب بن سکتا ہے"

لہٰذا دنیاوی تغیرات کے سبب اللہ پاک کی ذات وصفات میں شکوک وشبہات کا دخل صرف ان لوگوں کا شیوہ ہے جن میں توکل اللہ کا جذبہ ناپید اور یقین وایمان بالکل کمزور ہے ورنہ ایک موحد اور راسخ العقیدہ مومن تو ہمیشہ مضبوط اور محکم یقین وایمان رکھتا ہے اور زمانے کے تغیرات اس پر اثر انداز نہیں ہوتے اس لیئے اللہ پاک نے ارشاد فرمایا

"جو شخص اللہ پر کامل توکل رکھتا ہے، اللہ اس کے لیئے کافی ہے"

ایک اور جگہ ارشاد ہے کہ توکل والوں کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اللہ پر توکل کیا کریں۔توکل والوں کو یہ خوشخبری ہے کہ

"جو شخص اللہ سے خائف رہتا ہے، اسکی اطاعت کرتا ہے، اللہ اس کے لیئے رزق کو نہایت وسیع وبسیط کر دیتا ہے اور اسے ایسے ذریعہ سے رزق بہم پہنچاتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا"

پس جس شخص کے ساتھ اللہ پاک نے لطف وکرم فرمایا اسے، مصائب وآلام سے نجات عطا کی اپنی نعمتیں اس پر کشادہ کیں، اس پر لازم ہے کہ وہ اپنا ایمان محکم رکھے، ہر لحہ اپنے پروردگار کا شکر گذار ہو اس کے برعکس وہ شخص جس کے ایمان میں ضعف، تذبذب اور شکوک وشبہات ہیں، وہ ان کی وجہ سے طرح طرح کے مصائب میں مبتلا رہتا ہے۔حدیث کے مطابق وہ دنیا میں کافر ومنکر ہو کر دنیا وآخرت میں پریشان اور ذلیل ہوتا ہے ایسے شخص کے بارے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

"قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب وذلت میں مبتلا ہونے والا شخص وہ ہوگا جو اپنے ضعف ایمان ویقین کی وجہ سے دنیا میں کافر رہا اور آخرت کا منکر رہا"

Marfat.com

پس کفر، غفلت اور فراموشی کا مبتلا شخص وہی ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی۔ اس لیئے میں تجھے تلقین کرتا ہوں کہ تو ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کر جن کا علم اور ایمان راسخ ہو۔ جو متوکل ہوں۔ وہی لوگ تیرے ظاہر و باطن کی کدورتوں سے تجھے پاک کر کے تیرے دل و دماغ میں توحید کو ہمیشہ کے لئے راسخ کر دیں گے اور انہی کے روحانی فیوض کے سبب تو دنیا و آخرت میں فلاح پائے گا۔

Marfat.com

30۔صبر وتحمل کا پھل

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا

میں حیران ہوں کہ تو اپنی جہالت کی بنا پر کہا کرتا ہے کہ میں کس وسیلہ وتدبیر سے اپنی مراد اور واحد مقصد کو حاصل کروں حالانکہ کلام اللہ میں صاف صاف لکھا ہے

''اللہ پاک ان لوگوں کے ساتھ جو صبر وتحمل سے کام لیتے ہیں اور اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں''

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے

''اے ایمان والو، صبر وتحمل اختیار کرو اور اللہ پاک سے حقیقی رابطہ پیدا کرو۔ اس سے خائف رہ کر نیک اعمال کی کوشش میں لگے رہو تا کہ نجات پاؤ''

پس اللہ کے کلام کی متعدد آیات سے ثابت ہے کہ صبر وتحمل ہی دنیا وآخرت میں فلاح و بہبود کا ذریعہ ہے اور اللہ پاک نے مومن کو اسی حکم کی تلقین فرمائی ہے کیونکہ انسانی زندگی میں خیر، سلامتی اور عافیت صرف صبر وتحمل پر استقامت سے ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''ایمان کے لیئے صبر بالکل اسی طرح ضروری ہے جس طرح جسم کے لیئے روح''

یہ بھی ارشاد فرمایا

''ہر عمل کا ثواب اس کی مقدار اور اندازے پر ہے لیکن صبر کا ثواب بے حد وحساب واندازہ ہے''

اسی لیئے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

''بے شک صبر کرنے والوں کو اسکا بہت بڑا اجر عطا کیا جائیگا''

پس جب تو شریعت کے دستور اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرتے ہوئے صبر وتحمل کو اختیار کریگا

Marfat.com

تو اللہ پاک تجھ سے مصائب دور کر دے گا اور تجھے اسقدر وسیع رزق عطا کرے گا جس کا اُس نے اپنی کتاب میں عہد کیا ہے۔

''جو شخص اللہ کی اطاعت اختیار کرتا ہے، اللہ پاک اس پر اپنی نعمتیں
وسیع کر دیتا ہے اور اسے ایسے ذریعہ سے رزق بہم پہنچاتا ہے جہاں
سے اسے اسکا گمان بھی نہیں ہوتا''

پس تو اپنی خوشحالی اور وسعت رزق کے لیئے صبر اور توکل کی راہ اختیار کر کیونکہ انبیاء اور صلحاء کی زندگیوں سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ پاک نے انہیں اسی صبر و تحمل کی بنا کر مصائب سے نجات بخشی اور اپنی نعمتیں ان پر دراز کر دیں، تمام اولیاء اللہ بھی صبر و تحمل پر قائم رہے اور اپنے مریدوں کو بھی اس کی تلقین و تاکید فرماتے رہے ہیں۔

اللہ پاک صبر اور احسان کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے پس اللہ کا کلام، احادیث مبارکہ اور سیرت اولیا کرام اس بات کی شاہد ہیں کہ صبر ہی سے دنیا و آخرت کی ہر سلامتی اور سعادت کی بنیاد ہے۔ صبر و تحمل سے ہی اسے بندۂ مومن نجات اور جنت کا حقدار بنتا ہے۔ اسی کے وسیلہ سے روحانی ترقی پا کر فرشتوں کے لیئے رشک کا سبب بنتا ہے۔ اسی کے لیئے ہی اللہ پاک کا قرب اور ہدایت ہے اور اس سبب سے اسکو ایسی عزت عطا ہے جسے کوئی چیز فنا نہیں کر سکتی۔

Marfat.com

31۔محبت اور بغض اللہ کے لئے

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا

ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ کسی سے محبت یا بغض محض اللہ کے لئے رکھے۔اس میں اس کے ذاتی جذبات یا نفس کا دخل نہ ہو۔اس اجمال کی تفسیر یہ ہے کہ تو ہر شخص کی سیرت،اعمال اور عقائد کا بغور مشاہدہ و مطالعہ کر۔اگر وہ توحید اور سنت رسول کے مطابق ہے تو اس سے تیرے لئے دوستی اور محبت رکھنا بالکل جائز ہے اور اللہ کی نظر میں قابل تعریف ہوگا۔لیکن اگر اسکے عقائد و اعمال،توحید اور سنت کے تقاضوں کے منافی ہیں تو ایسا شخص مشرک و فاسق ہے اب ایسے شخص کے لیئے تیرا بغض اور نفرت لازمی ہوگی ہے اور تجھے چاہیئے کہ تو اللہ کی رضا کی خاطر اس سے دور رہ۔دوسرے الفاظ میں ایک موحد اور متقی شخص سے تیری محبت ہو تو محض اللہ پاک کی خوشنودی کے سبب اور بالکل اسی طرح کسی مشرک و فاسق سے تیری نفرت،اعراض ہو تو وہ بھی اللہ پاک کی رضا کے لیئے۔تو کسی سے بھی اپنی ذاتی خواہشات اور نفس کے سبب بغض و عداوت نہ رکھ کیونکہ نفس اور خواہش کی پکار ہر محبت عارضی، فتنہ پرور اور پریشانی کا سبب ہے۔اسی طرح اگر کسی شخص سے ذاتی خواہش و نفسانی ہوس پر استوار نفرت ظلم و زیادتی کا سبب ہے اور عداوت کرنے والے کے لئے ذلت،ندامت اور تباہی کا سبب ہے۔

پس اپنے نفس کی بنیاد پر محبت یا بغض دونوں ہی کرنے والے کے لئے تباہی اور اللہ کے نزدیک غضب کا سبب ہیں۔اسکے برعکس صرف اللہ پاک کے لئے کسی سے محبت یا دشمنی، دونوں اپنے فاعل کے حق میں عزت سلامتی اور ایمان کی حفاظت کا سبب ہیں۔ایسے ہی لوگوں کو اللہ پاک دنیا و آخرت میں محبوب رکھتا ہے اور انہیں انبیاء،صدیقین اور اولیاء اللہ کے گروہ میں شامل کرتا ہے۔

اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"کسی سے محبت کرو تو اللہ کے لیے اور کسی سے بغض رکھو تو بھی اللہ کے لیے"

Marfat.com

یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اور اسوۂ حسنہ ہے۔ یہی دستور امت کے اولیاء کا ہے۔ اسکے برعکس محبت اور نفرت نفس کی پیروی ہے۔ ایسے جذبات سفلی ہیں۔ ان دنیاوی اسباب کو اختیار کرنا اللہ کی کتاب اور رسول کی سنت سے قطعی انحراف ہے۔ ایسا شخص دنیا و آخرت میں غضب اور عتاب کا سبب ہے۔

اللہ پاک نے ارشاد فرمایا

"نفسانی خواہشات کی پیروی مت کرو کیونکہ یہ چیز اللہ کے راستے سے گمراہ کر دیتی ہے"

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا

"کیا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے تمام معاملات میں اپنے نفس ہی کو اپنا معبود بنا رکھا ہے"

Marfat.com

32۔ غیر اللہ کی محبت شرک ہے

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا

حقیقی معنوں میں محبت تو محض اللہ ہی کے لیے خاص ہے اور غیر اللہ کا اسمیں شامل کرنا شرک ہے کیونکہ انسان کا دل فطرتاً اللہ کا گھر ہے۔ اگر اسمیں غیر اللہ کا عمل دخل اور اثر ہو تو یہ توحید الٰہی کے خلافت اور اسکی اہانت کے مترادف ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

''میرے مومن و موحد بندے مجھ سے محبت رکھتے ہیں اور میں ان سے محبت رکھتا ہوں''

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے

''اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو اسی کی عبادت کرتے ہو تو صرف اللہ ہی سے محبت کرو''

نیز مشرکین کے بارے میں ارشاد ہوا

''مشرکین اور کفار اپنے فرضی دیوتاؤں اور دنیاوی ساز و سامان سے اسقدر محبت کرتے ہیں جتنی اللہ پاک کے ساتھ کرنی چاہیئے''

موحد اور ایماندار لوگ تو صرف اپنے اللہ کی محبت میں شدت اختیار کرتے ہیں اسی لیئے مسلمانوں کے بارے میں ایک جگہ تاکید آئی

''اے ایمان والو! تمہارے احوال اور تمہارے اہل و عیال تمہیں اللہ پاک کے ذکر سے غافل نہ کر دیں جو لوگ ان کی محبت میں گرفتار ہو کر اللہ کے ذکر سے غافل ہو جائیں وہی لوگ گمراہ اور خسارہ اٹھانے والے لوگ ہیں''

ایسی ہی تاکید کلام اللہ کے علاوہ احادیث میں بھی آئی ہے کہ بندۂ مومن کی محبت محض اللہ کے لیئے خاص ہونی چاہیے اور اسے مخلوقات میں اپنے دل و دماغ کو الجھا کر عبادت کے تقاضوں سے غافل

Marfat.com

نہیں ہونا چاہیے۔ پس تجھ کو میری تلقین ہے کہ تو اپنی محبت اور توجہ کو اللہ کے لیئے خاص کرتے ہوئے غیر اللہ سے گریز کر اور جذبہ فطری کے تحت وہ عشق جو صرف اللہ پاک کی ذات سے متعلق ہے، مخلوق میں نہ الجھا ورنہ تیرا قلب شرک میں مشغول ہو کر توحید کے معنوی اور عملی تقاضوں کو سمجھنے سے قاصر ہو جائیگا۔ اللہ پاک کی غیرت اس بات کو برداشت نہیں کر سکتی کہ جس دل کو اس نے اپنی محبت اور ذکر کے لیئے مخصوص کیا وہ غیر اللہ میں مشغول ہو جب تو اللہ کی وحدانیت کے اس تقاضے کو سمجھ لے گا اور عارضی وفانی چیزوں سے کنارا کر کے اس ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والی ہستی سے محبت اور محویت اختیار کرے گا تو اس کا لطف و کرم تجھ پر کھول دیا جائیگا اور تجھے ایک موحد ہونے کی وجہ سے دنیا و آخرت میں ابدی عزت و سطوت حاصل ہو جائیگی۔ جو مشرکین اور غیر اللہ میں مشغول کبھی نہیں پا سکتے۔

Marfat.com

33۔اللہ والوں کی محبت

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا

میں پہلے یہ بات کہہ چکا ہوں کہ غیر اللہ کی محبت شرک ہے اور اللہ کی محبت ہی توحید کی روح ہے۔ یہاں اب یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ کی محبت بھی اہل اللہ کی صحبت کے بغیر حاصل نہیں کی جا سکتی۔ ایک مخلص موحد ہی اللہ کا زمین میں اللہ کا نائب اور خلیفہ ہے۔ وہ تخلیق کا حاصل اور اس کائنات کی روح ہے۔ ساری مخلوق اسکے وجود پر نازاں ہوتی ہے اور ہر شے اس کی روحانیت اور فیض کی دعا کرتی ہے۔ سارے علوم الٰہیہ اور قدسی انوار اسکے قلب اور دماغ میں امانت کے طور پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ اللہ پاک اسے برگزیدہ گردانتا ہے اور اسے اپنے قرب سے سرفراز کردیا ہے۔ اسکا سینہ اپنے کلام کے معنی و مطالب کو سمجھنے کے لیے کھول دیا ہے۔ اسکو اپنے کلام اور آیات کے معنیٰ و مطالب کو اس پر کھول کر بنی نوع انسان کی رہنمائی اور جسمانی و روحانی تزکیہ کے لیئے متعین کردیا ہے۔ اسے اللہ پاک کی جانب سے امر بالمعروف والنہی المنکر کے لیئے سرفراز کیا گیا ہے تا کہ وہ لوگوں کے دلوں کی کدورت اور عقل خرد کی گمراہیوں اور کج فہمیوں کو دور کر کے اللہ کے بندوں کو صراط مستقیم پر لے آئے۔

یہی وہ شخص ہے جسے زمین میں اللہ کا نائب اور خلیفہ اللہ کہا گیا۔ یہی شخص بنی نوع انسان میں اس کائنات کی غائت و انتہا ہے۔ وہ سیرت نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع، توحید الٰہی کا محافظ اور بنی نوع انسان کا نجات دہندہ ہے۔ لہٰذا تجھے میری تاکید ہے کہ ایسے ہی شخص کی محبت اور صحبت کو خود پر لازم کر کے اسکے روحانی اور باطنی فیوض سے استفادہ کر۔ ایسا ہی شخص تیرے دل و دماغ کو فتور سے تجھے پاک کر کے تجھے زیور توحید سے روشن اور عشق الٰہی سے تابندہ کرسکتا ہے۔

جب تو ایسے شخص کی محبت اور قرب کو اختیار کرے تو تجھ پر پھر واجب ہے کہ تو مشرک اور فاسق لوگوں سے قطعی کنارا کرے ورنہ اہل اللہ سے حاصل ہونے والے تمام مفید اثرات پراگندہ ہو کر زائل ہو جائیں گے۔ میں نے تجھے مفید اور مضر لوگوں کی تفریق سے آگاہ کردیا ہے۔ اب پیروری کرنا تیرا کام ہے۔ میں دوبارہ کہہ دوں کہ اللہ کی محبت کے حصول کے لیئے اہل اللہ کی محبت کا اہتمام کرنا لازمی ہے۔ اللہ پاک ہمیں ایسے اعمال کی توفیق عطا فرمائے جو اسے پسند ہیں۔

Marfat.com

34۔عبادت میں اخلاص

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا

اللہ پاک کی عبادت اوراذکار میں قبولیت کی بنیاداورتوحید کی روح اخلاص پر قائم ہے۔اس پاک شریعت کا احترام کرواور کسی ظلم اورزیادتی کواس کی ذات سے ہرگز منسوب نہ کرو۔اس کے اوامر مناسب وقت صادر ہوتے ہیں اوراسی کی مشیت کے مطابق ان کی تعمیل ہوتی ہے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا کہ میرے مخلص بندے میری اطاعت سے کبھی منحرف نہیں ہوتے اور نہ ہی میرے احکام سے روگردانی کرتے ہیں۔پس کسی بھی نقص،ظلم اورنا انفاقی کواس کی ذات سے منسوب کرنا کفر کے مترادف ہے اسکے احکام اور افعال میں کوئی تضادنہیں اور نہ ہی ان افعال میں اسکے کلام یا احکام کی تکذیب ہوتی ہے۔اس کا کوئی فعل بھی مصلحت کے بغیرنہیں اور بے مقصدنہیں۔پس تو اخلاص کیساتھ اس کی عبادت میں محو ہو جا اور اسکی رضامندی اور اسکے سیدھے راستے سے انحراف نہ کر اگر تو اسکے احکام پر راضی رہیگا تو وہ بھی اپنی رضا اور خوشنودی کے تحت تیری اعانت اور مدد فرمائے گا اور تجھے دنیاوآخرت میں فلاح حاصل ہوگی۔اللہ پاک نے فرمایا

> ''اے پیغمبر جب میرے بندے آپؐ سے میرے متعلق دریافت کریں تو ان سے کہیئے کہ میں ان سے بہت قریب ہوں جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی التجا قبول کرتا ہوں پس میرے بندوں کو چاہیے کہ مجھ پر کامل یقین رکھیں۔مجھ پر بھروسہ رکھیں تاکہ وہ صراط مستقیم کو پالیں''

ایک اورجگہ ارشاد ہوا!

> ''تم میری بارگاہ میں التجا کرو۔میں تمہاری ضروریات تمہیں عطا کروں گا''

Marfat.com

ان کے علاوہ وہ بھی کئی آیات ہیں جن میں اللہ پاک نے اپنے مخلص بندوں کی مدد کا وعدہ فرمایا ہے پس ہر حالت میں فکر اور عبادت کا اہتمام کرو۔ عبادت کی کوئی بھی شکل ہو، اس میں غیر اللہ کا تصور شامل نہ ہو۔ ایک حدیث قدسی میں مسلمانوں کے لیے عبادت کا یقین اس طرح بیان کیا گیا۔

"تو اپنے پروردگار کی عبادت ایسی یکسوئی محویت اور انابت سے کر کہ
تو اسکی ذات کا مشاہدہ کر رہا ہے۔ اگر تجھے جذب اور محویت کا درجہ
نصیب نہ ہو بھی تو کم از یہ یقین رکھ کہ اللہ پاک تجھے دیکھ رہا ہے"

اس طرح عبادت میں تجھ سے کوئی کوتاہی نہ ہوگی اور یوں بھی اخلاص کے لیئے ضروری ہے کہ تو اپنی حاجتیں اسکے سوا کسی اور کو بیان نہ کرا اور ہر حاجت کے لیئے اپنے واحد رب کے حضور التجا کرے پھر تجھ کو مطلوبہ نعمت عطا کر دی جائے تو اس پر بھی زیادہ سے زیادہ شکر ادا واجب ہوگا کیونکہ ایسی حمد اور شکر مزید برکت کا سبب ہوگا۔ اللہ پاک نے فرمایا

"تم میرا شکر بجالاؤ گے تو میں تمہیں زیادہ نعمتیں عطا کروں گا اور اپنا
رزق تمہارے لیئے بسیط کر دوں گا"

پس ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی حمد نصرت و امداد کا سبب ہے اللہ پاک نے خود یہ فرمایا

"اگر تم اللہ پاک کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا"

اس سے یہ مطلب نکالنا ہرگز درست نہیں کہ اللہ پاک بندوں کی مدد کا محتاج ہے بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ اسکے احکامات اور اوامر کی عملی اطاعت کا مظاہرہ کیا جائے اور اخلاص کے ساتھ ان کی پیروی کی جائے اسی کو صراط مستقیم پر قائم رہنا کہتے ہیں پس میں تجھے تاکید کرتا ہوں کہ تو اللہ پاک کی واحدانیت کا ادراک حاصل کرا اور انتہائی عاجزی اور انکساری کے ساتھ اسی کو پکار۔ شریعت کے عقائد کے مطابق اپنے پروردگار کو پکارنا، ہر چیز کو اسکے منصب اور مرتبے کے مطابق رکھنا، شرک کی باتوں سے بچے رہنا چاہیئے۔ پس اپنے پروردگار سے بدظنی اختیار نہ کرا اور تمام حالتوں اور حالات میں اس کے ساتھ وفا رکھ۔ جیسا کہ توحید کے بارے میں میں پہلے کہہ چکا ہوں عبادت کی حالت میں دل اور دماغ کا پراگندہ

Marfat.com

ہوتا، ایسی عبادت کو ضائع کر دیتا ہے اسکے برعکس ذات واحد میں یکسوئی اور محویت سے مشغول ہونا ہی عبادت کی قبولیت کا باعث ہے اس سے برکات وحسنات میں اضافہ ہوتا ہے۔ پچھلی ساری قومیں توحید و اخلاص کے فقدان کے سبب برباد ہوئیں۔ اللہ پاک نے حضرت ابراہیمؑ کی سب سے بڑی صفت یہی بیان فرمائی کہ وہ مکمل انہماک کیساتھ عبادت کرتے تھے اور دنیا کی کسی چیز کو اللہ پاک کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتے تھے۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا

"ہم نے تمہیں ابراہیمؑ کا دین عطا کیا ہے اور تمہارے اسی روحانی باپ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے"

پس ہم پر واجب ہے کہ توحید اور اخلاص میں پوری تندہی کے تھ ان کی پیروی کریں اور اپنی عبادت میں کسی شرک کو داخل نہ ہونے دیں۔

Marfat.com

35۔ تزکیہ باطن کی اصل

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا

تیرے لیئے پرہیزگاری اور راستبازی کا اختیار کرنا ضروری ہے

کیونکہ یہی رویہ ہر مسلمان کے ظاہر و باطن کو عافیت میں رکھتا ہے۔اور صراط مستقیم پر چلنے کا ضامن ہے۔ ورع یعنی پرہیزگاری کو کئی احادیث میں دین کی بنیاد اور اصل کہا گیا ہے۔ نیز احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ محض حرام اشیاء اور حرام افعال سے اجتناب ہی مسلمان کو صرف پرہیز کرنا چاہئے بلکہ ایسے ذرائع اور اسباب سے بھی شرعی طور پر احتیاط برتنی چاہئے کیونکہ ایسے ذرائع اور اسباب انسان کو گناہ میں مبتلا کر سکتے ہیں۔ اللہ پاک کی کئی آیات میں بھی یہ فرمان آیا ہے کہ اے مسلمانو حرام چیزوں اور افعال سے بچو اور ان کے ذرائع سے بھی پرہیز کرو۔ مزید حکم ہے کہ اپنی عاقبت کو سنوارنے کے لیئے نیکیوں کا ذخیرہ کرو اور سیدھی راہ پر چلنا ہی ذخیرہ ہے۔ایک اور جگہ ارشاد ہوا۔

"اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ قابل عزت وہ شخص ہے جو سیدھی راہ اختیار کرتا ہے"

اسی سبب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرامؓ ایسی تمام چیزوں سے مجتنب رہتے تھے جو مشکوک اور مشتبہ ہوں۔ وہ حرام اور ناجائز چیزوں کے اسباب سے بھی مکمل احتیاط برتتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر قائم تھے کہ ہر شخص کے لیئے اللہ پاک کی ایک خاص چراگاہ ہے اور اس چراگاہ میں اللہ کی حرام کی گئی اشیاء بھی موجود ہیں۔ اس لیئے جو شخص بھی ایسی چراگاہ میں پھرے گا اس کا ان حرام اشیاء کو اختیار کرنا ناممکن نہیں۔ پس شریعت کے دستور کے مطابق اسکی تعمیل کا افضل طریقہ یہی ہے کہ نیکی اور راستبازی کے طریقوں کو اپنایا جائے اور گناہوں کے اسباب و ذرائع سے بچا جائے۔ ایسا شخص جو اللہ کے احکامات کا احترام کرتے ہوئے راستبازی اختیار کرتا ہے۔ اس کے ہر عمل میں اللہ کی مدشامل ہو جاتی ہے۔ اللہ اس کو مصائب میں مبتلا نہیں کرتا۔ ہر وہ شخص جو خلوص نیت سے راستبازی اور نیکی

Marfat.com

کو اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ پاک کی تائید اور نصرت اسکے ساتھ ہوتی ہے اور وہ خود اسکی راہنمائی فرماتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہوا

"جو لوگ ہمیں تلاش کرنے اور ہمارے کلام کو سمجھنے کے لیئے محنت کرتے ہیں، ہم خود ان کو سیدھا راستہ دکھاتے ہیں اور ان پر شریعت کو واضح اور آسان کر دیتے ہیں"

پس ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ اتباع نفس سے بچتا رہے اور فاسق اور فاجر لوگوں کی صحبت سے پرہیز کرتے ہوئے اللہ پاک کے مطیع اور فرمانبرداروں کی صحبت کو اختیار کر کے سیدھی راہ پر قائم رہنے کی کوشش کرے۔ پس میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ اپنے سابقہ گناہوں اور کوتاہیوں سے توبہ کرتے ہوئے آئندہ کے لیئے سیدھی راہ اختیار کر۔ اللہ پاک سے نیکی کرنے کی توفیق کا طالب ہو تا کہ تجھے نفس کے اتباع اور شرک کے ممکنات سے محفوظ رکھا جائے اور تجھ پر سلامتی ہو۔

Marfat.com

36۔ دنیاداری پر دین کی اولیت

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا

دین کے اعتقادی اور عمل پہلوؤں کو دنیاوی اشغال اور ترغیبات سے مقدم رکھنا لازمی ہے۔ کسی بھی صورت میں احکام الٰہی کو فراموش نہ کیا جائے۔ دین کے بیان کردہ فرائض ونوافل کی ادائیگی کے بعد جو بھی وقت بچ رہے، اسے بخوشی دنیاوی اور معاشی ضرورتوں میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہنا مناسب ہے کہ تمام واجبات دین اچھی طرح ادا کئے جائیں اور دنیا کو ثانوی حیثیت دی جائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی تعمیل میں کوئی کوتاہی نہ کی جائے کیونکہ تمہیں نفس امارہ کو مغلوب کرنے اور دین کے احکام کے مطابق اسے مہذب اور مودب بنانے کا حکم دیا گیا ہے لیکن اس کے بالکل برعکس نفس کی غلامی اختیار کر رکھی ہے۔ خود پر ظلم کر رکھا ہے اور اسی سبب تُو صراط مستقیم پھر گیا اور نفس کی اس پیروی کے سبب تو آخرت میں ذلت ورسوائی کا حقدار ٹھہر گیا۔ اگر تو آخرت کی راہ پر چلتا تو دنیا اور عقبیٰ، دونوں میں مرتبہ پاتا۔ تجھے اپنے رب کی خوشنودی میسر آتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ دنیا نفرت کی بنیاد پر عطا کی جاتی ہے لیکن آخرت کو دنیا کی طلبی پر عطا نہیں کیا جاتا۔ آخرت کی نیت تو شریعت کی مکمل اطاعت پر منحصر ہے۔ پس عبادت کی روح نیت پر استوار ہے اور اعمال پر سزا جزا کا فیصلہ اسی نیت پر کیا جاتا ہے۔ پس اگر تو اللہ پاک کی اطاعت آخرت کی نیت پر رکھتا ہے تو اللہ کے خاص بندوں میں شامل ہوتا ہے اور تجھے بزرگی اور پسندیدہ عاقبت عطا کی جاتی ہے۔ جس میں اللہ کی قربت ہے کیونکہ جب تو اللہ کا محبوب ہو جاتا ہے تو کائنات کی تمام اشیاء تجھ پر مسخر ہو جاتی ہیں کیونکہ تمام اشیاء تو اپنے خالق ومالک کی تابع فرمان ہیں۔ اگر تو نے دنیاوی مشاغل میں مصروف ہو کر آخرت سے منہ موڑا تو اللہ پاک کی خوشنودی کھودے گا اور آخرت بھی تجھ سے روٹھ جائے گی۔

جو شخص اللہ پاک کی مکمل اطاعت کرتا ہے، پوری کائنات اس کی عزت وتوقیر میں لگی جاتی ہے اور اجو اللہ پاک کی نافرمانی کرتا ہے تو لازم ہے کہ تمام کائنات بھی اس سے نفرت میں مشغول ہو جاتی ہے

Marfat.com

چناچہ اللہ پاک فرماتا ہے کہ تم میں سے کچھ ایسے ہیں جو محض دنیا کی محبت میں گم ہیں اور کچھ آخرت ہی کو چاہتے ہیں۔ ایک اور جگہ ارشاد ہوا کہ

> ''لوگوں میں کچھ ایسے بھی حکمت و فراست والے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی سعادت اور راستبازی عطا کر اور آخرت میں بھی فلاح و بہود عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے''

پس دنیاوی امور میں گم ہو کر عاقبت سے بے خبر ہو جانا، دین اور اسلام کے بالکل برعکس ہے۔ جب آخرت میں میدان حشر ہوگا تو وہاں دو گروہ ہوں گے۔ ایک دوزخ میں جانے والا اور دوسرے جنت کے حقدار۔ تجھے جنت کی سعادت صرف اسی صورت میں عطا ہوگی کہ اگر تو طاعت نفس سے دست بردار ہو کر اللہ کی اطاعت اختیار کرے گا اور اپنے رب کے احکام کے احترام میں نفسانی و سفلی امور سے بچتا رہیگا۔ پھر تجھے اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔ جو مومن کے لیئے سب سے بڑی نعمت ہے۔

پس آخرت کی تمام سعادتیں حاصل کرنے کے لئے اپنے نفس کو رحم کی نظر سے دیکھ اور اسے نفس امارہ بنانے کی بجائے نفس مطمئنہ بنانے کی مخلصانہ کوشش کر۔ نفس مطمئنہ کو حاصل کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ شیاطین اور برے دوستوں سے دور رہ کر ذکر الٰہی کا اہتمام کیا جائے، لغویات و بیہودگیوں سے دور رہا جائے رہا جائے۔ کتاب سنت کی پیروی اختیار کی جائے۔ صراط مستقیم پانے کے لیے قرآن پاک کی آیات میں مسلسل تدبر اور فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ کتاب وسنت کی گہرائیاں تلاش کی جائیں اور ان پر عمل پیرا ہو کر منزلیں سر کی جائیں۔ مناظرہ و جدال اور قیل وقال میں الجھنے سے محض عقل گمراہ ہوتی ہے اور انسان صحیح راستے کو بھی نہیں پا سکتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

> ''ہمارا رسول جو احکامات تمہارے پاس لایا ہے انہیں قبول کرو اور ان پر عمل پیرا ہو جاؤ وہ جن چیزوں سے تمہیں منع کرے انہیں چھوڑ دو اور اللہ سے خوف کھاؤ تا کہ تمہاری آخرت سنور جائے''

Marfat.com

پس ہر مسلمان کے لیئے توحید اور سنت پر چلنا لازمی ہے۔ شرک و بدعت سے پرہیز ضروری ہے۔ بدعت یہ ہے کہ تم اپنے پاس سے چیزیں ایجاد کر کے دین اور شریعت سے منسوب کرو اور ان کی پیروی کو اسلام سمجھ لیا جائے جیسا کہ اللہ پاک نے ایک قوم کے بارے میں ارشاد فرمایا

"ان لوگوں نے رہبانیت کا ایک طریق عمل ایجاد کر کے، اُسے اپنے لئے لازم سمجھا، حالانکہ رہبانیت یعنی گوشہ نشینی اور دنیا کی جائز نعمتوں سے منہ موڑنے اور انہیں ترک کرنے کا حکم ہم نے نہیں دیا"

یہی وجہ ہے کہ پھر وہ لوگ اس غیر فطری طریق عمل کو جاری نہ رکھ سکے۔ اس لئے ہر وہ طریقہ یا عمل جس میں کسی آسمانی کتاب یا شریعت کی کوئی سند موجود نہ ہو بدعت ہے۔ نفس کا اختراع ہے اور اسکی پیروی عین گمراہی ہے۔ ہر بدعت کی ضد سنت ہے۔ سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا وہ دستورِ عمل ہے جسے اللہ تعالیٰ اسوۂ حسنہ سے موسوم کرتے ہوئے فرماتا ہے

"جو شخص اللہ کی رضا کا طالب ہے اور روز محشر نجات کی آرزو رکھتا ہے اس کے لیے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ عمل ایک مثالی صورت ہے"

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے

"ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش نفس سے کچھ نہیں فرماتا بلکہ اسکا کلام تو ہماری وحی ہے جو ان کی طرف بھیجی گئی"

گویا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت سراسر من جانب اللہ ہے نفس کا اختراع نہیں۔ ایک اور جگہ فرمایا اے پیغمبر انہیں سنا دے کہ

"اے ایمان والو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو۔ میری اتباع میں تم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہو جاؤ گے"

پس اللہ پاک نے متعدد آیات میں واضح طور پر فرمایا کہ

Marfat.com

''اللہ کی حمائت حاصل کرنیکا بہترین ذریعہ اللہ کے رسول کے قول و فعل کی مکمل پیروی میں ہے اور اسکے خلاف جانا بدعت و گمراہی ہے''

اس لیئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

''جو شخص بھی کوئی ایسا کام کریگا جس کے جائز اور درست ہونے میں ہمارا قول بطور سند موجود نہیں تو وہ فعل سراسر باطل اور مردود کہلائے گا''

یاد رکھو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا قیامت تک ہمارے لیئے اور کوئی نبی نہیں جس کی پیروی ہم کریں اور بجز قرآن کوئی الہامی کتاب نہیں جس کے احکام پر عمل پیرا ہو سکیں۔ اسی بنا پر میں تمام مسلمانوں کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اپنے عقائدہ اعمال کی درستگی اور قبولیت کے لیے صرف اللہ کی کتاب اور رسول کی سنت کی پیروی کریں ورنہ ان کے لئے تباہی و بربادی ہے۔ ان سے انحراف شیطان کی اطاعت ہے جو اللہ کے راستے سے گمراہ کردے گی۔

پس عمل عقیدہ کی ہر آفت سے بچنے کا طریقہ کتاب وسنت کی پیروی سے وابستہ ہے اور یہ پیروی ایسی نعمت ہے جس کے ذریعے بندہ، ولایت، جلالیت اور غوثیت کے مقام ارفع تک ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔

Marfat.com

37۔ حسد کی مذمت

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا کہ

اے مسلمان جب میں تجھے اللہ کی کتاب یقین رکھنے کے ساتھ کسی مسلمان پر حسد کرتے دیکھتا ہوں تو مجھے بہت رنج ہوتا ہے۔ مجھے یقین ہونے لگتا ہے کہ تیرا ایمان بالکل ضعیف اور توکل کمزور ہے۔ تجھ میں اسکی خوشحالی اور فارغ البالی کو برداشت کرنے کی اہلیت ہیں تو اسکے عمدہ لباس، خوراک، نکاح اور اہل وعیال کو دیکھ کر کڑھتا ہے اور اپنی تنگ نظری اور پست حوصلے کیساتھ خواہش رکھتا ہے کہ اسکی ساری نعمتیں چھین لی جائیں جو اسے اپنے خالق کی طرف سے عطا کی گئی ہیں۔ یوں کہنا چاہیئے کہ تو خدا کی مرضی، اسکی رزق کی تقسیم اور اسکے اختیار میں دخل دینا چاہتا ہے جو صریحاً نقصان دہ ہے اور ایسا چاہنے والے کے حق میں ذلت وبربادی کا سبب ہے۔

تجھے یاد رکھنا چاہے کہ اللہ کے اختیارات تیرے اختیارات نہیں ہو سکتے۔ نہ ہی ان میں تیرا عمل دخل ہوسکتا ہے۔ اللہ پاک جو کچھ کسی کو دینا چاہتا ہے کیا تو چاہتا ہے تیرے حسد سے سبب وہ اس سے محروم رکھا جائے۔ کیا یہ صریح اللہ سے مقابلہ اور اسکے فیصلے کی خلاف ورزی نہیں۔ اگر یہ ایسا ہی ہے تو جان لے کہ اس پر تو کس قدر تباہ وبرباد ہوگا۔ حسد ایک ایسی قابل نفرت چیز ہے جو تیرے ایمان کو کھوکھلا کردے گی اور اللہ کی نظر میں تجھے گرادے گی۔ اللہ کو تیرا دشمن بنادے گی قرآن میں یوسفؑ اور برادران یوسف کا جو قصہ مذکور ہے اسکے معانی ومطالب پر ذرا غور کر۔ کیا برادران یوسف اپنی تمام ترکیبوں، سازشوں، بدخواہیوں اور دشمنی کے سارے حیلوں کے باوجود یوسفؑ کو بے مثال نعمتوں اور رتبہ کی بلندی سے محروم کر سکے، جو اللہ کی مرضی سے اسکو عطا کی گئی تھیں۔ نتیجہ کیا ہوا کہ ان کو نادم اور رسوا ہونا پڑا۔ اور مصر کے حاکم کے حکم پر انہیں یوسفؑ کے سامنے سر کو جھکانا پڑا اور انہوں نے تسلیم کیا کہ اللہ کی قسم دائمی مالک نے تجھے ہم پر فضیلت اور برتری عطا فرمائی، ہمارے ظلموں کو معاف کردے۔ اسی طرح قرآن پاک میں حسد کی انتہائی مذمت کی گئی ہے اور احادیث میں بھی جابجا اس پر لعن طعن کی گئی ہے۔

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد مسلمان کی نیکیوں کو کھا جاتا ہے باری تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ حسد کرنے والے میرے اور میری نعمت کے دشمن ہیں۔ حاسد اللہ کے اسطرح دشمن ہیں کہ مالک جو کچھ اپنی مرضی سے کسی کو کچھ دینا چاہتا ہے، یہ اسکی مخالفت کرتے ہیں۔ کلام اللہ بیان کرتا ہے کہ اللہ نے بندوں کی زندگی میں رزق اور معیشت کو خود تقسیم کیا ہے۔ اب کسی مرتد کو کس طرح یہ اجازت ہوگی کہ وہ اللہ کے خلاف محاذ آرا ہو۔ کسی سے حسد کرنا خود اپنی ذات پر ظلم کرنا ہے۔ یہ بدترین حماقت ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے کہ وہ اپنے بندوں پر کبھی ظلم نہیں کرتا بلکہ بندے خود اپنے حسد اور بداعمالیوں سے خود پر ظلم کرتے ہیں۔ یہ بھی ارشاد ہوتا ہے کہ ہمارے فیصلے اور احکام نہیں بدلتے۔ پس میں تیری سلامتی اور فلاح کی خاطر تاکید کرتا ہوں کہ کسی مسلمان کی خوشحالی اور فارغ البالی کو دیکھ کر ہرگز حسد میں مبتلا نہ ہونا بلکہ اسکی خوشحالی اور ترقی کو دیکھ کر خوش ہو اور فراخدلی سے اسے مبارک پیش کر، اس عمل سے اللہ تجھ پر بھی راضی ہوگا اور اپنی بے شمار نعمتیں تجھ پر بھی نازل کرے گا۔ اللہ ہم سب کو حسد جیسی مذموم اور مقہور جیسی چیز سے محفوظ فرمائے۔ اور اپنی نعمتوں پر شکر بجالانے کی توفیق عطا فرمائے...... (آمین)

اس سلسلہ میں یہ ہدایت بھی ضروری ہے کہ تو اپنی ذات پر بھی کبھی حسد نہ کر کیونکہ ذات پر حسد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک رازق نے جو نعمتیں تجھ پر نازل کر رکھی ہیں۔ ان کے استعمال میں بخل کو نہ لے آئے اور محض بچت کی خاطر اپنے لیئے اچھے لباس اور کھانے پر خرچ نہ کرے نہ رہائش اچھی رکھے اور نہ ہی اہل وعیال کی آسائش پر خرچ کرے۔ یہ طریق اپنی ذات پر حسد کرنے اور اللہ کی نعمتوں کی ناقدری کرنے کے مترادف ہے۔ نعمتیں تو چھپانے کی بجائے ظاہر کرنے کی چیزیں ہیں انہیں فیاضی سے استعمال میں لا کر اللہ کا شکر کرنے کا ذریعہ ہے۔ اللہ نے اپنے رسول برحق سے فرمایا

"اپنے پروردگار کی نعمتوں کا اظہار کیجئے، اور انہیں لوگوں کے سامنے بیان فرمایئے"

اللہ پاک ہمیں نعمتوں پر زبانی اور عملاً شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے...... آمین......

Marfat.com

38۔ اہل اللہ کے لیے صبر

آپؒ نے ارشاد فرمایا

''جو شخص اللہ کے دین برحق کی مذمت اور اسکی تبلیغ و اشاعت پر صدق دل سے کرتا ہے، اللہ پاک خود اسکا اجر و ثواب بن جاتے ہیں۔ اسے دنیا و آخرت میں عزت و آبرو سے نوازتے ہیں۔ فرمایا تم اللہ کے پیغام کی ترویج کرو اللہ تمہیں سیدھی راہ پر قائم رکھے گا۔ میں تمہیں دین کے کام کی ترویج کی نصیحت کرتا ہوں۔ شرک سے باز رہو اور تسلیم و رضا پر کاربند رہو۔ ہر مسلمان جو اللہ کے کلام اور اسکے نبی کی سنت کی ترویج کرتا ہے اسکا ثواب جہاد فی سبیل اللہ سے کہیں زیادہ ہے۔ اللہ کی نصرت ہمیشہ اس کیساتھ رہتی ہے۔

39۔ ردّ نعمت۔ کفران نعمت

آپؒ نے فرمایا حکم اور اذن الٰہی کے بغیر محض نفس کی تسکین کے لیے عین گمراہی ہے۔ اسکے برعکس اگر کوئی چیز رضائے ربی کے لیئے قبول کی جائے چاہے اسمیں تکلیف اٹھانی پڑے تو یہ نبیوں اور ولیوں کا شیوہ ہے۔ ایسا عمل رکھنے والے انہی کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ اللہ کی نعمتوں سے منہ توڑنا کفران نعمت ہے جس سے عطیات خداوندی کی ناقدری ہوتی ہے اس لیے اللہ پاک کے رزق اور نعمتوں کو بخوشی قبول کرو کیونکہ یہ تمہارے رزق میں اضافے کا سبب بنتی ہیں۔

Marfat.com

40۔ درجہ ولایت

آپؒ نے ارشاد فرمایا کہ جب تک کوئی شریعت کے مکمل اتباع اور نفس امارہ کی پیروی سے آزاد نہ ہو، اولیا اللہ کے زمرے میں شمار نہیں کیا جاتا۔ اتباع شریعت یہی ہے کہ تمہارے اعمال پوری طرح حکم الٰہی کے مطابق ہوں۔ تیرا سننا، دیکھنا، بولنا، پکڑنا، سونا، جاگنا الغرض تمام اعمال رضائے الٰہی کے تحت ہونے چاہئیں۔ جسمانی ضروریات تو تجھے اللہ پاک سے دور کر دیتی ہیں۔ تزکیہ نفس اور اصلاح باطن کے بغیر روح کو خالص کرنا ممکن نہیں اور جسمانی کدورتوں سے آزاد نہیں ہو سکتا۔ ریاضت اور مجاہدہ سے تیری روح خالص ہو جائے گی، ہر دم ذکر الٰہی تجھ پر اسرار الٰہی آشکار کرے گا۔ کائنات کی حکمتیں تجھ پر آشکار ہوں گی اور یہی فنافی الذات ہے۔ جہاں مومن عالم سفلی سے بے تعلق ہو کر باطن کی لذت میں مخمور ہو جاتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے بھی مشقت اور ریاضت کے بعد ہی توحید کو پایا اور جانا کہ اصنام زمانہ شرک کا سبب اور دشمن ہیں۔ اللہ پاک ہی رہنما ہے جس سے فرمایا کہ غفلت، معصیت اور نفسیانی خواہشات سے اجتناب کرے گا تو علوم لدُنیہ اور اسرار الٰہی تجھ پر منکشف کئے جائیں گے۔ تجھے حریم کبریا کا راز دار بنا کر ولائت پر فائز اور عجائب کے ظہور کو جاننے کی قوت عطا کی جائے گی۔ یہاں محسوس ہوگا کہ تجھے ایک معنوی اور روحانی و باطنی موت کے بعد پھر سے زندہ کیا گیا ہے اور تیرا کل وجود قدرت الٰہیہ کا مظہر بن چکا ہے۔

یہاں حدیث نبوی کے مطابق اللہ کے خواص کا حامل بن جائے گا۔ اور پھر کبھی غیر اللہ کو موجود نہیں دیکھے گا۔ پس رتبہ ولایت کے لیے اتباع نفس اور لغویات سے پرہیز ضروری ہے۔ یاد رکھ جو چیز شریعت سے ثابت نہ ہو صریحا کفر ہے

Marfat.com

41۔ابتلا کے بعد اللہ کا اکرام

قطب ربانیؒ نے اللہ اور بندے کے تعلقات کی وضاحت کرتے ہوئے مثال دی کہ ایک حاکم جب کسی اہل شخص کو ایک شہر کی حکومت سپرد کر دیتا ہے۔اسے خلعت کے ساتھ اپنا معتمد مقرر کرتا ہے۔وہ شخص اپنی محنت اور دیانتداری سے اپنے تمام فرائض انجام دیتا ہے تو لوگ اور بادشاہ اسکے حسن انتظام کی تعریف کرتے ہیں۔پھر وہی شخص کچھ اسباب تعیش میں مشغول ہو جاتا ہے فرائض سے غافل ہوتا ہے۔بادشاہ کو جب معلوم ہوتا ہے تو وہ غضبناک ہو کر اسے معزول کر دیتا ہے۔اسکا محاسبہ اور تعزیر کی جاتی ہے۔ایسے حالات میں گھر کر اُس معتمد کا غرور جاتا رہتا ہے اور حد درجہ پشیمان ہو کر توبہ کرتا ہے۔دوبارہ کسی کوتاہی کے ارتکاب سے منع رہنے کا عہد کرتا ہے۔باشاہ اسکے انفعال کو جان کر اسے دوبارہ اسکے عہدہ مرتبہ پر فائز کر دیتا ہے۔اور اس پر عنایات پہلے سے بڑھا دیتا ہے۔اسکی عملداری مستقل کر دی جاتی ہے اور اسکا منصب کبھی واپس نہیں لیا جاتا۔آپؒ نے فرمایا کہ یہی مثال بندے اور اللہ کے تعلق کی ہے۔اللہ کسی کو برگزیدہ بناتا ہے تو اس پر اپنی نعمتوں کی انتہا کر دیتا ہے۔اسکی باطنی نعمتوں میں کائنات کے اسرار دنیا کے عجائب، اجابت دعا، کشف روحانی، تقوی اور دل میں کلمات حکمت کا نزول فرماتا ہے۔اس کے ماکولات، مشروبات اور مباح چیزوں میں فراخی پیدا کر دیتا ہے۔ایک طویل عرصہ یہ نعمتیں اسکی تحویل میں رہتی ہیں۔پھر وہ اپنے رازق اور معبود کو بھول کر ایک وقت فسوق وفجور میں پڑ جاتا ہے۔اس پر اللہ اسے مصائب میں گرفتار کر دیتا ہے۔وہ شخص ان مصائب سے گھبرا کر اپنے حالات پر غور کرتا ہے تو اسے اپنے باطنی تغیرات، غفلت اور مصیبت کا ادراک ہوتا ہے۔پس وہ انتہائی پچھتاوے اور ندامت کے ساتھ دوبارہ صراطِ مستقیم کی جانب رجوع کرتا ہے۔عملی دستور اختیار کرتا ہے۔نفس امارہ سے بے راز ہو کر اپنے رب کی محبت واطاعت پر آمادہ ہوتا ہے۔جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُسے بشارتیں عطا کی جاتی ہے، دوبارہ بافراط سابقہ نعمتیں، جاری کر دی جاتی ہیں جب باطنی لطائف وبرکات جاری ہوتی ہیں تو خلق خدا اس سے پھر محبت کرنے لگتی ہے اور ہر جگہ اسکی تعریف ہوتی ہے۔اس طرح توبہ کی قبولیت کے بعد اللہ کی ظاہری وباطنی نعمتوں کا اجرا ہوتا ہے۔بندہ نہیں جانتا کہ اللہ پاک نے اسکے نیک اعمال کے اجر میں کیسی کیسی چیزیں پوشیدہ رکھ چھوڑی ہیں۔

Marfat.com

42۔ نفس انسانی کی دو حالتیں

ارشاد ربانیؒ ہوا کہ دنیا میں انسان نفس کی میں دو حالتوں کا شکار رہتا ہے اور دونوں حالتوں میں آزمایا جاتا ہے۔ پہلی یہ کہ جب نعمت اس پر آسان ہو تو وہ غفلت وہ معصیت کا شکار ہو جاتا ہے۔ مصائب میں مبتلا ہو کر ناشکری اور شکایت کرتا ہے۔ پس انسان کی دو واضح کمزوریاں ہیں، حالت راحت میں تقویٰ اختیار نہیں کرتا اور شکر بجا نہیں لاتا، دوسری شکل میں صبر وتحمل کو چھوڑ کر اللہ کے خلاف فریاد اور بدخوئی کرتا ہے۔ اللہ کے دیئے رزق پر مطمئن نہیں ہوتا۔ جب اسے اس سے نجات ملتی ہے وغرور وتکبر میں پڑ کر فراموشی اختیار کرتا ہے۔ جب وہ اطاعت وشکر گذاری اختیار کر لیتا ہے تو اللہ اس پر نعمتیں قائم رکھتا ہے اس کا مددگار بن جاتا ہے۔

دنیا میں عزت وآبرو کے خواہش مند کو صبر وتحمل اختیار کر کے رضائے الٰہی پر قانع رہنا چاہئے، مخلوق سے شکائت نہ کرے اور جو ملا ہے اس پر شکر ادا کرے اللہ کے تمام افعال اچھے ہیں اور حکمت سے بھرپور ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابنِ عباس سے فرمایا۔ اے لڑکے اللہ کے حقوق کی حفاظت کر، اللہ ہی سے سوال کر اُسی سے مدد مانگ اللہ نے جو کچھ بندوں کے حق میں لکھ دیا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ اگر تو توکل رکھے گا تو تیرے لئے بڑی خیر ہے۔

43۔ غیر اللہ سے سوال

حضرت جیلانیؒ نے فرمایا

مخلوقات اور غیر اللہ سے سوال کرنے والے وہ ہیں جن کا ایمان کمزور ہے ان میں صبر وتوکل ناپید ہے، وہ توحید الٰہی کی معرفت سے محروم ہیں، غیر اللہ سے سوال کرنے سے محفوظ رہنے کا طریقہ صرف یہ ہے کہ وہ توحید باری تعالیٰ کی معرفت رکھیں۔ اپنے ایمان کو محکم رکھیں۔ خدا کے حی القیوم کے ہوتے ہوئے مخلوق سے سوال کرنا قابل نفرت ہے۔

Marfat.com

44۔مومن کی غیر مقبول دعائیں

ارشاد فرمایا مومن کی ہر دعا قبول نہیں ہوتی اور اس میں حکمت الٰہی موجود ہوتی ہے۔صرف وہ جانتا ہے کہ اس کے بندے کے لیے کیا بہتر ہے۔وہ چیز جو بظاہر ہمارے لیئے اچھی ہے ممکن ہے ایسا نہ ہو بعض اوقات دعا جلد قبول نہیں کی جاتی کہ بندہ اپنے اللہ سے غافل نہ ہو،امید اور اور بیم پرندے کے دو پروں کی طرح ہیں جن کے بغیر وہ اڑ نہیں پاتا۔اس طرح مومن خوف ورجا کے بغیر اپنے احوال باطن کو ناقص اور نامکمل پاتا ہے۔مومن کو چاہیئے کہ وہ ہر حال میں اپنے مالک کی طرف رجوع کرے۔

دعا کے قبول نہ ہونے کے دو اسباب ہیں۔ایک یہ کہ مومن غرور وتکبر اختیار نہ کرے اور دوسرے اللہ کا احترام ترک نہ کرے دوسرے یہ کہ اطاعت وتعمیل کی بجائے محض عادت کے طور پر سوال کرنے لگے۔بہر حال اسکا مطلب یہ نہیں کہ مومن اپنے اللہ کے سامنے دست دعا نہ پھیلائے یا اس میں کوتاہی کرے۔اللہ تعالیٰ مطالبہ کرتا ہے کہ مومن اپنی حاجات اس کے حضور پیش کرے تاکہ وہ ان کی دعا قبول کرے اسکا ارشاد ہے کہ

> ''جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے میں اس کی دعا ضرور قبول کرتا ہو،پس بندوں کو چاہیئے کہ وہ میری اطاعت کریں''

Marfat.com

45۔ اصحاب عُسر اور اصحاب یُسر

آپؒ کا ارشاد ہے کہ لوگوں کو دو گروہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ایک اصحاب عسر میں دوسرے اصحاب یسر۔ اصحاب عسر وہ ہیں جو مالی و اقتصادی پریشانیوں میں مبتلا میں اور اصحاب یُسر وہ ہیں جو خوشحالی اور فارغ البالی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ایسے لوگ غفلت اور معصیت میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ دولت ان پر ابتلا کی صورت آزمائش کے لیئے دی گئی ہے۔ اب یہ ان پر منحصر ہے کہ وہ آسائش یا برکت پر شکر کرتے ہیں یا بھی سرکشی اختیار کرتے ہیں۔ فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کفران نعمت انہیں معتوب بنا دیتا ہے۔ ایسے لوگوں پر شکر لازم آتا ہے۔ ایسے لوگ اگر دولت اور ثروت کے نشے میں ابدیت کو بھول کر تکبر اختیار کر لیں تو وہ غریب اور نادار لوگوں کو ذلیل اور حقیر سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے قانون کے تحت بندوں پر سختی کے بعد راحت و آرام کے اسباب جاری کرتا ہے۔ لیکن بہر حال اُس کے لیئے کچھ تلخیاں برداشت کرنی پڑتی ہیں، حضورؐ نے فرمایا نعمت و حشمت ایک وحشی جانور کی مانند ہے اسے حمد شکر کر کے ساتھ مقید کرو۔

نعمت کا شکر یہ ہے کہ متکبر نہ ہو، حدود الٰہی کے اندر رہے۔ فسق فجور میں نہ پڑے۔ حقوق العباد ادا کرے، مصیبت زدہ اور اہل حاجت پر نظر رکھے۔ زکواۃ ادا کرے۔ مظلوم کی دادرسی کرے۔ اسے ان پر نعمت میں اضافہ ہوگا۔ لیکن اس کے برعکس کفران نعمت کرنے والوں پر مصائب و آفات آتے ہیں، یہ مصیبت کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ گمراہی غفلت، نافرمانی سے باز آ جائیں۔ یہ بزرگ اور مقرب بندوں پر یہ بطور ابتلا وارد ہوتے ہیں۔ جن سے ان کا ایمان مضبوط کرنا مقصود ہوتا ہے۔ ان کا توکل اور ایمان محکم ہوتا ہے۔ اور اس کے سبب انہیں اجر عظیم عطا کیا جاتا ہے۔ ایسے لوگ انبیاء اور صدیقین اور اولیا اللہ ہوتے ہیں۔ ان مصائب کے سبب ان پر معرفت اور حقیقت کے ابواب کھلتے ہیں۔ ابتلا کی علامت یہ ہے کہ وہ انسان کو گناہوں سے پاک کرتا ہے۔ مومن صبر جمیل سے ان لغویات کا مقابلہ کرتا ہے ذکر و فکر میں مشغول رہتا ہے۔ وہ راستبازی سے اپنی حاجات اور ضروریات اللہ کے حضور پیش کرتا ہے۔ پس مومن پر دونوں

Marfat.com

صورتوں کا اطلاق محض اس لیے ہے کہ وہ پروردگار پر یقین رکھیں۔اصحاب یسر دولت وثروت میں غفلت اور سرکشی اختیار نہ کریں۔اصحاب عسر ایسے وقت میں صبر کو ساتھ رکھ کر اپنے رب کے ساتھ جڑے رہیں۔

46۔اللہ کا ذکر اور سوال

آپؒ نے ارشاد فرمایا

ایک حدیث قدسی میں ہے کہ

''جس شخص کو میرے ذکر نے مخلوق کے سامنے سوال کرنے سے باز رکھا میں اس شخص کو بہت زیادہ عطا کرتا ہوں۔نسبتاً ان کے جو سوال کرنے والوں کو دیتا ہوں''

اللہ پاک جب کسی مومن کو محبوب اور برگزیدہ بنانے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے مختلف حالات سے دوچار کر کے آزماتا ہے۔اسکا باطن ارتقا فرماتا ہے مصیبت میں جو شخص اپنے رب کی طرف رجوع کرتا ہے اس کا درجہ بڑا ہے نسبتاً اس کے جو قاضی الحاجات کی بجائے مخلوقات کی طرف رجوع کرتا ہے۔لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے وہ ذلیل وخوار رہتا ہے آخر مخلوقات سے بیزار ہو کر وہ خالق کے سامنے سجدہ ریز ہوتا ہے۔اسکی ثنا میں مشغول ہو کر اس سے اپنی حاجت بیان کرتا ہے اللہ پاک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا

''اے نبی، فرمادیجئے کہ میرا مولا میرا والی ہے جس نے قرآن نازل فرمایا اور وہ تمام صالحین کا متولی ہے''

ایسے آدمی کا ذکر دونوں جہانوں میں خیر سے بلند کیا جاتا ہے۔پس جو شخص میری وحدانیت میں فنا ہو کر جس شے کو بھی کہے گا کہ ہو جا تو وہ میرے اذن سے ہو جائے گی۔

Marfat.com

47۔قرب الٰہی

حضرت جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ بوڑھے نے مجھ سے خواب میں سوال کیا کہ وہ کیا چیز ہے جس کے ذریعے بندہ اپنے رب کے زیادہ قریب ہوجاتا ہے۔میں نے کہا

''قرب الٰہی کی ایک ابتدا ہےاور ایک انتہا''

اسکی ابتدا تقویٰ اور پرہیزگاری ہےاور اسکی انتہا تسلیم ورضا اور توکل ہے۔

48۔عبادت کے درجے

حضرتؒ کا ارشاد ہے کہ مومن کو چاہیے کہ وہ فرائض سنتوں اور نفلوں کو اپنے اپنے درجہ پر رکھے۔اوران کی ادائیگی میں تدریج عمل پیرا ہو۔پہلے فرض ادا کیے جائیں پھر سنتوں کی طرف رجوع کرے اور سنتوں سے فارغ ہوکر نوافل بھی مشغول ہو۔فرائض سے اچھی طرح فارغ ہوئے بغیر، سنتوں میں مشغول ہونا حماقت ہے۔جو عبادت اس ترتیب سے عاری ہوگی۔خداوند کریم کے حضور مقبول نہ ہوگی۔آپؒ نے اسکی مثال دیتے ہوئے کہا کہ اگر کسی کو بادشاہ طلب کرے تو وہ پہلے کسی وزیر کی خدمت میں جاکر کھڑا ہوجائے۔

بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرائض کو چھوڑ کر نوافل میں مشغول ہونے والے شخص کی حالت اس حاملہ عورت کی سی ہے جس کی مدت حمل ختم ہوچکی۔نفاس قریب آگیا اور وہ اس حالت میں اسقاط حمل کردے جس سے وہ نہ صاحب حمل رہی اور نہ ہی صاحب اولاد۔اللہ پاک اس کے نوافل قبول نہیں کرتا جس نے فرض ادا نہ کیے ہوں۔نمازی کی صورت ایک تاجر کی سی ہے کہ جب تک وہ راس المال نہیں رکھتا اسے نفع نہیں مل سکتا۔اسی طرح روزہ اور زکوٰۃ کا عمل ہے۔یعنی فرض روزے چھوڑ کر نفلی روزے اختیار کرنا جہالت وضلالت ہوگی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کیے بغیر نفل صدقے وخیرات کرنا، جہالت اور بددیانتی ہے۔

پس ایسی اطاعت وفرمانبرداری مناسب نہیں جس میں اللہ کی نافرمانی اور حکم عدولی ہوتی ہو۔

Marfat.com

49۔ نینداوراکل حرام

آپؒ نے فرمایا جو شخص جاگنے پر نیند کو ترجیح دیتا ہے، وہ دونوں جہانوں میں خسارہ پائے گا کیونکہ نیند موت کی بہن ہے جب مناسب سے نیند کی مقدار بڑھ جائے تو یہ غفلت اور سکر کی علامت ہے۔ نیند سے دل سخت ہو جاتا ہے اور وہ نیک اعمال سے باز رکھتی ہے۔ فرشتوں پر بھی نیند حرام ہے اور اللہ پاک کو بھی اونگھ نہیں آتی۔ اس لیئے جنت میں وہ لوگ ہوں گے جن کو نیند سے قطعی رغبت نہیں ہوگی۔

نیند شقاوتِ قلب اور غفلت و مصیبت کا باعث ہے۔ جاگنا اور عبادت کرنا، دنیا اور آخرت میں فلاح کا سبب ہے۔ پس وہ شخص جو ضرورت سے زائد سونے کا اہتمام کرتا ہے اس کی اچھائیاں اور کارنامے فوت ہو جاتے ہیں۔ اسی لیئے انبیاء اور صالحین نے زندگی میں بہت کم نیند کی۔ جو شخص بیدار رہتا ہے تابندہ رہتا ہے۔ نیند قلب اور دماغ دونوں کو تاریک کرتا ہے اور جب قلب تاریک اور زنگ آلود ہو جاتے ہیں تو عبادت کی قبولیت بھی مشکوک ہو جاتی ہے۔ زیادہ کھانا زیادہ نیند لاتا ہے اس لیے اللہ پاک کا حکم ہے۔

'اے میرے مومن بندو، میرے عطا کردہ رزق سے کھاؤ پیو لیکن
اسراف نہ کرو'

Marfat.com

50۔ حصول قرب الٰہی

حضرت عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ تیرا اپنے رب سے تعلق دو طرح کا ہو سکتا ہے۔ ایک تو یہ کہ تُو اس کے قریب ہو، دوسرے اس سے دور ہو۔ اگر ایسا ہے تو تجھ پر حق ہے کہ تو اسکی قربت کے لیئے مخلصانہ کوشش کرے اور وہ وجوہات تلاش کرے۔ جن کے سبب تو اس سے دور ہے، اس کے لیئے ضروری ہے کہ تو اخلاق اور حسن نیت سے کوشش کرے۔

اللہ کا قرب پانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ تو نفس امارہ سے بچ۔ محرمات اور شہوانیات کو ترک کر دے، دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اپنے رب کے حضور اپنے سابقہ گناہوں پر نادم ہو کر سچی پیروی حق پر قائم ہو جا۔ اہل اللہ کے ساتھ تیری قربت کو مددگار ہو سکتی ہے۔ تیری ریاضت اور مجاہدے سے تیرا باطن صاف ہو جائے گا تو تجھے قرب الٰہی حاصل ہو جائے گا۔ پھر جس چیز کی تو خواہش کرے گا تجھے عطا کی جائے گی۔ تجھے روحانیت سے سرفرا کیا جائے گا اور تو ان میں شامل ہو جائے گا جن کو اللہ پاک کی بخشش اور عنائت نے کبھی رنجیدہ نہیں ہونے دیا۔ پس اپنے مست حال سے نکل اور اللہ کی عبادت اور خدمت میں کوتاہی کو دور کر۔ اللہ پاک نے جب دستور خداوندی کی زمینوں اور آسمانوں پر پیش کیا تو انہوں نے اسکا بوجھ اٹھانے سے انکار کر دیا۔ پس یہ انسان ہی تھا جس نے اس منظور کیا۔ اب انسان اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برانہ ہو کر ایفائے عہد سے فرار حاصل کرتا ہے۔ اسی لئے وہ ظالم اور جاہل ہے۔

تو نے اللہ کی رضا کے لیئے جن انسانی خواہشات کو چھوڑ دیا۔ ان پر دوبارہ مائل ہو جا اور فنافی اللہ ہو کر اطاعت کاملہ اختیار کر اپنی ضروریات کے لیئے صرف اسی پر انحصار کر۔ اللہ پاک فرماتا ہے کہ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کرتا ہوں۔ میرا شکر بجالاؤ۔

Marfat.com

51۔ غیر اللہ سے دور رہنے کا اجر

قطب ربانیؒ فرماتے ہیں جو شخص اپنی ہستی کو بھول کر خود کو اللہ پاک کی عبادت کے لیے وقف کرتا ہے تو دوسرے مومنین سے دگنا اجر پاتا ہے۔ پہلا ثواب رضا الٰہی کے لیئے دوسرا ترک دنیا کے لیئے۔ اللہ کی عبادت کے لیئے وقف ہو جانے پر اس کی عنایات اور التفات بڑھا دیئے جاتے ہیں۔ اور اسے اولیا اور ابدال میں داخل کیا جاتا ہے۔ وہ اپنے جذبہ شکر گذاری سے انسان کی نعمتوں کا استقبال کرتا ہے۔ تکبر سے خالی ہو جاتا ہے اور اللہ کی خوشنوردی کے لیئے دنیا کو ترک کر کے فنافی اللہ ہو جاتا ہے۔ اور اللہ کی نعمتوں کا اعتراف کرتا ہے۔ اسکے شکر میں مشغول رہتا ہے۔

پس یہ بات ثابت ہے کہ اللہ کی نعمتوں کے سبب وہ غفلت اور مصیبت میں کبھی مبتلا نہیں ہوتا۔ اللہ اپنے احسان سے اسکی پرورش کرتا ہے۔ کیونکہ اس نے اللہ کی رضا اور تعمیل کے لیے نفس کی پیروی سے اقرار کیا، خود کو ذکر و فکر کے لیئے وقف کر دیا وہ نوزائندہ بچے کی طرح معصوم ہو جاتا ہے۔ جس کو اپنے نفس سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اللہ کی رضا مندی کے سبب تمام مخلوق بھی اس سے راضی ہو جاتی ہے اور اسکی خدمت میں مددگار و معاون بن جاتی ہے۔

اللہ پاک ہر اس شخص کو دوہرا ثواب اور اجر عطا فرمائے گا جو غیر اللہ سے قطع تعلق کر کے یکسوئی کے ساتھ اپنے رب کے ذکر اور فکر میں مشغول ہو جاتا ہے۔ اس سے تمام تکلیفیں ہٹالی جاتی ہیں اور کائنات کی تمام چیزوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس کی خدمت کرو۔ کیونکہ جو شخص اللہ کا ہو جاتا ہے۔ اللہ اسکا ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

52۔اولیاء کی ابتلا کے اسباب

حضرت قطب ربانیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک اپنے محبوب اور برگزیدہ بندوں کو شدید مصائب میں اس لیئے مبتلا فرماتے ہیں کہ وہ مخلوقات سے بیزاری اختیار کریں۔اپنے رب کی طرف زیادہ سے زیادہ رجوع کریں۔اس سے زیادہ دعائیں مانگیں کیونکہ دعا کرنے والے راستے اُسے پسند ہیں۔جب وہ اللہ کے حضور اپنی حاجات بیان کرتے ہیں تو اللہ کا کرم بھی اجابت اور قبولیت کا تقاضا کرتا ہے۔چنانچہ ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔بعض اوقات کسی مصلحت کے تحت ان کی تعمیل میں تاخیر ہوتی ہے اس دوران بندہ کو اپنی حاجات اپنے رب کے حضور ایک تسلسل کے ساتھ جاری رکھنا چاہیے۔کیونکہ ارشاد الٰہی ہے کہ تم میرے حضور ہی حاجات بیان کرو، میں تمہاری دعائیں ضرور قبول کروں گا۔دوسری اہم بات یہ ہے کہ بندے کو مصائب اور ابتلا میں اپنے عجز کو ترک نہیں کرنا چاہئے بلکہ زیادہ خشوع وخضوع سے اپنی دعا پر مداومت کرنا چاہیے کیونکہ بعض اوقات اسی بداومت کے تحت ہی وہ اپنے بندے کی دعاؤں میں تواتر پیدا کرنا چاہتا ہے اور اس سے غفلت دور کر کے اپنا مقرب پسندیدہ بنانا چاہتا ہے۔

Marfat.com

53۔رجائے الٰہی کیوں

حضرت جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے رب کی خوشنودی کے لیئے اپنی خواہشات اور نفس امارہ کو ترک کرتا ہے۔اپنے ارادوں کو اللہ پاک کے تابع کرتا ہے، وہی دنیا میں راحت کبریٰ پاتا ہے۔یہی سب سے بہتر اور پہلا طریقہ ہے جب آدمی اپنی خواہشات کو اس کے لیئے چھوڑ دیتا ہے اس پر دنیا اور عقبیٰ میں ہر قسم کا عذاب حرام کر دیا جاتا ہے۔جو شخص ایسا کرتا ہے کہ اور اسکی رضا کا طلبگار رہتا ہے۔ اور وہ رزق اور نعمتیں اس پر جاری کی جاتی ہیں۔ان پر راضی ہو جاتا ہے پھر وہ خلق خدا کے حقوق غصب نہیں کرتا،اور حقوق العباد میں تصرف نہیں کرتا،مشیت الٰہی میں دخل نہیں دیتا اسکی رضا پاتا ہے۔

ارشاد کیا کہ اللہ کی رضا کی چاہت رکھنے والا،اسے ذکر و عبادت میں اخلاص کو اختیار کرے۔ ریا کاری سے دور ہے۔نوافل کی بجا آوری میں اور ثواب یا معاوضے کی خواہش نہ رکھے۔اور محض رضائے الٰہی کے لیئے جاری رکھے۔اہل اللہ اور صوفیا،ایسی عبادت کو شرک سمجھتے ہیں جن میں اللہ کے لطف و کرم اور بدلے کا تقاضا کیا جاتا ہے کیونکہ عبادت کی توفیق تو اس کی عطا کردہ ہے جس بندے کو زیادہ تر شکر میں مشغول رہنا چاہیئے۔پس اگر تو رضائے الٰہی کا خواستگار ہے۔اور اس کے غضب کا سامنا نہیں کرنا چاہتا، تو کسی کے حقوق غصب نہ کر،کیونکہ ایسے لوگ دونوں جہان میں خسارہ پانے والے ہیں، یہ بدترین مخلوق ہیں۔اللہ پاک ہمیں اور تمہیں ان لوگوں میں کر دے جو ذکر الٰہی نے رضائے الٰہی کا مطالبہ کرتے ہیں اللہ کے رزق پر شکر گذار ہیں۔

Marfat.com

54۔زہد وتقویٰ

حضرت قطب ربانیؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہر وہ شخص جو آخرت میں اپنی فلاح چاہتا ہے دنیا میں اسباب دینوی اور نفس کی پرستش چھوڑ دے، اسی طرح جو آخرت میں اپنے اعمال کی جزا چاہتا ہے وہ بھی ترک کردے کیونکہ یہ بات توحید کے منافی ہے۔جس کا اخلاص پر برُا اثر پڑتا ہے۔ہر وہ شخص جس کے دل میں دنیاوی شہوات ولذات موجود ہیں، وہ اپنی عاقبت نہیں سنوار سکتا۔جو شخص خالصاً دیدار الٰہی کا طلبگار نہیں، وہ اس کے تقاضوں سے آگاہ نہیں، اسکو چاہیئے کہ وہ اپنی رغبت محویت، محبت اور انس کو محض رضائے الٰہی کے لئے وقف کرے۔نفس کی ترغیبات سے احتراز کرے۔ان سے کنارا کش شخص ہی معتبر اور پختہ ہو سکتا ہے اور عزت اور مرتبہ پانے کا حق دار ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

''زہد دنیا میں مومن کے قلب کو سکون واطمینان اور جسم کو راحت دیتا ہے''

پس مومن کو چاہے کہ وہ زہد فی الدنیا اور زہد فی الاخرت اختیار کرے، اپنے ذکر وعبادت عوض آخرت میں جنت یا اس کی بیان کردہ چیزوں کا خواہش بند نہ بنے۔اللہ پاک خود ہی اسے اپنا مقرب بندہ بنائے گا اس پر نعمتوں کی بارش کرے گا، ایسے شخص پر دنیا ور آخرت کی ساری نعمتیں عطا کی جاتی ہیں اور وہ نعمتیں ایسی ہیں جو کسی نے کبھی دیکھی ہیں نہ سنی ہیں اور ان کو الفاظ میں بیان کرنا بھی ممکن نہیں۔

Marfat.com

55۔ تکمیل ولایت

ارشادفرمایا کہ لذات نفسانی کے ترک کے مختلف مدارج ہیں۔اور ہواو ہوس اور نفس امارہ سے دور رہنے پر تکمیل ولایت ہوتی ہے۔نفس کی الجھنوں اور پابندیوں سے نجات کے لیئے شروع میں انتہائی جدو جہد سے کام لینا پڑتا ہے۔قوت ارادی اس کی بنیاد ہے۔لذات سے مانوس مزاج کی بیخ کنی کے لیئے مجاہدہ کرنا پڑتا ہے لیکن اسکی نیک نیت اسمیں اس کی مددگار ہوتی ہے کیونکہ ارشاد خداوندی ہے کہ

''جو ہمارے اصل اور رضا جوئی کے لیئے جدو جہد کرتے ہیں ہم
انہیں سیدھا راستہ ضرور دکھاتے ہیں''

ان سے نجات پانے والوں کو اولیااللہ کی محبت نصیب کی جاتی ہے جس سے ان کا باطنی تزکیہ ہوتا رہتا ہے۔پھر وہ ذات باری تعالیٰ کے ساتھ ایک مضبوط رشتے میں بندھ جاتا ہے۔حرام چیزوں سے اجتناب کرتا ہے حرام اور مباح چیزوں کو اختیار کرتا ہے۔حلال اشیاء کے استعمال سے وہ ولائت کی منزل کو جلد پہنچ جاتا ہے۔ارشاد ربی ہے کہ ہر قسم کے شرک اور بدتوں سے دور ہو کر ہمارے قرب میں داخل ہو جا۔

اپنے خالق کی رضا اور خوشنودی کے لیئے تمام مخلوقات اور لذات سے روگردانی کر۔اس مرتبہ کو پانے والے پر علوم و معارف منکشف ہوتے ہیں۔اس کو فضل و کرم کے انوار ڈھانپ لیتے ہیں۔اور غیب سے خلعت الٰہی پہنایا جاتا ہے۔پھر اسے شکر کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔جب وہ اللہ کی رضا کے ساتھ راضی ہو جاتا ہے تو پھر قدرت اس پر اپنی نعمتیں بسیط کر دیتی ہے۔اس پر توحید کی برکات ظاہر ہوتی ہیں۔ایسی صورت میں وہ خود اللہ تعالیٰ کا ارادہ بن جاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ پاک نے معنوی اور روحانی عروج کا مرتبہ عطا فرمایا۔وہ ذاتی ارادہ خواہش سے پاک کیئے گئے۔وہ ہر لحاظ سے مشیت الٰہی کے تابع تھے۔وہ اللہ کے محبوب و مقرب تھے۔اور مرتبہ مراد کو پہنچے ہوئے تھے۔جو فناہ فی اللہ کے بعد عطا ہوتا ہے۔پس آیات سے ثابت ہے آپ کے افعال درحقیقت اللہ کے افعال تھے۔حضورؐ کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے درحقیقت اللہ کے ہاتھ پر بیعت کرتے تھے۔

Marfat.com

حکمت وحقیقت دین کے متلاشی کو یاد رکھنا چاہیے کہ ولی کے روحانی و باطنی عوام کی انتہا ایک نبی کے روحانی و باطنی عوامل کی ابتدا ہے ولائت اور ابدالیت کے انتہائی مرتبہ کے بعد سوا کوئی درجہ نہیں۔ لہٰذا ہر وہ شخص جو اپنے باطن کا تزکیہ کرنے کا خواہش مند ہو اور نفس امارہ سے چھٹکارا چاہتا ہو، ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرے جو باقی اللہ ہو چکے ہیں، یہی حیات ابدی کا راز ہے۔

Marfat.com

56۔باقی اللہ

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا

جب بندہ مومن ذاتی و نفسیاتی خواہشات کو ترک کر کے خواہ وہ دنیاوی ہوں یا اخروی، اللہ پاک کی ذات واحد میں گم ہو جاتا ہے تو وہ فانی بغیر اللہ و باقی اباللہ ہو جاتا ہے۔ یہی توحید کی انتہا ہے ایسے شخص کو اللہ پاک محبوب رکھتا ہے۔ اس کا سکہ لوگوں کے دلوں میں جما دیتا ہے۔ یہ بندہ اپنے ذکر و حمد سے صاحب نعمت و ثروت ہو جاتا ہے۔ اور اسے یہ خوشخبری دی جاتی کہ ہم تجھ پر ہمیشہ اپنی فضل جاری رکھیں گے۔ بندہ مشیت ایزی میں ڈھل کر وہی کچھ کرتا ہے جو مشیت چاہتی ہے۔ اللہ پاک اسی پر ظاہری اور باطنی نعمتوں کی بوچھاڑ کر دیتا ہے اسطرح کہ اسے کبھی گمان بھی نہ ہوا تھا۔ بندہ اپنے ذاتی ارادہ و خواہشات کو زائل کر کے اللہ پاک کے ارادے سے معجزات دکھانا شروع کر دیتا ہے۔ اب وہ اللہ کا ارادہ نہیں رہتا بلکہ اسکی مراد بن جاتا ہے "اپنی ذات اور خواہش کو ترک کر کے وہ شر سے پاک ہو جاتا ہے" لہٰذا وہ ہر لحہ اپنے وجود میں ارتقاء کی شان کو پاتا ہے۔ اللہ پاک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد کرتے ہوئے فرمایا

"ہم کسی آیت سے جو کچھ بھی منسوخ یا فراموش کر دیتے ہیں تو پھر ہم
اس کی مثل یا اس سے بہتر آیت آپؐ کے پاس بھیج دیتے ہیں۔ کیا
آپؐ نہیں جانتے اللہ ہر شے پر قادر ہے"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ مرتبہ اس لیئے ملا کہ وہ ذاتی ارادے اور خواہش سے پاک کیے گئے تھے وہ مشیت الٰہی کے تابع تھے اور مرتبہ مراد پر پہنچتے ہوئے تھے جو فنا فی اللہ ہونے کے بعد ہی ملتا ہے۔ اس لیئے جو صحابہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کرتے تھے، فی الحقیقت اللہ کے ہاتھ پر بیعت کرتے تھے۔ پس ہر دل کو جان لینا چاہئے کہ اس کے روحانی و باطنی عوامل کی انتہا ایک نبی کے روحانی اور باطنی عوامل کی ابتدا ہے۔

Marfat.com

57۔قبض وبسط۔احوال اولیا میں

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا

اولیا کو اپنے احوال باطن میں کبھی قبض اور کبھی بسط سے واسطہ پڑتا ہے۔قبض وہ باطنی کیفیت ہے جو روحانی حجاب وغفلت کا اثر رکھی ہے جس میں مشاہدہ کی لذت معدوم ہوکر مومن پر کثافت اور انقباض کی حالت طاری کردیتی ہے۔اس کا انجام چونکہ کشادگی پر ختم ہوتا ہے۔لہٰذا اولیا اس صورت کو بخوشی قبول کرلیتے ہیں۔قبض کی صورت بہرحال زیادہ سکون لاتی ہے اور ارتقا کی جانب لے جاتی ہے۔مشیت ایزدی کے ساتھ رہنا بھی لبسط ہی ہے۔مومن کے لیئے ضروری ہے کہ وہ امور تقدیر میں کسی قسم کے جھگڑے سے اجتناب کرے، کیونکہ تمام حکمتوں کا وارث صرف اللہ پاک ہے جو عالم الغیب ہے۔سو بندہ جس قدر سفلی خواہشات سے اجتناب کرے گا۔اسی قدر جلد قبض کی حالت سے باہر آجائے اور حالت بسط حاصل کرپائے گا۔نفس امارہ کی الجھنوں سے خلاصی پاکر جب باطن پاک ہوجاتا ہے تو پروردگار کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا۔اور وہ سرمدی کوائف کے ساتھ جلوہ گر ہوگا۔پس سفلی خواہشات سے خلاصی پانا ہی بسط کی بہترین تدبیر ہے۔اس مقام پر پہنچ کر اسے سوال کرنے کی حاجت باقی نہیں رہتی۔اگرچہ دعا کی تاکید کی گئی لیکن جب ایک ولی نفس امارہ کی پیروی سے کلی طور پر نجات پاکر رضائے الٰہی میں فنا ہوجاتا ہے تو وہ خود قضائے الٰہی یعنی مشیت خداوندی بن جاتا ہے۔عجائب وغرائب ظہور میں آتے ہیں۔اس سے احکام کائنات مبہم اور نامعلوم طور پر جاری ہوتے ہیں۔یہی وہ مقام ہے جہاں حدیث قدسی کے مطابق اللہ اس کے کان، آنکھ اور زبان ہوجاتا ہے۔یہ اللہ کا کرم خاص ہے کہ اپنے ولی کو اس کی توفیق عطا فرماتا ہے۔آنحضرتؐ نے فرمایا میرے بندوں کو شیطان کبھی گمراہ نہیں کرسکے گا۔ذکروعبادت کی انتہا تزکیۂ روح کردیتی ہے اور سکون قلب اور بسط کی جاودانی لذات عطا کرتی ہے۔

Marfat.com

58۔ ہستی باری تعالیٰ پر مرتکز نگاہ

حضرت صاحبؒ فرماتے ہیں کہ اپنی نگاہوں کو غیر اللہ سے ہٹا کر صرف اللہ پاک کی ہستی پر مرتکز کر دے، مخلوقات کو نہ دیکھ صرف اللہ پاک کو دیکھ اگر تو مخلوق کو دیکھے تب بھی تیری منشائے نظر ان مخلوقات کے خالق پر ہونی چاہیئے تا کہ اس کا عرفان حاصل ہو سکے۔ میری تاکید ہے کہ کائنات کی سمتوں کو چھوڑ کر زمان و مکان اور حیات کی قیود سے باہر اس آزاد اور بالاتر ہستی پر غور کر، جب تک تیری نظر مخلوقات میں الجھی رہے گی تجھ پر اللہ پاک کے اسرار و رموز منکشف نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا تو جہت توحید پر مرتکز ہو کر باقی تمام جہتوں سے روگردانی کر اس طرح تیری چشم قلب پر اللہ تعالیٰ کے فضل کی جہت عظیم کھل جائے گی اور تجھ کو ازلی اور ابدی حقائق۔ اپنے نور ایمان میں واضح نظر آئیں گے۔ پھر تیرے اعضا جوارح سے کرامات کا ظہور ہوگا۔ ایک بار اللہ پاک پر توجہ موکوز کرنے کے بعد اگر تو غیر اللہ اور مخلوقات پر توجہ کرے گا تو شرک کر مرتکب ہوگا۔ تیری چشم قلب پر حجاب پڑنے لگے گا اور تجھ پر قبض کی حالت طاری ہوگی۔ اس کی سزا شرک اور غیر اللہ میں منہمک ہونے کی سزا ہے۔

جب تو اللہ کی ذات کو یکتا جان کر اپنے عشق و توجہ کا مرکز اسی کو قرار دے گا تو ماسوا اللہ ہر شے سے ناآشنا ہو جائے گا۔ اس طرح اللہ کی نعمتیں تجھ پر وسیع ہو جائیں گی اور اللہ پاک تیری مدد اور امانت فرمائے گا۔

Marfat.com

59۔تاکید صبر وشکر

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا

انسان پر دو طرح کے ادوار آتے ہیں یا تو وہ مصائب وآلام کی زندگی بسر کرتا ہے یا راحت وآسانی سے گزارتا ہے۔تغیر کے ساتھ یہ باتیں بدلتی رہتی ہیں۔احادیث میں ذکر ہے کہ انسان آزمائش میں صبر وتوکل تو اپنا شعار بنائے اور اللہ پر کامل بھروسہ رکھے۔اسی سے مشکل کشائی کی چاہت کرے،شکوہ شکائت نہ کرے اور حاجات کے لیئے مخلوقات کے سامنے مدد کا طلب گار نہ ہو۔راحت وآسائش میں حکم ربی ہے کہ میرا شکر بجالاتا رہے کرو اور توجہ ذات الہی پر مرکوز رکھے۔شکر کا اظہار زبان تک محدود نہ ہو بلکہ اسکے اعضا اور جوارح بھی اسکا اظہار کریں۔دل سے شکر ہی کرے چونکہ وہ خالق کل ہے اس لیئے شکر قبول کرنے کا حق صرف اس کی ذات کو ہے۔جو قاضی الحاجات کا شکر ادا نہیں کرتا۔اسکا علم اور معرفت ناقص ہے۔اللہ کا فرمان ہے کہ میری تم پر اتنی نعمتیں ہیں کہ تم ان کا شمار ہرگز نہیں کرسکتے۔ایسی ہر وہ بات جس میں اللہ کی نافرمانی ہو اور حکم عدولی ہوتی ہو،وہ جائز نہیں۔اس سے ہٹ جانے والا شرک کرتا ہے۔اللہ کی راہ سے بھٹک جاتا ہے۔حکم ہے کہ ہر مسلمان مصیبت واذیت کی حالت میں ہو یا راحت وآرام کی اسے دینی اور آداب الہی کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔مخلوق کے سامنے رنج یا شکوہ کرنا اضطراب کا ظاہر کرنا۔آداب سے باہر لے جاتا ہے۔پس صبر ورضا کے ساتھ مشیت الہی سے موافقت کرے اور اس کے فضل وکرم پر بھروسہ رکھے۔اسکے بعد آسائش آنے والی ہے خزاں کے بعد ہی بہار آتی ہے۔اللہ کی ذات پر توکل کامل،اعتقاد راسخ اور صبر کامل ایمان ہے۔صبر توکل کی روح ہے مومنوں کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اللہ پر توکل رکھیں انبیاء پر انعام ان کے توکل صبر اور شکر کے سبب ہی جاری کیئے گیئے ہیں۔ ان کی سنت کا اتباع کرتا کہ تجھ پر صراط مستقیم منکشف ہو۔

Marfat.com

60۔ کتاب وسنت کی پیروی

حضرتؒ کا ارشاد ہے کہ شرعی چیزوں کو اختیار کرنا، دستور شریعت میں سلوک کی ابتدا ہے۔ اسکے بعد مقدرات الٰہیہ سے موافقت اسکا درجہ سلوک میں بلند کرتی ہے۔ دستور شریعت اور حدود اللہ کی متابعت اور نگہداشت بشریت کو حلال اور جائز طریق پر بنا رہنا ہی، صفات انسانیت کی انتہا ہے۔ یہی کردار کی تکمیل ہے جسے آنحضرت نے بشریت کی حلال اور جائز تعمیل کے باوجود شریعت کا اتباع کرتے تھے اور امت کے لیئے ایک کامل نمونہ کی حیثیت رکھتے تھے ایسے لوگ جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں۔ قیامت کے روز پر ایمان رکھتے ہیں۔ نبی کی زندگی ان کے لیے مکمل نمونہ ہے۔ پس اتباع سنت کرنے والا، آنحضرت کے اسوۂ حسنہ کے پیش نظر اسے قائم کرے گا۔ ارشاد خداوندی ہے کہ جن چیزوں کو ہمارا پیغمبر اختیار کرلے، تم انہیں اختیار کرلو اور جن سے تمہیں منع کرے ان سے باز رہو۔ ارشاد ہے کہ ان سے کہہ کدو میری پیروی اختیار کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا، اتباع سنت سے باطن میں اللہ کی توحید و معرفت کا نور جلوہ فگن ہوگا۔ تو خود حسنِ کامل اور تقوی کا پیکر ہو جائے گا اور تیرے ظاہر و باطن تیرے تمام احوال، شریعت کے ترجمان ہوں گے۔ لوگ تیری صحبت سے مستفید ہونے کے لیے بے قرار ہوں گے اور تو کشف و کرامت کا مرکز بن جائے گا تیرے حدود شرعی کی حفاظت کی جائے گی اور تجھے افعال الٰہی کے موافقت حاصل ہوگی۔ اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ ہم ان کی حفاظت کے ضامن ہیں۔ کیونکہ ناموس شریعت کی حفاظت کرنے والا، احکام الٰہی کا احترام کرتا ہے، اللہ کی نصرت و تائید اسی کے شامل حال رہتی ہے۔ دعا اور التجا کی صورت میں انسان کو بارگاہ الٰہی میں گرتے چلے جانا چاہیے۔ اگر الشمر یت اور اسکے حوائج آدمی سے زائل ہو جائیں تو وہ فرشتوں سے جا ملے گا۔ پس جسم ان کی اور روح اللہ کی ہدایت پر نیابت کے یہی معنیٰ ہیں اور اعتدال کے ساتھ حسب شرعیت ان کی تکمیل ہی سیرت انسانی کی تکمیل ہے

Marfat.com

61۔استعمال اشیاء میں احتیاط

ارشاد ربانیؒ ہے کہ مومن اللہ کے اوامر ونواہی اور دستور شریعت کے تحت تمام اشیاء کو قبول کرتے اور آپس انہیں استعمال کرنے سے پہلے توقف اور تفتیش کیلئے مکلف رہے مبادا کوئی حرام چیز نہ ہو۔ارشاد نبویؐ ہے کہ مومن قبول اشیاء میں احتیاط وتوقف کرنے والا ہے اور منافق بلا تامل جلد لے لینے والا ہے۔آنحضرت نے فرمایا، جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ دے اور جو شخص شک میں نہ ڈالے اسے اختیار کر،مومن تقوی کے خلاف کسی چیز کو گوارہ نہیں کرتا،اگر مومن صاحب ولایت اور ابدالیت میں ہے تو براہ راست علم وفضل والہی سے ہر شے کے قبول یاڈ کا حکم صادر کرسکتا ہے۔

پس مومن کو حلال اور مباح کے لیئے مکلف کر دیا گیا ہے حرام اور مشکوک چیزوں سے منع کیا گیا۔صراط مستقیم اس پر آسان کر دی گئی اور وہ اللہ کی رضا اور سکے احکام کی پیروی کرتا ہے۔اس اس کا منہتائے مقصود اللہ کی رضا جوئی اور خوشنودی ہے۔اس سے بلند تر حالت کوئی نہیں اور یہی غرض ولایت ہے۔اللہ ہمیں ایسے لوگوں کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

62۔ محبت اور محبوب

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا

تو مصائب اور زندگی میں مشکلات کے مواقع پر اللہ تعالیٰ کے خلاف شکوہ شکایت کیا کرتا ہے، اس کی ربوبیت کو الزام دیتا ہے حالانکہ وہ اپنے بندوں پر ذرہ بھر ظلم نہیں کرتا۔ جو مشکلات و مصائب بندے پر آتے ہیں وہ یا تو اسکے مشرکانہ عقائد یا اعمال اور حدودِ شریعت کو پھلانگنے کے سبب آتے ہیں، چونکہ وہ وحدہ لاشریک ہے۔ اس لیے چاہتا ہے کہ جو اس سے محبت کرے وہ خالص اسی کے لیے ہو، محبت الٰہی خالص ہو جو صرف اللہ ہی کے لیے ہو۔ پس جو محبت محبوب حقیقی کے لیے خاص ہوگی وہ مصائب و آرام کا شکوہ و شکائت ہرگز نہیں کرے گا۔ جو مصائب آدمی پر آتے ہیں اس لیے ہوتے ہیں کہ وہ اپنے عقائد اور اعمال کی اصلاح کرے اور مشرکانہ روش ترک کردے۔ رضائے الٰہی کے لیے نفس امارہ اور مخلوق کی پیروی سے اجتناب کرے، غیر اللہ کو اپنی رغبت کا مرجع نہ بنائے۔ پھر وہ اپنی عنائت اور عطا کو نعمتوں کی صورت میں وسیع و بسیط کردے گا۔ اور زبانیں تیری تعریف میں کھول دی جائیں گی اور تجھے ہمیشہ کے لیے دنیا و عقبیٰ میں ناز و نعم کے ساتھ رکھا جائے گا۔

پس اپنے آپ کو محبوب حقیقی کے لیے وقف کردے، اس کو دوست رکھ جو تجھ کو دوست رکھتا ہے۔ اس سے کلام کر جو تجھے پکارتا ہے، اور اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے جو تجھے گرنے اور صراطِ مستقیم سے منحرف ہونے سے بچاتا ہے۔

پس اگر تو مخلوقات اور عادات میں الجھا رہے گا اور اتباع نفس میں حقیقی محبوب سے دور رہے گا۔ قلب و ارواح کی طمانیت، اسی کی محبت اور اسی کے ذکر و فکر سے ہے۔ اللہ کا فرمان ہے کہ مشرکین اپنے دیوتاؤں سے ایسی محبت رکھتے ہیں جو صرف اللہ کے لیے خاص ہونی چاہیے۔ یاد رکھو! ایمانداروں کے دل تو صرف ذکر الٰہی سے اطمینان پاتے ہیں اور اطمینان اور سکون و توانائی صرف ذکر الٰہی سے حاصل ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

63۔نکتہ

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا

میں نے خواب میں خود کو کہتے ہوئے پایا

''اے انسان! ظاہر میں اللہ کی مخلوق کو اس کے ساتھ شریک کرنے

والے اور عمل الٰہی میں اپنے ارادے کو شریک ٹھہرانے والے اور اے

باطن میں نفس امارہ کو اپنے رب کریم کے ساتھ شریک کرنیوالے۔

توحید اور اخلاص کو اپنے قلب میں جاگزیں کر''

یہ سن کر ایک شخص جو میرے پاس موجود تھا، کہنے لگا، حضرت یہ کیسا کلام ہے۔ اور اسکا مقصد کیا ہے۔ میں نے کہا

''یہ توحید اور شرک کا فرق ہے،

اور معرفت کی ایک رمز''

64۔دائمی موت۔دائمی حیات

حضرتؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن میرے اندر ایک انقباض پیدا ہوا اور میں نے آرزو کی کہ اس کشمکش اور اضطراب سے کس طرح نجات پاؤں۔ جب مجھ سے غائبانہ پوچھا گیا کہ تو اپنے اطمینان کے لیئے کیا چاہتا ہے تو میں نے کہا کہ میں ایسی موت چاہتا ہوں جس میں حیات ہو اور ایسی حیات چاہتا ہوں جس میں موت نہیں۔ پوچھا گیا، وہ کونسی موت ہے جس میں حیات نہیں اور وہ کونسی حیات ہے جس میں کسی بھی طرح موت کو دخل نہیں۔

میں نے عرض کی ایسی موت جس میں حیات نہیں میرا اپنی ہم جنس مخلوقات سے بے تعلق ہو جانا یعنی مرجانا ہے یہ مقصد فنا فی اللہ اور غیر اللہ سے اپنی امیدیں اور توقعات منقطع کر کے اللہ سے وابستہ ہو جاتا ہے۔ پھر ایسی حیات جس میں موت نہیں وہ میرا اللہ کی مشیت اور فعل کے ساتھ زندہ رہنا ہے۔ تا کہ میں اسی کے ارادوں کے تابع رہوں۔ میرا ذاتی وجود کوئی نہ ہو۔ یہی وہ حیات ابدی ہے جس میں موت نہیں۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے میری زندگی کی آرزوؤں میں سب سے قیمتی آرزو یہی ہے۔

Marfat.com

65۔ ظلم اللہ کی طرف سے

حضرتؒ نے فرمایا کہ بعض اوقات انسان نا مسائد حالات سے تنگ آن کر اللہ پاک سے اظہار خفگی کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ وہ اسکی التجا نہیں سنتا۔ فرمایا اگر میں یہ پوچھوں کہ تو اللہ کے فرمان کے تحت آزاد ہے یا غلام جواب دے گا کہ میں آزاد ہوں تو کافر کہلائے گا۔ اور اگر کہے گا کہ میں غلام ہوں تو یہی تقاضا ہوگا کہ توکل کے ساتھ اپنے اللہ پر بھروسہ رکھ۔ کیونکہ اللہ پاک فرماتا ہے کہ تو میری درگاہ میں اپنی حاجات بیان کر میں تیری دعائیں ضرور قبول کروں گا۔

پس بندے کو اللہ کی اعانت پر بھروسہ کرنا چاہیے اور ہرگز شک میں نہیں پڑنا چاہئے اور نہ ہی رنج والم کی زیادتی میں اس کی ذات باری کو منسوب کرنا چاہئے۔ التجاؤں کی قبولیت میں دیر کی وجہ بعض اوقات مصلحت کے تحت بھی ہوتی ہے۔ وہ اپنی مخلوق پر ذرہ بھر ظلم نہیں کرتا۔ لوگ اپنے فسق وفجور سے خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اس ظلم کو اللہ سے منسوب کرنے کی بجائے تجھے چاہئے کہ اسے اپنے نفس سے منسوب کر، اور اپنی بے اعتدالیوں کی اصلاح میں مشغول ہو۔ اللہ پر ایمان بجالانے پر وہ آدمی پر ظلم کیوں کرے گا۔ بندوں پر عذاب کا آنا ان کی اپنی بے اعتدالیوں کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ شیطان انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ وہ لوگوں کو ایمان اور راہِ مستقیم سے منحرف کرتا رہتا ہے۔ نبیوں کو ہدایت دی گئی کہ وہ اپنے اُمتیوں کو نفس امارہ کے اتباع سے منع کریں۔

Marfat.com

66۔ دعا جاری رکھ

حضرت قطب ربانیؒ فرماتے ہیں کہ یہ کبھی نہیں کہنا چاہے کہ میں اللہ سے سوال نہیں کرونگا کیونکہ یہ معیوب ہے۔ صرف مخلوق کے سامنے حاجت بیان کرنا غلط ہے۔ اللہ سے مانگنا بندے کی خوش بختی اور توحید و ایمان کا ثبوت ہے۔ اس لیئے تمہیں میں تاکید کرتا ہوں کہ اپنے ربّ کے حضور ہی سوال کر اس سے تیرے علم میں اضافہ ہوگا اور یہی چیز تیرے لیئے راحت اور ترقی لائے گی۔ دعا کی قبولیت کی تاخیر پر کوئی حرف شکائت زبان پر لانا، ہرگز مناسب نہیں۔

اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں کہ تم مجھ سے دعا کرو، میں تمہاری دعا قبول کرونگا۔ مجھ سے میرا فضل مانگا کرو۔ میں اپنے بندوں کے بہت قریب ہوں۔ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اسکی دعا ضرور قبول کرتا ہوں۔ تم بھی قبولیت کا یقین رکھ کر دعا کیا کرو دعا کی قبولیت میں تاخیر جب کسی مصلحت کے تحت ہوتی ہے تو اسکا علم صرف خدا کو ہوتا ہے۔ اس لیئے کفر و انکار کے کلمات زبان پر نہیں لانا چاہئیں۔ دعا کرنے والے کو اللہ ویسے بھی خوش و خرم رکھے گا۔ تیرے سوال قبول نہ ہونے پر ان کی تلافی کی جائے گی۔ آخرت میں اجر عظیم عطا کیا جائے گا۔ کیونکہ اللہ پاک رحیم و کریم ہے، غنی اور مغنی ہے۔ اور ان صفاتی ناموں والا، اپنے در سے کسی کو مایوس نہیں کرتا، پس جس سوال کا اجر دنیا میں نہ دیا جائے اس کی آخرت میں تلافی کر دی جائے گی۔

حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے روز بندہ اپنا نامہ اعمال میں کچھ ایسی نیکیاں دیکھے گا جو اس سے کبھی سرزد نہیں ہوئیں۔ پوچھا جائیگا کیا تو ان نیکیوں کا جانتا ہے وہ کہے گا نہیں۔ جواب ملے گا یہ تیری ان دعاؤں کا اجر ہے جو دنیا میں از راہ مصلحت قبول نہیں کی جا سکیں۔ وہ حق دار کا حق ادا کرنے والا ہے۔

Marfat.com

67۔مجاہدہ نفس

ارشاد قطب ربانیؒ ہے کہ قرآن و حدیث میں مجاہدہ نفس کی تاکید ہے۔ جب تو نفس کے خلاف جہاد کرے گا اور اس پر فتح پائے گا تو اللہ تعالیٰ ایک بار پھر کسی طریقے سے تجھ کو غلبہ اور اقتدار دے گا تا کہ تو دوبارہ محنت کرنے والا زیادہ پختہ ہو سکے اور شیطان تجھے گمراہ کرنے نہ پائے۔ جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف رجوع کرنے کا مطلب یہی ہے۔

جہاد اکبر مجاہدہ نفس ہی ہے۔ مجاہدہ نفس لذات سے دور رہ کر عبادت پر دوام حاصل کرنا ہے۔ غور طلب بات یہی ہے کہ ایسی تاکید نبی کے ذریعہ حکم دیا گیا حالانکہ نبی تو غفلت کر ہی نہیں سکتا اور وہ اللہ کی سنت کے خلاف نہیں جاتا۔ وہ تو وحی پر عمل کرتا ہے، پس اسکا مطلب یہ ہے اس کا خطاب آنحضرت کی ذات نہیں بلکہ اُمت کے افراد ہیں۔ امت کے افرد کو اس حکم کے ذریعے اور شریعت کی تاکید کی گئی۔ گویا جب مومن مجاہدہ نفس پر مداومت کرتا ہے اور دستور شریعت سے نفس کو مغلوب کرتا ہے۔ تو اسے بلند ترین درجات عطا کئے جاتے ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے

> ''جو شخص حشر کے دن، اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہونے سے
> ڈرا اور نفس کو خلاف شریعت پیروی سے روکے رکھا، انکا ٹھکانہ یقیناً
> جنت ہے''

اللہ پاک ایسے مومن کو تقویٰ کی خاطر جزا دیتے ہوئے اس پر نعمتوں کو وسیع فرمادے گا جس کی کوئی حد نہیں۔ کافر چونکہ ان سے انکاری تھے، اس لیے فرمایا گیا کہ اتباع نفس والوں کو عذاب الیم میں مبتلا کیا جائے گا اور دوزخ میں داخل کیا جائے گا جس میں وہ ہمیشہ جلا کریں گے۔

Marfat.com

68۔اللہ کی ہر دن نئی شان

حضرتؒ نے فرمایا کہ اس آیت کے حقیقی معنیٰ تک قرآن کے بعض قاری نہیں پہنچے کہ ''اللہ ہر دن نئی شان میں ہے'' اسکا مطلب ہے کہ مخلوق ایک ہنگامی اور عارضی زندگی رکھتی ہے اور بہر حال فانی اور زوال پذیر ہے۔اس کے برعکس رب کی ذات حی القیوم کی ہے دائمی ہے ابدی ہے۔اپنی صفات سے ہمیشہ کے لیے باقی اور پائندہ ہے۔اس کی حیات، قوت اور اختیارات ہر نئے دن کے ساتھ فروغ پاتے ہیں، ارتقامیں ہیں اور ان میں زوال نہیں۔اسکے ارادے ہر روز نئی قوت اور دوام حاصل کرتے ہیں۔جب وہ کسی مومن کی دعا قبول فرما کر اسکی مطلوبہ چیزیں عطا کرتا ہے تو اللہ کا ارادہ نہیں ٹوٹتا۔مخلوقات کے لیئے مقدار ازل سے متعین کردی گئی ہے اور علم الٰہی کے مطابق، وقت آنے پر حاجات پوری کردی جاتی ہیں۔ مانگنے والوں کی حاجات دستور ازل کے تحت ہی ہیں، اور ان کا اصل انجام بھی علم الٰہی اور کرم خداوندی میں ہے۔

بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بی بی عائشہؓ نے پوچھا کہ کیا لوگ جنت میں اپنے نیک عملوں کے سبب داخل ہوں گے تو ارشاد فرمایا......نہیں۔وہ محض اللہ کی بخشش اور رحمت سے داخل ہوں گے۔ پوچھا یارسول اللہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہیں فرمایا......ہاں۔میں بھی نہیں تا آنکہ اس کی رحمت کاملہ مجھے ڈھانپ نہ لے۔یہ بھی کہا کہ اللہ پاک اپنے احکام اور ارادوں میں مخلوق کا محکوم نہیں، وہ جو چاہے کرتا ہے۔ساری مخلوقات اس کی پیدہ کردہ ہیں۔اللہ پاک نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے کہا

> ''اے پیغمبر! کہیئے اے مالک الملک، تو جس کو چاہتا ہے ملک و سلطنت عطا فرماتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے جسے چاہتا ہے عزت وتو قیر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کر دیتا ہے غیرت آبرو اور ترقی و فرازی تیرے ہاتھ میں ہے اور بلاشبہ ہر شے پر حاکم و مختیار ہے تو ہی جسے چاہتا ہے رزق بے حساب عطا فرماتا ہے اور مخلوق پر حقیقی حکومت تیری ہی ہے''

Marfat.com

69۔کونسی چیز

حضرتؒ فرماتے ہیں کہ اگر تو اللہ سے سوال کرتا ہے تو اس سے صرف ان باتوں کا سوال کر، گزشتہ گناہوں کی معافی اور مغفرت، مستقبل میں گناہوں سے بچنے کی توفیق، اسکی اطاعت کا وعدہ مشیتِ خداوندی پر راضی رہنے اور مصائب پر تحمل، حلال نعمتوں کی فراوانی، رزق میں وسعت اور اس کی نعمتوں پر حمد وشکر کی توفیق طلب کر، جو چیزیں شرعی و مذہبی طور پر حرام کردی گئی ہیں ان کی تلاش ترک کر، حضرت عمرؓ نے فرمایا مجھے اس بات کی پراہ نہیں کہ میرا خاتمہ کس حالت میں ہوتا ہے اس حالت میں جسے میں برا سمجھتا ہوں یا اس حالت میں جسے میں اچھا سمجھتا ہوں کیونکہ میں نہیں جانتا علم الٰہی میں میرے لیئے بہتری کس چیز میں ہے۔ میں نے اپنے معاملات خدا کے سپرد کردیئے ہیں وہ بہترین دوست، حامی، حافظ اور ناصر ہے۔ اللہ پاک نے مسلمانوں کو تنبیہ فرمائی کہ تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے حالانکہ عافیت پسندی اور راحت طلبی میں وہ ہمیں ناگوار گزرتا ہے لیکن عین ممکن ہے جسے تم برا سمجھتے ہو حقیقتاً تمہارے لیئے اچھا ہو۔ اور جو تم برا سمجھتے ہو وہ تمہارے لیے مضر اور تباہ کن ہو، جب مومن شیوۂ تسلیم و رضا کو اپنا کر نفس کی الجھنوں سے آزاد ہو جاتا ہے تو اس کا دل اللہ کی محبت میں سرشار ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں تیرا پروردگار، تم پر دنیاوی نعمتیں اور جاہ وثروت، عطا کرے گا اور پھر اگر دنیاوی نشیب و فراز میں کبھی تنگی اور عسرت پیش آجائے گی تو مومن ہونے کے سبب تو اپنی خواہش سے کنارا کش ہو کر اپنے معاملات کو اللہ کے سپرد کردے گا۔

Marfat.com

70۔ نیکیوں پر تکبر

حضرت قطب ربانیؒ فرماتے ہیں کہ تیرا اپنی نیکیوں پر اترانا، خلق میں اپنی راست بازی پر فخر کرنا، صریحاً شرک اور گمراہی ہے۔ صراط مستقیم پر گامزن ہونے کی توفیق تو صرف اللہ پاک عطا فرماتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس کے برعکس گناہوں اور شرک سے بچتا ہے وہ بھی سراسر اللہ کی اعانت اور تائید و نصرت سے ہے۔ پس تو اللہ کی تائید و توفیق اور نصرت و اعانت کا اعتراف کرنے میں بخل سے کام نہ لے۔ نیکی کرنے اور بدی سے بچنے کو صرف اپنے نفس سے منسوب نہ کر۔ تمام جلیل القدر انبیاء اور اولیا مانتے ہیں کہ اوامر کی تعمیل اور نواہی سے محفوظ رہنے کی توفیق صرف اللہ کی تائید و نصرت سے ہے نبی کریم کا ارشاد ہے کہ نیک عمل کرو اور نیک عملوں کی توفیق اللہ سے چاہو۔ گناہوں سے بچنے کے لیے نفس امارہ کو مغلوب کرو اور اپنے پروردگار کی قربت چاہو، اپنے اللہ کے بن کر زندہ رہو۔

Marfat.com

71۔ مرید اور مراد

حضرت قطب ربانیؒ کا ارشاد ہے کہ تیری دو ہی حالتیں ممکن ہیں یا تو تو مرید ہو گا یا پھر مراد۔ مرید ہونے کی صورت میں شریعت کی بھاری ذمہ داری تیرے کاندھوں پر ہے۔ راہ صداقت اور طالب عابد کو کڑے مجاہدے سے گذرنا پڑتا ہے اس لیے ان مشکلات پر واویلا کرنا اس کے لیے مناسب نہیں۔ اسے اپنے مقصد کے حصول کے لیے صراط مستقیم پر ہوتے ہوئے استقلال کا مظاہرہ کرنا ہو گا۔ حتیٰ کہ تجھ پر سے تمام مصائب کا بوجھ اٹھا لیا جائے گا۔ مصیبتوں کو دفع کر کے رحمت عطا کی جائے گی دوسری صورت میں اگر تو مراد ہے تو تجھ پر جہاد فرض ہو گا۔ آفات کی صورت میں اللہ پر الزام نہیں دھرنا نہ ہی اس پر شکایت کرنی ہے اور جو تو قیر تجھے دی گئی ہے اس شک وشبے سے اسمیں کمی نہ ہو۔ اللہ پاک مراد اولیا پر بلاوجہ بلائیں نازل فرماتا ہے تا کہ ان کے درجات کو بلند کرے۔ روحانی قوت اور بلندی عطا فرمائے۔ تیرے رتبے کو اولیا اور ابدال تک بلند کر کے تجھے اپنے قریب کرے۔ یقیناً یہ تجھے پسند نہیں ہو گا کہ تجھے اولیا سے دور کر کے غافل اور فاسق لوگوں کے قریب میں رکھا جائے اور تیری حاصل کردہ قوت ایمانی زائل ہو جائے۔ اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ ابتلا تو طالب و مرید کے لیئے ہے جس میں راہ طریقت میں بلندی ملتی ہے نہ کہ وہ ختمی کا مقصود ہے۔

درحقیقت مراد کا مبتلا ہونا کوئی کلیہ نہیں ایک الگ چیز ہے۔ سب جانتے ہیں کہ زیادہ برگزیدہ انبیاء کو زیادہ ابتلا سے گزرا گیا۔ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت محمدؐ اس کی مثال ہیں۔ ان کے مصائب پر غور کرو۔ حضورؐ نے فرمایا دین میں بھی جس قدر ڈرایا گیا ہوں کوئی دوسرا نہیں۔ دین میں مسلسل اذیت کے دو ماہ ایسے بھی تھے جن میں مجھے کھانے کو محض اتنا دیا گیا جتنا بلالؓ اپنی بغل میں چھپالے۔ فرمایا میں تم سب سے زیادہ اللہ کو پہچاننے والا اور ڈرنے والا ہوں۔

Marfat.com

72۔ بازار میں آنے والوں کی قسمیں

حضرت قطب ربانیؒ فرماتے ہیں کہ خلق خدا میں انسانوں کے دینی و روحانی اعتبار سے مختلف مدارج ہیں۔ لہٰذا وہ اپنی اس کیفیت وصلاحیت کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ ان کے ہر عمل میں ان کی نیت اور خواہش کا علیحدہ زاویہ نگاہ ہوتا ہے۔ جس پر انہیں اجر و ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ بازار میں داخل ہونے والوں کی کئی قسمیں ہیں۔ ان میں سے کچھ ایسے ہیں کہ وہ بازار میں داخل ہو کر لذات و شہوات کی اشیاء کو دیکھ کر ان میں مشغول ہو جاتے ہیں ان کی کشش میں کھو جاتے ہیں۔ ان سے وابستہ ہو کر ان کے جائز ناجائز حصول میں مصروف ہو کر فتنوں میں جا پڑتے ہیں، یہی عمل انہیں عبادت اور دین سے دور کر دیتا ہے۔ لیکن اللہ کا فضل شامل رہے تو وہ ان سے دور رہتے ہیں دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو بازار کی لذت و شہوات والی چیزوں کو غفلت اور گمراہی کا سبب جانتے ہیں۔ ایسے لوگ مجاہد ہیں، وہ عقل و شعور سے کام لے کر دین کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ وہ نفس اور شہوت پر غلبہ پا کر اللہ کی مدد و نصرت پاتے ہیں۔ ارشاد نبویؐ ہے کہ جو شخص اللہ کے خوف سے لذات و شہوات پر اختیار یا قبضہ پا کر انہیں اللہ کے خوف سے چھوڑ دے تو اس کو نیکی کا ستر گنا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ اس سے غافل رہنے والے جلد ہی اپنے لئے غلفت و گمراہی کا سامان پیدا کر لیتے ہیں۔

تیسری قسم کے لوگ بازار میں جا کر اپنی پسند اور خواہش کو اللہ کی جائز قرار دی گئی حلال چیزوں تک محدود رکھتے ہیں اور انہیں جائز طریق پر حاصل کر کے استعمال میں لاتے ہیں۔ اللہ پاک کا شکر ادا کرتے ہیں۔ بازار میں آنے والوں کی چوتھی قسم وہ ہے جو لذات و شہوات کے اسباب کو نہیں دیکھتے اور ان سے بے خبر رہتے ہیں گویا وہ اندھے ہیں وہ غیر اللہ کو نہ دیکھتے ہیں نہ سنتے ہیں۔ ان کی نگاہ ہر وقت اپنے محبوب حقیقی پر رہتی ہے ان سے پوچھا جائے کہ آپ نے بازار میں کیا دیکھا تو وہ کہیں گے کہ ذات ابدی کے سوا کچھ نہیں۔ بازار میں داخل ہونے والوں کے بعض برگزیدہ بندے جب کسی جگہ عوام الناس کو گفتار و کردار کی لغزش اور گمراہیوں میں پاتے ہیں تو ان کا دل ایسے لوگوں کے لیے رحم و ہمدردی سے بھر جاتا ہے۔

Marfat.com

وہ اللہ کے حضور ان کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور التجا کرتے ہیں کہ پروردگار انہیں ہدایت عطا فرما اور راہِ راست کی طرف موڑ دے تاکہ یہ تیری نافرمانی سے احتراز کریں۔

ایسے ہی لوگ ہیں جو نادار الوجود ہیں، اللہ کے پیارے ہیں، اولیا و ابدال ہیں، زاہد و متقی ہیں۔ اللہ نوعِ انسانی کی ہدایت و سعادت کے لیے انہیں سلامت اور صاحب توفیق رکھے...... آمین

Marfat.com

73۔حالت فساق کا کشف

حضرت قطب ربانیؒ فرماتے ہیں بعض اوقات اللہ پاک اپنے کسی ولی یا برگزیدہ بندے کو فاسق فاجر لوگوں کے عیوب سے آگاہ فرماتا ہے اور اس کشف کا مقصد ایسے لوگوں کو ان کی بدکرداریوں سے دور کرنا اور اس پر شریعت کی تبلیغ کرنا ہوتا ہے۔ چنانچہ ولی اللہ تبلیغ کا سہارا لے کر انہیں لوگوں کے سامنے ذلیل نہیں کرتا بلکہ آیت شریفہ کے مطابق انہیں حکمت عملی، لطف و کرم، محبت اور شیریں کلامی سے بلاتا ہے۔ وہ انہیں علیحدگی میں صراط مستقیم کی طرف محبت و لطف سے مائل کرتا ہے۔ وہ انہیں توحید، شرک، نیکی اور بدی کا فرق سمجھاتا ہے وہ انہیں بتاتا ہے کہ تم لوگ اپنے باطن کا مکمل تزکیہ کئے بغیر مسلمان یا مومن ہونے کا یقین نہیں کر سکتے۔ مسلمان رہنے اور یقین کرنے کے لئے دستور شریعت کا اتباع لازمی ہے۔ اللہ پاک شرک کو ہرگز معاف نہیں کرتے باقی جن چیزوں کو چاہے معاف کر دیں۔ سو حضرتؒ ارشاد فرماتے ہیں اے مسلمانو، اپنی عاقبت سنوارنے کے لیے تقویٰ کی راہ اختیار کرو کیونکہ سفر آخرت میں تقویٰ ہی بہترین زادِ راہ ہے۔ چنانچہ ولی کسی کی غیبت و بدخوئی نہیں کرتا۔ اس وسعت ظرف اور سلیقہ بندی سے مشرک، فاسق و فاجر لوگ بے زار ہو کر توحید و تقوی اختیار کرتے ہیں۔ آیت شریفہ میں ہے کہ اللہ جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی جانب رہنمائی فرماتا ہے۔

Marfat.com

74۔کائنات میں توحید کے آثار

اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ میری زمین میں یقین وایمان دلانے والی بہت سی آیات ہیں اور یہ آیات تمہارے نفوس میں بھی موجود ہیں۔اللہ کی ذات وصفات اور واحدانیت پر یقین ایمان لانے کے لیے اس کی صنعت عرائب سے بھری پڑی ہے۔اس لیئے ہر ذی عقل کو تحصیل اعیان کے لیے غور اور تدبر کی شروعات اپنی ذات سے کرنی چاہیے اور اپنے بدن کی ظاہری وباطنی ترکیب کو غور سے دیکھے،جب اسے علم ابدان میں بصیرت حاصل ہو جائے تو کائنات میں باقی چیزوں پر غور کرے۔پس جوں جوں غور کرے گا، وہ مصنوعات کو دیکھ کر صانع کی ذات وصفات کا اندازہ کرتا چلا جائے گا۔اسی طرح توحید ومعرفت کا اسرار آدمی پر کھلتے ہیں،۔کلیۃ "ہر صنعت اپنے صانع کے کمال فن کی ترجمان ہوتی ہے۔ہر فعل اپنے فاعل کی قدرت کی صلاحیت پر دلیل قائم کرتا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ہم نے زمین اور آسمان کی تمام چیزوں کو تمہارے لیے مطیع ومسخر کر دیا۔اللہ پاک نے کائنات میں اپنی صفات کو ذات فرمایا اور ذات کو چھپایا۔ بلکہ یوں کہے کہ ذات کو صفت میں اور صفت کو فعل میں واضح فرمایا اور اپنے علم کو مشیت وارادہ سے اور ارادہ کو حرکات وافعال سے ظاہر کیا۔حضرت ابن عباسؓ کا یہ کلام اسرار معرفت سے بھرا پڑا ہے ار ایسے معانی کا ظہور صرف اس سینہ میں ہو سکتا ہے۔جس میں قلب زندہ وروشن ہو۔اسی وجہ سے حضورؐ نے ان کے حق میں دعا فرمائی تھی۔یا اللہ اس کو دین میں حکمت اور سمجھ عطا فرما اور اسکو معانی آیات کا علم لدنی عطا فرما۔

Marfat.com

75۔ تصوف کی صفات اور تقاضے

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں تاکید کے ساتھ وصیت بھی کرتا ہوں کہ اپنے رب سے ڈر اسکی فرمانبرداری کر، شریعت کی پابندی کر، سینہ کو شرک اور کدورت سے پاک رکھ۔ بخیل سے دور رہ اور عدل اور سخاوت اختیار کر۔ حقوق العباد کی حفاظت کر اور جائز اور مباح چیزوں کو خرچ کر۔ خلق خدا کو ایذا رسائی سے باز رہ، مشکلات پر تحمل کر کے سچے دل سے اللہ کی مدد کا طلبگار بن۔ علما اور مشائخ کی عزت کر۔ اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ اچھا اور نیک معاملہ کر، بڑوں کا ادب کر اور چھوٹوں سے شفقت سے پیش آ، فاسق و فاجر لوگوں اولیاء کی عزت نہ کرنے والوں کو چھوڑ دے۔ دینی امور میں اپنے بھائیوں کی مدد کر، ہم جنسوں کا محتاج نہ بن اور اپنی حاجات کے لیے صرف اور صرف اللہ کے حضور طلب کر اس طرح جیسے کہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا تجھے فنائے نفس حاصل ہو جائے گا۔

یاد رکھ کہ محض بحث و مباحث اور قیل و قال سے تصوف حاصل نہیں ہوتا۔ تصوف لذات و شہوات کو چھوڑنے اور ذکر و فکر کے احترام سے جڑا ہے مبتدی کے سامنے علمی مسائل کھول کر نہ بیٹھ جا۔ کیونکہ وہ اس سے وحشت کھائے گا۔ اس سے ذکر اور فکر کی باتیں کر جن سے وہ مانوس ہے۔ تصوف کی بنیاد آٹھ چیزوں پر ہے

۱۔ ابراہیمؑ کی طرح سخی رہنا	۲۔ اسحاقؑ کی طرح راضی بہ رضا رہنا
۳۔ ایوبؑ کی طرح صبر اختیار کرنا	۴۔ زکریاؑ کی طرح مناجات کرنا
۵۔ یحییٰؑ کی طرح وجد و ذکر کرنا	۶۔ عیسیٰؑ کی طرح صوف پہننا
۷۔ عیسیٰؑ کی طرح سیر فی الارض کرنا	۸۔ نبی کریمؐ کی طرح فقر و توکل اختیار کرنا

ان سب پر ہمارا اسلام ہو۔

Marfat.com

76۔ مسلمانوں کے لیے چند وصیتیں

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا میں تمہیں ان امور پر عمل پیرا ہونے کی وصیت کرتا ہوں۔ ا۔ اُمرا سے غیرت وخودی کے ساتھ ملاقات کر۔ ۲۔ فقرا سے عجز وتواضع اور فروتنی اختیار کر۔ ۳۔ عمل میں خلوص اختیار کر اور اللہ پر نظر رکھ۔ ۴۔ مسلمانوں کے حقوق ضائع نہ کر۔ ۵۔ صحبت فقرا میں عجز احترام اور بذل وسخا اختیار کر۔ ۶۔ نفس امادہ سے دور رہ۔ ۷۔ اپنے اخلاق کو وسیع کر کیونکہ اچھے اخلاق والا اللہ کے قریب ہے۔ ۸۔ اپنے باطن کو ماسوا اللہ کی طرف مائل رہنے سے بچا۔ ۹۔ شرک وفسق میں مبتلا کو تبلیغ کر۔ ۱۰۔ سچے فقیر اور ولی اللہ کی خدمت کر۔ ۱۱۔ کمزور اور چھوٹے پر حملہ نہ کر۔ ۱۲۔ بڑے پر بھی حملہ نہ کر کیونکہ یہ بدتہذیبی ہے۔ ۱۳۔ ہمیشہ اللہ کا ذکر جاری رکھ۔ ۱۴۔ خدا کے عہد وپیمان کا عملی احترام کر۔ ۱۵۔ اس عقیدے پر مضبوطی سے قائم رہ کہ تیری گفتار وکردار کی پرسش ہوگی۔ ۱۶۔ اپنے اعضا کو حرام چیزوں سے بچا۔ ۱۷۔ اللہ اور اسکے نبیؐ کی اطاعت کو خود پر لازم کر لے۔ ۱۸۔ اللہ نے جس کو ملک کا والی بنایا اسکی فرمانبرداری کر۔ ۱۹۔ خدا کی زمین میں فساد پیدا نہ کر۔ ۲۰۔ مسلمانوں سے نیک گمان رکھ۔ ۲۱۔ ان سے نیک سلوک کر۔ ۲۲۔ اپنی زبان کو غیبت سے بچا۔ ۲۳۔ کسی مسلمان کی بدخواہی نہ کر اور نہ کینہ رکھ۔ ۲۴۔ کسی لفظ یا حرکت سے مسلمان کی دل آزاری نہ کر۔ ۲۵۔ حلال روزی کما۔ ۲۶۔ اہل وعیال کی خدمت کر۔ ۲۷۔ شریعت کے جو مسائل معلوم نہیں علمائے دین سے دریافت کر۔ ۲۸۔ مخلوقات سے ملاقات کے لیے اللہ سے ملاقات کا لحاظ رکھ۔ ۲۹۔ ہر صبح اپنے مال وجایداد کا صدقہ دے۔ ۳۰۔ غربا اور مساکین کی امداد کر۔ ۳۱۔ اپنی عبادات میں اپنے مرحومین اور دیگر مومنین کے لیے دعائے مغفرت کر اور ہر صبح وشام سات مرتبہ اس دعا کو پڑھا کر۔

اللھھم اجرنی من النار،اعوذ باللہ العلی العظیم،من الشیطان
الرجیم، ھوالذی لا الہ الا ھو عالم الغیب ولشھادہ٭

Marfat.com

77۔خالق اور مخلوق کے ساتھ

حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا اللہ کی عبادت میں اس طرح محو رہ کہ گویا مخلوق موجود ہی نہیں اور مخلوق کے ساتھ ایسا برتاؤ کر جیسے کہ تیرا نفس ہی موجود نہیں۔ پس جب تو اللہ کے ساتھ مکمل رابطہ کرے گا تو حقیقی معنوں میں اسکا قرب پائے گا اور جب تو نفس سے جدا ہو کر مخلوق کے ساتھ ہوگا تو حق و صداقت پر قائم رہ کر عدل کرے گا۔ یہ روش تجھے تمام قسم کے نقصانات سے محفوظ کر دیگی۔ پس تو خلوت میں تنہائی اختیار کرے گا تو اپنے حقیقی دوست کو باطن کی آنکھ سے دیکھ لے گا۔ اس کی تجلیات کا مشاہدہ کرے گا نفس امارہ تجھ سے دور ہو جائے گا۔ تیرا جہل علم سے بدل جائے گا اور تیری دوری اس کی قربت سے بدل جائے گی۔ خالق کو اختیار کرتے مخلوق کی ایسی تابعت نہ کر جو رضائے الٰہی کے خلاف ہو جس نے عشق کا مزا چکھا اسی نے اسے پہچانا۔ اے مومن واردات قلب و عقل و شعور میں تصادم اس وقت دور ہوتا ہے جب مومن مقام معرفت پر توحید الٰہی کے نشہ میں مخمور ہو جائے۔ پھر اسکا قلب ہی اس کا دماغ بن جاتا ہے۔ خلائق کے نابود ہونے کے بعد انسانی طبیعت کا بدل ملائکہ کی طبیعت بن جاتا ہے۔ پھر ملائک کے فضائل سے بلند ہو کر محو مستغرق ہونا ہی وہ فنا ہے جس سے بقا حاصل ہوتی ہے۔ اس وقت تیری گفتار اور حرکات اذان الٰہی سے ہوتی ہیں۔ ایسے روحانی رتبہ کا خواہش بند، اوامر ونواہی کا مطیع بن کر پروردگار کا علم لدنی پاتا ہے۔ پھر تیری ہستی 'وجود ہر شئے اسی کی خوشنودی کے لیے ہوتی ہے۔ زہد، تقویٰ اور معرفت کے معنوی اور باطنی فرق کو جاننے کے بعد، زہد کامل محض ایک ساعت بن جاتی ہے۔

Marfat.com

78۔اہل مجاہدہ کی دس خصلتیں

حضرت قطب ربانیؒ نے محاسبہ اور مجاہدہ نفس کرنے والے اہل طریقت کی دس خصلتیں بیان کی ہیں جن پر وہ ہمیشہ قائم رہے ہیں۔ جب وہ اللہ کے حکم سے اتباع نبوی میں ان خصائل پر راسخ ہو جاتے تھے تو روحانیت کے بلند مقام پا لیتے ہیں۔

پہلی بات یہ ہے کہ بندہ جان بوجھ کر یا انجانے میں جھوٹی قسم ہرگز نہ کھائے۔ کیونکہ قسم کھانے سے وہ شخص اس کی عظمت کھو دیتا ہے۔ جب آدمی خود تو ترک حشمت کا عادی بناتا ہے تو اس پر ظاہری و باطنی نعمتیں بڑھا دی جاتی ہیں اس کے درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں۔ لوگوں میں اسکی تعریف و توصیف ہوتی ہے ار لوگ اسکی پیروی کرتے ہیں۔

دوسری خصلت یہ ہے بندہ ہنسی مذاق میں جھوٹ بولنے سے احتراز کرے کیونکہ جھوٹ انسان کو بزدل بنا دیتا ہے اسکے قلب و دماغ کو زنگ آلود کر دیتا ہے لوگوں میں اسکا اثر ختم ہو جاتا ہے اور یوں بھی جو جھوٹ بولنے پر کسی پر بھی افترا باندھ سکتا ہے۔ زبان کو سچ کا عادی بنانے والا، سچ اور حق کی تبلیغ کرتا ہے۔

تیسری خصلت یہ ہے کہ عہد و پیاں کی صورت میں اپنے وعدے کی ہرگز خلاف ورزی نہیں کرتا۔ قرآن وسنت میں وعدے کی پابندی کی بار بار تاکید آئی ہے۔ اسے ایمان کی بڑی علامت کہا گیا۔ آنحضرتؐ کا فرمان ہے جو اپنے وعدے کی پاسداری نہیں کرتا۔ اس میں ایمان موجود ہی نہیں بد عہدی کرنے والے کی کوئی عزت و توقیر نہیں ہوتی۔

چوتھی خصلت یہ ہے کہ وہ کسی آدم یا چیز پر لعنت نہ کرے کیونکہ لعنت کا حق صرف اللہ کے پاس ہے اور صرف وہی جانتا ہے کہ کونسی چیز لعنت کے قابل ہے۔ دوسروں کی لعنت ملامت کی بجائے اپنی سیرت اور عقیدہ کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

پانچویں خصلت یہ ہے کہ اہل مجاہدہ کسی مسلمان کے لیے بد دعا کرنے سے پرہیز کرتے ہیں۔ اگر کسی طرف سے زیادتی ہوئی ہے تو اس پر بد دعا کرنے کی بجائے اس کے راہ راست پر آنے کی دعا کرتے ہیں۔ اس سے دعا کرنے والے کے اپنے درجات بلند ہوتے ہیں اور وہ مخلوق میں مقبول ہوتا ہے۔ تاریخ میں بعض اولیا اور انبیاء نے بد دعائیں بھی کی ہیں لیکن بد دعا کرنے سے پہلے اسے اس

Marfat.com

بات کا یقین و اطمینان کر لینا ہوگا کہ بددعا کیا جانے والا شخص ٹھوس بنیاد پر بددعا کے لائق ہے۔

چھٹی خصلت یہ ہے کہ کسی شخص پر مکمل یقین کے ساتھ کافر یا مشرک یا منافق ہونے کا حکم نہ لگائے تاوقتیکہ واضح ثبوت مہیا نہ ہوں۔ کسی کی ذلت کرنا بہت نازک فعل اور ذمہ داری کا کام ہے اور بغیر سوچے سمجھے بغیر ایسا نہیں کرنا چاہیے مومن کے لیے احتیاط اچھا طریقہ ہے۔

ساتویں خصلت یہ ہے کہ انسان کو گناہ میں مبتلا کرنے والی حرام چیزوں کی طرف دیکھے یا ان کی طرف راغب ہونے سے پرہیز کرے۔ اپنے اعضا کو اللہ کی منع کردہ چیزوں سے دور رکھے احکام الٰہی کا احترام ہی بندے کو دنیا و آخرت میں عزت اور سرفرازی عطا فرماتا ہے۔

آٹھویں خصلت یہ ہے کہ کسی چھوٹے بڑے پر ناروا بوجھ نہ ڈالے اور ان پر ظلم و زیادتی نہ کرے۔ یہ خصلت دیندار، ذاکر و عابد لوگوں کی ہے۔ مومن اپنی ضروریات کے لیے اللہ کی مخلوق کو مکلف نہیں کرتا۔ اللہ اسے توکل اور استغفار سے مالا مال کرتا ہے۔

نویں خصلت یہ ہے کہ مسلمان حرص و ہوس کی پیروی نہ کرے۔ اللہ کی نعمتوں پر شکر بجا لائے اور اسکی مخلوق کو اپنی خواہشات اور مطالبات کے لیے مرجع نہ بنائے۔ یہ توکل کی روح ہے یہ ثابت ہے کہ جنہوں نے مخلوقات سے رابطہ توڑ کر اللہ کے ساتھ اپنے روحانی و معنوی تعلق کو قائم کیا، وہ دنیا اور آخرت میں سعادت اور فلاح پانے والے ہیں۔

دسویں خصلت یہ ہے کہ عجز و انکساری کو شعار بنا کر تواضع اختیار کرے۔ تواضع سے مسلمانوں کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ ان کی عزت و توقیر بڑھتی ہے۔ ان کی مناجات میں اثر پیدا ہوتا ہے۔ جس چیز کا وہ ارادہ کرتا ہے اللہ اسے بہم پہنچا دیتا ہے اسے اولیا کی وہ خصلت عطا کی جاتی ہے جو کمال تقویٰ میں، غمی یا خوشی کی صورتوں میں اللہ پر راضی رہتے ہیں، کسی کو حقیر نہیں جانتے۔ تواضع ہی پسندیدہ اوصاف کی جڑ ہے اس سے انسانی طبع میں غرور پیدا ہونے کی بجائے۔ خلق خدا کے لیے ہمدردی اور شفقت پیدا ہوتی ہے، حدیث شریف ہے کہ تواضع عبادت کا مغز ہے۔ یہی متقی اور راستبازوں کی پہچان ہے۔ تواضع والے کسی کی غیبت کرتے ہیں نہ کسی کی غیبت سنتے ہیں، کیونکہ قرآن و حدیث میں غیبت کی بڑی مذمت آئی ہے۔ اللہ پاک ہمیں تمہیں تواضع اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے..... آمین

Marfat.com

79۔آپؒ کی وصیتیں اور وصال

مرض الوصال میں صاحبزادہ حضرت شیخ عبدالوہابؒ نے عرض کی کہ مجھے کچھ وصیت فرمایئے جس پر میں آپ کے بعد عمل کروں ۔ارشاد کیا۔ ہمیشہ اللہ سے ڈرتا رہ اور اسکی مخلوق میں سے کسی سے خوف نہ کھا، اپنی حاجات امیدوں اور تمام کاموں کو اللہ کے سپرد رکھ اور اس کے سوا کسی پر بھروسہ نہ کر۔ اس پر توکل رکھ اور اسی سے اپنی ضروریات طلب کر۔ کسی اور سے وثوق رکھنا شرک ہے۔ توحید کو پختگی سے اختیار کر کیونکہ توحید باری تعالیٰ پر سب کا اجماع ہے۔

پھر فرمایا مومن کا دل اللہ کے ساتھ اپنا تعلق جب درست اور راسخ کر لیتا ہے تو عقیدہ وعمل کی کوئی عمدہ صفت اس سے باہر نہیں رہتی۔ پھر ارشاد فرمایا میں ایسا مغز ہوں جس کا کوئی پوست نہیں اپنی اولاد کو مخاطب کر کے فرمایا، تم لوگ میرے پاس سے ہٹ جاؤ کیونکہ میں بظاہر تمہارے ساتھ ہوں لیکن حقیقتاً کسی او ر کے ساتھ ہوں۔ اور دیکھو تمہارے علاوہ جو لوگ میرے پاس آئے ہیں ان کے لیے جگہ دو، ان کا ادب کرو اور ان کے لیے جگہ وسیع کرو۔ اس جگہ خدا کی رحمتوں کا نزول ہو رہا ہے۔ پھر سب کو فرماتے۔ وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ یعنی تم پر اللہ کی سلامتی ہو۔ اسکی رحمتیں ہوں برکتیں ہوں۔ اللہ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔ اسی طرح آپؒ ایک دن اور ایک رات تک فرماتے رہے۔ پھر کہتے کہ میں مخلوقات سے نہیں ڈرتا۔ بلکہ الموت مجھے خائف نہیں کر سکتا۔ اے ملک الموت میں صرف تیرے پروردگار سے ڈرتا ہوں۔ یہ کہتے ہوئے ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

Marfat.com

Marfat.com